Keep Visiting TopStudyW... ...g Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

# فہرست


| حصہ نمبر | جز نمبر | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| حصہ اول | | قرآن مجید (لفظی و بامحاورہ ترجمہ) | |
| 1 | | سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب | 1 تا 101 |
| 1 | 5.1 | رکوع نمبر 1 | 1 تا 13 |
| 2 | 5.2 | رکوع نمبر 2 | 14 تا 29 |
| 3 | 5.3 | رکوع نمبر 3 | 30 تا 38 |
| 4 | 5.4 | رکوع نمبر 4 | 39 تا 48 |
| 5 | 5.5 | رکوع نمبر 5 | 49 تا 60 |
| 6 | 5.6 | رکوع نمبر 6 | 61 تا 74 |
| 7 | 5.7 | رکوع نمبر 7 | 75 تا 84 |
| 8 | 5.8 | رکوع نمبر 8 | 85 تا 94 |
| 9 | 5.9 | رکوع نمبر 9 | 95 تا 101 |
| | | سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ | 102 تا 126 |
| حصہ دوم | | حدیث۔ بیس احادیث نبوی ﷺ کا ترجمہ و تشریح | 127 تا 153 |
| 1 | | حدیث نمبر 11 | 127 تا 129 |
| 2 | | حدیث نمبر 12 | 129 تا 130 |
| 3 | | حدیث نمبر 13 | 131 تا 131 |
| 4 | | حدیث نمبر 14 | 132 تا 133 |
| 5 | | حدیث نمبر 15 | 134 تا 135 |
| 6 | | حدیث نمبر 16 | 136 تا 137 |
| 7 | | حدیث نمبر 17 | 138 تا 138 |
| 8 | | حدیث نمبر 18 | 139 تا 140 |
| 9 | | حدیث نمبر 19 | 141 تا 141 |
| 10 | | حدیث نمبر 20 | 142 تا 143 |
| | | معروضی و مختصر سوالات | 143 تا 153 |
| حصہ سوم | | موضوعاتی مطالعہ | 154 تا |
| 5.1 | | طہارت اور جسمانی صفائی | 154 تا 163 |
| 5.2 | | صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی | 164 تا 173 |
| 5.3 | | عائلی زندگی کی اہمیت | 174 تا 185 |
| 5.4 | | ہجرت و جہاد | 186 تا 196 |


TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 1

**رکوع نمبر 1: آیات نمبر 1 تا 8**

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ | اتَّقِ | اللّٰہَ | وَ | لَا | تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ | وَ الْمُنٰفِقِیْنَ |
| اے نبی | ڈریے | اللہ سے | اور | نہ | تم اطاعت کرو کافروں کی | اور منافقین کی |

اے پیغمبر! خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنَّ | اللّٰہَ | کَانَ | عَلِیْمًا | حَکِیْمًا (۱) | وَّاتَّبِعْ | مَا |
| بے شک | اللہ | ہے | باخبر | حکمت والا | اور پیروی کیجیے | جو |

بے شک خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور اس کی پیروی کیے جانا جو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یُوْحٰی | اِلَیْکَ | مِنْ رَّبِّکَ | اِنَّ اللّٰہَ | کَانَ | بِمَا | تَعْمَلُوْنَ |
| وحی کی جاتی ہے | تیری طرف | تیرے رب کی طرف سے | بے شک اللہ تعالیٰ | ہے | ساتھ جو | تم عمل کرتے ہو |

(کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔ بیشک خدا تمہارے سب عملوں سے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| خَبِیْرًا (۲) | وَّ | تَوَکَّلْ | عَلَی اللّٰہِ | وَ کَفٰی | بِاللّٰہِ | وَکِیْلًا (۳) |
| خبردار | اور | بھروسہ کیجیے | اللہ پر | اور کافی ہے | اللہ | کارساز |

خبردار ہے۔ اور خدا پر بھروسا رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مَا | جَعَلَ | اللّٰہُ | لِرَجُلٍ | مِّنْ | قَلْبَیْنِ | فِیْ |
| نہیں | بنایا | اللہ | کسی آدمی | سے | دو دل | میں |

خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جَوْفِہٖ | وَ | مَا | جَعَلَ | اَزْوَاجَکُمُ | الّٰٓئِیْ | تُظٰھِرُوْنَ |
| دھڑ | اور | نہیں | بنایا | تمہاری بیویوں کو | جن | ماں بہن کہتے ہو |

اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنْھُنَّ | اُمَّھٰتِکُمْ | وَ | مَا | جَعَلَ | اَدْعِیَآءَ | کُمْ |
| سے وہ ان | تمہاری مائیں | اور | نہیں | بنایا | منہ بولے بیٹے | تمہارے |

تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَبْنَآءَکُمْ | ذٰلِکُمْ | قَوْلُکُمْ | بِاَفْوَاھِکُمْ | وَ اللّٰہُ | یَقُوْلُ | الْحَقَّ |
| (حقیقی) بیٹے تمہارے | وہ سب | بات تم | سے منہ (جمع) تم | اور اللہ | کہتا ہے | حق سچ |

بیٹے بنایا۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ ھُوَ | یَھْدِی السَّبِیْلَ (۴) | اُدْعُوْھُمْ | لِاٰبَآئِھِمْ | ھُوَ | اَقْسَطُ | عِنْدَ اللّٰہِ |
| اور وہ | رہنمائی کرتا ہے | تم پکارو ان کو | لیے باپوں ان کے | یہ، وہ | زیادہ منصفانہ | اللہ کے نزدیک |

اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔ مومنو! لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک یہی درست بات ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 1

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فَاِنۡ لَّمۡ | تَعۡلَمُوۡۤا | اٰبَآءَهُمۡ | فَاِخۡوَانُكُمۡ | فِي الدِّيۡنِ | وَ مَوَالِيۡكُمۡ | وَ لَيۡسَ |
| پس اگر | تمہیں معلوم نہ ہو | باپ (جمع) ان | پس بھائی تم | دین میں | اور رفیق تم | اور نہیں ہے |
| اگر تم کو اُنکے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں تمھارے بھائی اور دوست ہیں | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلَيۡكُمۡ | جُنَاحٌ | فِيۡمَاۤ | اَخۡطَاۡتُمۡ | بِهٖ | وَ لٰكِنۡ | مَّا |
| پر تم | حرج، گرفت | میں جو | غلطی کی تم نے | سے اس | اور لیکن | جو |
| اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن جو | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَعَمَّدَتۡ | قُلُوۡبُكُمۡ | وَ | كَانَ اللّٰهُ | غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا (۵) | اَلنَّبِيُّ | اَوۡلٰى |
| ارادہ کریں | تمھارے دل | اور | اللہ ہے | درگزر کرنے رحم کرنے والا | نبی | مقدم |
| قصد دلی سے کرو (اسی پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ پیغمبر | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ | مِنۡ | اَنۡفُسِهِمۡ | وَ اَزۡوَاجُهٗۤ | اُمَّهٰتُهُمۡ | وَ اُولُوا الۡاَرۡحَامِ | بَعۡضُهُمۡ |
| کے لیے ایمان والے | سے | اپنے آپ | اور بیویاں اس | مائیں ان کو | اور والے رشتے | بعض ان |
| مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار آپس میں | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَوۡلٰى | بِبَعۡضٍ | فِيۡ | كِتٰبِ اللّٰهِ | مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ | وَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ | اِلَّاۤ |
| مقدم | بعض سے | میں | کتاب اللہ | مومنین سے | اور مہاجرین | مگر |
| کتاب اللہ کی رو سے مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے (کے ترکے) کے زیادہ حقدار ہیں۔ مگر | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَنۡ | تَفۡعَلُوۡۤا | اِلٰٓى | اَوۡلِيٰٓئِكُمۡ | مَّعۡرُوۡفًا | كَانَ | ذٰلِكَ |
| کہ | تم کرو | طرف | رفیق (جمع) تمہارے | بھلائی | ہے | وہ |
| یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو (تو اور بات ہے) یہ | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فِي الۡكِتٰبِ | مَسۡطُوۡرًا (۶) | وَ | اِذۡ | اَخَذۡنَا | مِنَ النَّبِيّٖنَ | مِيۡثَاقَهُمۡ |
| کتاب میں | لکھا ہوا | اور | جب | ہم نے لیا | پیغمبروں سے | عہد و پیماں ان کا |
| حکم کتاب (یعنی قرآن) میں لکھدیا گیا ہے۔ اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | مِنۡكَ | وَ مِنۡ | نُّوۡحٍ | وَّ اِبۡرٰهِيۡمَ | وَ مُوۡسٰى | وَ عِيۡسَى |
| اور | تم سے | اور سے | نوح سے | اور ابراہیم سے | اور موسیٰ سے | اور عیسیٰ سے |
| اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ابۡنِ مَرۡيَمَ | وَ اَخَذۡنَا | مِنۡهُمۡ | مِّيۡثَاقًا | غَلِيۡظًا (۷) | لِّيَسۡـَٔلَ | الصّٰدِقِيۡنَ |
| مریم کے بیٹے | اور ہم نے لیا | ان سے | عہد و پیماں | پختہ | تا کہ سوال کرے | سچے لوگ |
| اور عہد بھی ان سے پکا لیا۔ تا کہ سچ کہنے والوں سے | | | | | | |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عَنۡ | صِدۡقِهِمۡ | وَ اَعَدَّ | لِلۡكٰفِرِيۡنَ | عَذَابًا | اَلِيۡمًا (۸) |
| سے | سچائی ان کی | اور تیار رکھا | کافروں کے لیے | عذاب | دردناک |
| انکی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے کافروں کیلئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ | | | | | |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# تشریحات

## آیت نمبر 1:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ

ترجمہ: اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا بے شک خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

## تشریح:

علمائے کرام نے اس آیت کریمہ کی شان نزول دو طرح سے بیان کی ہے۔

بعض مفسرین حضرات ابن عباسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ میں سے ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی پیش کش کی کہ آپ اپنے قول (دین حق) سے پھر جائیں ہم آپ کو اپنا نصف مال دے دیں گے اور مدینہ میں منافقین اور یہود نے آپ کو ڈرایا کہ اگر آپ نے رجوع (سابقہ دین کی طرف) نہ کیا تو ہم آپ کو قتل کر دیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ بعض مفسرین کے مطابق یہ آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کو وحی سے سیدہ زینبؓ سے نکاح کا اشارہ ملا۔ تو آپ ﷺ کے سامنے وہ سارے خطرات آنے لگے۔ جب سارے کے سارے دشمن آپ کو یہ طعنہ دیں گے کہ دیکھو! اس نبی نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا حالانکہ یہ خود ہی بہو سے نکاح کرنا حرام بتاتا ہے۔ غالباً طعن و تشنیع کے انھیں خطرات کے پیش نظر آپ ﷺ زید کو بار بار طلاق دینے سے روکتے رہے۔ اسی پس منظر میں اس سورۃ کی یہ ابتدائی آیات نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنے نبی ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمھیں ان کافروں اور منافقوں سے نہ ڈرنے کی ضرورت ہے نہ ان کی باتوں پر کان دھرنے کی۔ ڈرانے کے لائق تو صرف اللہ کی ذات ہے۔ تم صرف اسی سے ڈرو اور اسی کی وحی کا اطاعت کرو۔ اللہ اپنے حکام کی حکمت خوب جانتا ہے کہ ایسا حکم دے رہا ہے اور جو لوگ اس نکاح کے ردعمل میں شور و غوغا پا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی پوری طرح باخبر ہے۔

## آیت نمبر 2:

وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۙ

ترجمہ: اور جو (کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اسی کی پیروی کیے جانا بے شک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ شر پسندوں کی تمام تر شر انگیزوں کے باوجود آپ اس وحی کی اتباع اور پیروی کیے جاؤ جو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتاری جاتی ہے۔ کیونکہ سچی فلاح کا ذریعہ صرف اور صرف وحی ہے۔ یہی حق ہے خالق کا اس کے بندوں پر اور اسی میں بندوں کا بھلا اور بہتری ہے دنیا و آخرت میں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے نبی ﷺ آپ کفار و منافقین کی باتوں میں نہ آئیں۔ ان کی بات نہ مانیں بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بذریعہ وحی بتایا گیا ہے بس آپ ﷺ اور صحابہؓ اسی کا اتباع کریں۔ چونکہ اس خطاب میں صحابہ کرام اور عام مسلمان بھی شامل ہیں، اس لئے آخر میں بما تعملون فرما کر تنبیہ کردی گئی۔ مسلمانوں میں سے جو لوگ نبی کی عقیدت میں ثابت قدم رہیں گے اور جو شکوک و شبہات میں مبتلا ہوں گے دونوں ہی کا حال اللہ سے مخفی نہ رہے گا۔ اور کفار و منافقین اس کو بدنام کرنے کے لیے جو دوڑ دھوپ کریں گے اس سے بھی اللہ بے خبر نہ رہے گا۔ لہذا گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ہر ایک اپنے عمل کے لحاظ سے جس جزا یا سزا کا مستحق ہوگا وہ اسے مل کر رہے گی۔

### آیت نمبر 3:

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

ترجمہ: اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ سے ارشاد کیا جارہا ہے۔ اے نبی ﷺ جیسے اب تک آپ کا معمول رہا ہے آئندہ بھی ہمیشہ ایک اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کا کبھی کہا نہ مانیں۔ یہ سب مل کر خواہ کتنا ہی بڑا جتھا بنالیں آپ بس اللہ پر بھروسہ رکھیں کہ اللہ آپ کے لیے کارساز کافی ہے۔

### آیت نمبر 4:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝

ترجمہ: خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا یہ سب تمہارے مونھوں کی باتیں ہیں اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

### تشریح:

مشرکین مکہ میں سے ایک شخص جمیل بن معمر فہر تھا (بعض تفاسیر میں ابو معمر حمید فہری لکھا ہے)، جو بڑا ہوشیار مکار اور نہایت تیز طرار تھا، اس کا دعویٰ تھا کہ میرے تو دو دل ہیں جن سے میں سوچتا سمجھتا ہوں۔ ایک دل مسلمانوں کے ساتھ ہے اور دوسرا دل کفر اور کافروں کے ساتھ ہے۔ جب کہ محمد ﷺ کا ایک ہی دل ہے۔ یہ آیت اس کے رد میں نازل ہوئی۔

زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں کہہ دیتا تو وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام سمجھی جاتی اور وہ اس پر اسی طرح حرام سمجھی جاتی جس طرح کہ کسی شخص کی حقیقی ماں اس پر حرام ہوتی ہے۔ اور اس طرح اس کے لیے ماں کی حرمت ثابت نہیں ہوسکتی۔ ماں تو حقیقت میں وہی ہوتی ہے جس نے اس کو جنا ہوتا ہے اور وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ اسلام کی تعلیمات مقدسہ نے آکر اصل حقیقت کو واضح کیا اور بتایا کہ محض منہ سے کہنے سے کسی کی بیوی اس کی ماں نہیں بن سکتی۔ جس طرح ایک شخص کے دو دل نہیں ہوسکتے اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرلے یعنی یہ کہہ دے کہ تیری پشت میرے لیے ایسے ہی جیسے میری ماں کی پشت تو اس طرح کہنے سے اس کی بیوی، اس کی ماں نہیں بن جائے گی۔ یوں اس کی دو مائیں نہیں ہوسکتیں۔ البتہ جس شخص نے ایسی بے ہودہ بات منہ سے نکالی اس کو اس کی سزا ملے گی۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



ان آیات کریمہ میں اصل حقیقت کو واضح فرمایا گیا اور بتایا گیا کہ لے پالک اور منہ کے بولے بیٹے محض تمہارے منہ کے کہنے سے اصل اور حقیقی بیٹے نہیں بن جاتے سو آیات میں واضح فرمادیا گیا کہا کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا لے پالک بیٹا بنا لے تو وہ اس کا حقیقی بیٹا نہیں بن جائے گا بلکہ وہ بیٹا اپنے باپ کا ہی رہے گا اس کے دو باپ نہیں ہو سکتے۔

## آیت نمبر 5:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

ترجمہ: (مومنو!) لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو کہ خدا کے نزدیک یہی بات درست ہے اگر تم کو ان کو باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن جو قصد دلی سے کرد (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

## لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارنے کی ہدایت

حضرت زید بن حارثہ آپ ﷺ کا غلام تھا۔ جسے آپ ﷺ نے آزاد کر کے اپنا متبنیٰ بنالیا تھا۔ چنانچہ لوگ سیدنا زید بن محمد کہا کرتے تھے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "تم لوگ ان لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت ہی سے پکارا کرو"۔ چنانچہ روایات میں وارد ہے کہ اس کے بعد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زید بن محمد کی بجائے زید بن حارثہ کہا جانے لگا جو کہ ان کے حقیقی باپ تھے۔ گویا اس آیت کریمہ میں یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ لوگ اپنے ان منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت ہی سے پکارا کرو تا کہ ان کے نسب کا امتیاز باقی رہے۔

## لے پالک کے باپ کا پتہ نہ ہو تو وہ تمہارا دینی بھائی ہے:

سو ارشاد فرمایا گیا کہ "اگر تم لوگوں کو ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دینی دوست ہیں"

چنانچہ روایات میں ہے کہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت زیدؓ کو فرمایا "اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا" یعنی "تم ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو"۔

فرمایا گیا اگر تمہیں ان کے باپوں کے بارے میں کچھ پتہ نہ ہو کہ وہ کون ہیں۔ تو ایسی صورت میں یہ لے پالک تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ یعنی ایسی صورت میں ان کی حیثیت دینی بھائی اور مولیٰ ہی کی قرار پائے گی لیکن ان کو صلبی بیٹے ہونے کی حیثیت کسی بھی طرح حاصل نہیں ہوگی۔

## اللہ تعالیٰ کی صفت بخشش و رحمت کا حوالہ و ذکر

سو ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ بڑا بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔ پس وہ عربی صرف خطا و صور کو بخش دینے پر ہی اکتفا نہیں فرماتا بلکہ اپنی رحمتوں سے بھی نوازتا ہے کہ وہ غفور رحیم بھی ہے۔ س اس معاملے میں اب تک جو غلطیاں تم سے جہالت کی بنا پر سرزد ہوئیں ان پر وہ تمہارا کوئی مواخذہ نہیں فرمائے گا کہ وہ بڑا ہی غفور رحیم ہے۔ لیکن اس تنبیہ و تذکیر کے بعد جس نے اس غلط بات پر اصرار کیا تو اس کا معاملہ الگ ہے کہ اس کی نوعیت غلطی کی نہیں جرم کی ہوگی۔ کیونکہ ایسی چیز تمہارے دلوں کے قصد و ارادہ کا نتیجہ ہوگی۔ جس کا وہ ضرور مواخذہ فرمائے گا کہ یہ اس کے عدل و انصاف کا تقاضا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 6:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

ترجمہ: پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں ان سب کی مائیں ہیں اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کی رو سے مسلمانوں اور مہاجرین سے ایک دوسرے (کے ترکے) کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو (تو اور بات ہے) یہ حکم کتاب (یعنی قرآن) میں لکھ دیا گیا ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مومنوں کے اپنے نفس سے بھی زیادہ حق دار، آپ ﷺ کی محبت کو دیگر تمام محبتوں سے فائق تر اور آپ ﷺ کے حکم کو اپنی تمام خواہشات سے اہم قرار دیا ہے۔

## پیغمبر کی بیویاں اہل ایمان کی مائیں

سو ارشاد فرمایا گیا "اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں"۔ یعنی صرف تعظیم و تکریم اور حرمتِ نکاح کے اعتبار سے۔

سو امہات المومنین کا درجہ و مرتبہ بہت بڑا ہے کہ جس نسبت کا شرف ان کو ملا وہ بہت بڑا اور بے مثال شرف ہے۔

## اہل ایمان کے باہمی حقوق کی بنیاد رحمی رشتوں پر

سو ارشاد فرمایا گیا کہ "رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں" اللہ کی کتاب کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجرین کے ابتدائے اسلام میں اخوت یعنی باہمی بھائی چارگی اور ہجرت کی بنا پر میراث جاری ہوتی تھی۔ اس آیت کریمہ سے ان کو منسوخ کر دیا گیا اور صرف قرابت و رشتہ داری کو میراث کا سبب قرار دیا گیا۔ یعنی وراثت میں رشتہ دار دوسرے مسلمانوں اور مہاجروں سے زیادہ حق دار ہیں۔ پس رشتہ داروں کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگ ان کے وارث نہیں بن سکیں گے۔

## حسن سلوک کے معاملے کا استثناء:

سو ارشاد فرمایا گیا کہ "مگر یہ کہ تم لوگ اپنے دوستوں کے ساتھ کوئی بھلائی کرو"۔ یعنی میراث تو ان کو نہیں ملے گی لیکن یوں احسان اور وصیت کے طور پر تم ان کے ساتھ کوئی نیکی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اس کی ممانعت نہیں۔

## یہ بات لکھی ہوئی تھی اس کتاب میں

میراث رشتہ داری ہی کی بنیاد پر جاری ہوگی۔ اس ضمن میں اب صرف اتنی گنجائش باقی رہ گئی ہے کہ آدمی کے اعزہ و احباب میں سے جو میراث میں حق نہیں رکھتے ان کے ساتھ اگر کوئی حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہے تو وہ شریعت مطہرہ کی ان حدود مقررہ کے اندر رہ کر کر سکتا ہے جو اس بارے میں تقسیم میراث کے قانون کی صورت میں مقرر فرمائی گئی ہیں۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 7:

**وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝**

ترجمہ: اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے عہد بھی ان سے پکا لیا۔

### حضرات انبیائے کرام کے مشترکہ مشن اور عہد کا ذکر

سو ارشاد فرمایا گیا کہ ''وہ بھی یاد کرو کہ جب ہم نے تمام پیغمبروں سے ان کا عہد لیا'' یعنی اس امر کا عہد کہ دین کو قائم کرنا ہے اس کی تبلیغ کرنی ہے۔ حضرات انبیائے ورسل کا مشن ومقصد ایک اور مشترک ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کے دین کو قائم کرنا اور اس کی تبلیغ کرنا۔

پانچ حضرات کا بطور خاص ذکر فرمایا گیا ہے کہ سب بڑی عظمت شان کے مالک حضرات ہیں۔ اسی لیے ان حضرات کو اولوالعزم رسول کہا جاتا ہے۔ اور امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت اور تشریف آوری اگرچہ ان سے کے آخر میں ہوئی لیکن آپ ﷺ کا مرتبہ اور مقام سب سے بڑا ہے۔ اس لیے یہاں پر آپ ﷺ کا ذکر سب سے پہلے فرمایا گیا۔ سو اس ارشاد سے واضح فرما دیا گیا کہ ان حضرات انبیاء ورسل سے یہ عہد لیا گیا اللہ کی جو وحی ان کی طرف بھیجی گئی اس کی پیروی وہ خود بھی کریں اور اس کو بلا کسی کم وکاست کے لوگوں تک بھی پہنچائیں۔ اس عہد کی تاکید ملاحظہ ہو کہ اول تو اس کو میثاق کے لفظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے جس کے معنی مضبوط ومستحکم عہد کے ہوتے ہیں۔ پھر اس کی تاکید مزید کے لیے اس کو (غلیظ) کی صفت سے موصوف کیا گیا ہے جس سے اس کے اندر مزید استحکام پیدا ہو گیا ہے۔ سو یہ عہد بڑا ہی اہم عہد تھا جو ان حضرات سے لیا گیا۔

## آیت نمبر 8:

**لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝**

ترجمہ: تاکہ سچ کہنے والوں سے انکی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے کافروں کے لیے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ تاکہ اللہ پوچھے سچوں سے ان کے سچ کے بارے میں۔ تاکہ ان کا سچ سب کے سامنے آجائے اور وہ اس کا بدلہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس عہد سے متعلق پیغمبروں سے بھی سوال کرے گا۔ ان کی بھی باز پرس ہوگی۔ انھیں بھی پوچھا جائے گا کہ آیا تم نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ پھر اس قوم نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ یا تمہاری دعوت کا ردعمل کیا ہوا تھا؟ یہ مطلب تو ربط مضمون کے لحاظ سے ہے۔ تاہم یہاں رسولوں کے بجائے صادقین کا لفظ آیا ہے۔ گویا ہر ایماندار سے اس کے عہد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پھر جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا کیا ہوگا وہی لوگ صادق العہد قرار پائیں گے۔

اس آیت کریمہ میں عہد و میثاق کی حکمت اور مصلحت کو بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ ایسا اس لیے کیا گیا کہ اس طرح لوگوں پر اتمام حجت ہو جائے اور راستبازوں سے ان کی راستبازی کے بارے میں پرسش اور کفار ومنافقین سے ان کے کفر ونفاق کے بارے میں پوچھ گچھ ہو۔ اور اسی کے مطابق ہر گروہ کو اس کے اجر وصلہ سے نوازا جائے۔ کیونکہ اتمام حجت کے بغیر کسی کو سزا و جزا دینا عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہو سکتا سو اس طرح عملی طور پر کھرے کھوٹے کے درمیان فرق وتمیز کا انتظام فرما دیا گیا تاکہ کل قیامت کے روز کوئی کسی طرح کا عذر نہ پیش کر سکے کہ اس کے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



سامنے حق کا پیغام نہیں آیا تھا۔

## التَّمَارِیْنُ

## اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| جَوْفِ | دھڑ، پہلو | تُظٰهِرُوْنَ | تم ظہار کرتے ہو | اَدْعِيَآءَ | منہ بولے بیٹے |
| اَفْوَاهِ | منہ (جمع) | اُدْعُوْهُمْ | انھیں پکارو | اَقْسَطُ | زیادہ منصفانہ بات |
| تَعَمَّدَتْ | اس (عورت) نے ارادہ کیا | اَوْلٰى | مقدم، زیادہ حق رکھنے والا | اُولُوا الْاَرْحَامِ | رشتے دار |
| مَسْطُوْرًا | لکھا ہوا | | | | |

## مشقی سوالات

### مختصر سوالات و جوابات

**س1۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی ابتداء میں رسول اللہ ﷺ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟** گوجرانوالہ بورڈ 2009

**ج۔ رسول اللہ ﷺ کو تلقین**

حضور ﷺ کو **سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب** کی ابتدائی آیات میں درج ذیل باتوں کی ہدایت کی گئی ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ ۲۔ کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانو۔

۳۔ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرو۔ ۴۔ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو کیونکہ وہی کارساز ہے۔

**س2۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں۔** گوجرانوالہ 2008، لاہور 2009ء

**ج۔ منہ بولے بیٹوں کے بارے میں ہدایات**

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں درج ذیل ہدایات دی گئی ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے لے پالکوں کو حقیقی بیٹے نہیں بنایا۔

۲۔ لے پالکوں کو ان کے اصلی ناموں سے پکارو۔ اگر تمھیں ان کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔

**س3۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ۝ کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''نبی ﷺ مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں''۔

**س4۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۝ کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے''۔

**س5۔ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـىِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۝ کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''اور نہ اللہ نے تمہاری بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں کر دیا ہے''۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿اضافی سوالات﴾

**س6۔ اَحْزَاب کے لفظی معنی کیا ہیں؟**

**ج۔ اَحْزَاب کے لفظی معنی**

اَحْزَاب کا لفظ حِزْب" کی جمع ہے جس کے معنی ہیں گروہ یا جماعتیں۔

**س7۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کو یہ نام کیوں دیا گیا؟**

**ج۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی وجہ تسمیہ**

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس سورۃ میں غزوہ احزاب کا ذکر ہے جس میں مشرکین مکہ مختلف قبائل کو ساتھ ملا کر مدینہ منورہ پر چڑھ دوڑے تھے۔

**س8۔ غزوہ احزاب کب پیش آیا؟**

**ج۔ غزوۂ احزاب کا واقعہ**

[illegible] شوال ۵ ھ میں پیش آیا (الرحیق المختوم)

**س9۔ غزوہ احزاب کا دوسرا نام کیا ہے؟**

**ج۔ غزوہ احزاب کا دوسرا نام**

غزوہ احزاب کا دوسرا نام غزوہ خندق ہے۔

**س10۔ خندق کس کے مشورے پر کھودی گئی؟**

**ج۔ خندق کھودنے کا مشورہ**

خندق حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے کھودی گئی۔

**س11۔ خندق مدینے کی سمت میں کھودی گئی؟**

**ج۔ خندق کی سمت**

خندق مدینے کے شمالی سمت میں کھودی گئی۔

**س12۔ غزوہ احزاب کا کیا نتیجہ نکلا؟**

**ج۔ غزوۂ احزاب کا نتیجہ**

قریش اور اس کے اتحادی قبائل کا دس ہزار کا لشکر تقریباً ایک مہینہ مدینے کا محاصرہ کرنے کے باوجود خندق عبور نہ کر سکا اور ایک شدید سرد طوفانی رات میں مایوسی کی حالت میں آواخر ذی قعدہ ۵ ھ میں محاصرہ اٹھا کر چلا گیا۔

**س13۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب قرآن پاک کے کون سے پارے میں ہے؟**

**ج۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب قرآن پاک میں**

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب قرآن پاک کے اکیسویں اور بائیسویں پارے میں ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 1

س20۔ زمانہ جاہلیت میں لے پالک بیٹوں کے متعلق کیا قانون تھا؟

ج۔ لے پالک بیٹوں کے متعلق قانون

زمانہ جاہلیت میں لے پالک بیٹا حقیقی تصور کیا جاتا تھا۔ اس کی مطلقہ سے مربی (تربیت کرنے والا) نکاح نہیں کر سکتا تھا۔ اسلام نے جاہلیت کی اس رسم کو ختم کر دیا۔

س21۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب میں ظہار سے متعلق کیا حکم ہے؟

ج۔ ظہار سے متعلق حکم

سُوْرَۃ الاحزاب میں ظہار سے متعلق حکم آیا ہے کہ بیوی کو ماں کہنے سے وہ حقیقی ماں نہیں بن جاتی۔ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو کہہ دیتا کہ تو میری ماں کے مشابہ ہے تو وہ اس کے لیے حرام ہو جاتی تھی۔ اسلام نے اس قبیح رسم کو ختم کر دیا۔

س22۔ معنی تحریر کیجیے جَوْفِ اور مَسْطُوْرًا گوجرانوالہ بورڈ، دوسرا گروپ 2008

ج۔ جَوْف اور مَسْطُوْرًا کا معنی ہے "دھڑ، پہلو اور لکھا ہوا۔"

س23۔ ترجمہ کیجیے: وَ اَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا o گوجرانوالہ بورڈ، دوسرا گروپ 2008

ج۔ ترجمہ: "اور اس نے کافروں کے لیے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

س24۔ حدیث: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسِ o کی وضاحت کیجیے۔ گوجرانوالہ بورڈ، دوسرا گروپ 2008

ج۔ حدیث کی وضاحت

اس حدیث کے مطابق صحیح معنوں میں انسان کہلانے کے قابل وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ دوسروں کے کام آئے۔ ایک اچھا انسان دوسرے [illegible] جائے گا اس قدر اس کی اس نیت کا درجہ بلند ہوتا جائے گا [illegible]

س25۔ ترجمہ کیجیے: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ o لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008

ج۔ ترجمہ: "اے پیغمبر ﷺ! خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا۔"

س26۔ ترجمہ کیجیے: وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ o لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008

ج۔ ترجمہ: "اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔"

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## کثیر الانتخابی سوالات

☆ ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب کہاں نازل ہوئی؟

(الف) مدینہ میں (ب) مکہ میں (ج) طائف میں (د) تبوک میں

2۔ غزوہ احزاب کس سن ہجری میں پیش آیا؟

(الف) 2ہجری (ب) 3ہجری (ج) 4ہجری (د) 5ہجری

3۔ سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب میں رکوع ہیں:

(الف) ۸ (ب) ۹ (ج) ۱۰ (د) ۱۱

4۔ سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب کی کل آیات کی تعداد کیا ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ؛2004ء، 2009

(الف) ۷۳ (ب) ۷۵ (ج) ۶۳ (د) ۵۷

5۔ سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب کون سے پارے میں ہے؟ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2005ء

(الف) اٹھارہویں (ب) بیسویں (ج) اکیسویں (د) ب اور ج

6۔ اے پیغمبر ﷺ اللہ سے ڈرو اور پیروی نہ کرو۔ گوجرانوالہ پہلا گروپ 2010

(الف) اپنی بیویوں کا (ب) اپنے صحابہ کا (ج) کافروں اور منافقوں کا (د) فرشتوں کا

7۔ غصے میں اپنی بیوی کو ماں کی پشت کے مشابہ کہنا، شریعت میں کہلاتا ہے:

(الف) ظہار (ب) اظہار (ج) ایلاء (د) خلع

8۔ اللہ تعالیٰ نے لے پالکوں کو بنایا ہے تمھارے۔ گوجرانوالہ پہلا گروپ 2005ء

(الف) دینی بھائی (ب) سوتیلے بھائی (ج) حقیقی بیٹے (د) حقیقی بھائی

9۔ سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب میں منہ بولے بیٹوں کو پکارنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(الف) ان کے چچاؤں کے نام سے (ب) ان کے باپوں کے نام سے

(ج) ان کے ماؤں کے نام سے (د) ان کے خالاؤں کے نام سے

10۔ حضرت زیدؓ کا ذکر کس سورت میں آیا ہے۔ لاہور دوسرا گروپ 2005ء

(الف) بقرہ (ب) الاحزاب (ج) الانفال (د) الفیل

11۔ مومنو! لے پالکوں کو ان کے: گوجرانوالہ بورڈ 2004ء

(الف) اصل والد کے نام سے پکارو (ب) اپنے نام سے پکارو (ج) کسی کے نام سے پکارو (د) نام سے نہ پکارو

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



12۔ اللہ تعالیٰ نے غزوہ احزاب کے موقع پر مسلمانوں کی مدد کی۔
(الف) پرندوں کی فوج سے (ب) فرشتوں کی فوج سے (ج) جنات سے (د) ہوا اور فرشتوں کے ذریعے

13۔ غزوہ احزاب میں کس قبیلے نے بدعہدی کی تھی؟
(الف) بنونضیر (ب) بنوقریظہ (ج) بنوقینقاع (د) ان تینوں میں سے کوئی بھی نہیں

14۔ خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دل نہیں بنائے: لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009ء
(الف) تین (ب) دو (ج) چار (د) پانچ

15۔ جنگ احزاب کا دوسرا نام ہے:
(الف) احد (ب) خندق (ج) تبوک (د) حنین

16۔ متبنی کے بارے میں ہدایات کس سورت میں ہیں: لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء
(الف) انفال (ب) احزاب (ج) ممتحنہ (د) کوثر

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ا | 2 | د | 3 | ب | 4 | ا | 5 | د | 6 | ج |
| 7 | ا | 8 | ا | 9 | ب | 10 | ب | 11 | ا | 12 | د |
| 13 | ا | 14 | ب | 15 | ب | 16 | ب | | | | |

TopStudyWorld.com

# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 2

رکوع نمبر 2: آیات نمبر 9 تا 20

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ | اٰمَنُوا اذْکُرُوْا | نِعْمَۃَ اللّٰہِ | عَلَیْکُمْ | اِذْ جَآءَتْکُمْ | جُنُوْدٌ | فَاَرْسَلْنَا |
| اے لوگو جو | ایمان لائے ہو، یاد کرو | اللہ کی نعمتوں کو | تم پر کی | جب تم پر آئیں | فوجیں | تو بھیجی ہم نے |

مومنو! خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اس نے) تم پر (اس وقت کی) جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلَیْھِمْ | رِیْحًا | وَّ جُنُوْدًا | لَّمْ تَرَوْھَا | وَ | کَانَ اللّٰہُ | بِمَا |
| ان پر | ہوا | اور (ایسے) لشکر | نہیں دیکھا تم نے ان کو | اور | اللہ ہے | اس کو جو |

تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کیے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اور جو کام تم کرتے ہو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَعْمَلُوْنَ | بَصِیْرًا (۹) | اِذْ | جَآءُوْکُمْ | مِّنْ فَوْقِکُمْ | وَ مِنْ | اَسْفَلَ |
| تم کرتے تھے | دیکھنے والا | جب | وہ آئے تم پر | تمھارے اوپر سے | اور سے | نیچے |

خدا ان کو دیکھ رہا ہے۔ جب وہ تمھارے اوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنْکُمْ | وَ اِذْ | زَاغَتِ الْاَبْصَارُ | وَ بَلَغَتِ | الْقُلُوْبُ | الْحَنَاجِرَ | وَ تَظُنُّوْنَ |
| تم سے | اور جب | پھر گئیں آنکھیں | اور پہنچ گئے | دل | گلوں تک | اور تم گمان کرتے تھے |

اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بِاللّٰہِ | الظُّنُوْنَا (۱۰) | ھُنَالِکَ | ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ | وَ زُلْزِلُوْا | زِلْزَالًا | شَدِیْدًا (۱۱) |
| اللہ کی نسبت | طرح طرح کے گمان | وہاں | آزمائے گئے مومن | اور ہلائے گئے | ہلائے جانا | سخت بری طرح سے |

تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | اِذْ | یَقُوْلُ | الْمُنٰفِقُوْنَ | وَ الَّذِیْنَ | فِیْ | قُلُوْبِھِمْ |
| اور | جب | کہنے لگے | منافق | اور وہ لوگ کہ | میں | جن کے دلوں |

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مَّرَضٌ | مَّا | وَعَدَنَا اللّٰہُ | وَ رَسُوْلُہٗۤ | اِلَّا | غُرُوْرًا (۱۲) | وَ |
| مرض ہے | نہیں | وعدہ کیا ہم سے اللہ نے | اور اس کے رسول نے | مگر | دھوکے کا | اور |

بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِذْ | قَالَتْ | طَّآئِفَۃٌ | مِّنْھُمْ | یٰۤاَھْلَ | یَثْرِبَ | لَا |
| جب | کہنے لگی | ایک جماعت | ان میں سے | اے اہل | یثرب | نہیں ہے |

اور جب ان میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل مدینہ (یہاں) تمھارے لیے (ٹھہرنے کا)

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



| مقام | لکم | فارجعوا | و یستاذن | فریق | منہم | النبی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جگہ | تمہارے لئے | سولوٹ چلو | اور اجازت مانگتا تھا | ایک گروہ | ان میں سے | نبی سے |

مقام نہیں تو لوٹ چلو۔ اور ایک گروہ ان میں سے پیغمبر سے

| یقولون | انّ | بیوتنا | عورۃ | وما | ھی | بعورۃ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| کہتے تھے | بے شک | ہمارے گھر | کھلے | اور نہیں | وہ | کھلے |

اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں۔ حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے۔

| اِن | یُریدُون | اِلّا | فِرارًا (۱۳) | وَ لَو | دُخِلَت | عَلَیھِم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نہیں | وہ چاہتے تھے | مگر | بھاگنا | اور اگر | داخل ہو جاتے | ان پر |

وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ اور اگر فوجیں اطراف مدینہ سے ان پر آ داخل ہوں

| مِن | اقطارِھا | ثُمَّ | سُئِلُوا الفِتنۃ | لاتوھا | و ما | تلبّثوا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سے | اس کے اطراف سے | پھر | کہا جائے ان سے خانہ جنگی | تو کرنے لگیں اس کو | اور نہ | ٹھہریں گے |

پھر ان سے خانہ جنگی کیلئے کہا جائے تو (فوراً) کرنے لگیں اور اس کیلئے بہت ہی

| بِھآ | اِلّا | یَسِیرًا (۱۴) | وَ | لَقَد | کَانُوا | عاھَدُوا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اس میں | مگر | بہت کم | اور | بے شک | تھے | وہ عہد کر چکے |

کم توقف کریں۔ حالانکہ پہلے خدا سے اقرار

| اللّٰہ | مِن | قَبلُ | لا | یُوَلُّوْنَ | الاَدبَار | وَ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اللہ | سے | پہلے | کہ نہیں | وہ پھیریں گے | پیٹھیں | اور |

کر چکے تھے۔ کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے۔

| کَانَ | عَھدُ اللّٰہِ | مَسئُولًا (۱۵) | قُل | لَن | یَّنفَعکُم | الفِرَارُ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ہے | اللہ کا عہد | پوچھا جانے کا | کہہ دو | ہرگز نہیں | نفع دے گا تم کو | بھاگنا |

اور خدا سے (جو) اقرار (کیا جاتا ہے) اس کی ضرور پرسش ہوگی۔ کہہ دو کہ تمہارا بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا۔

| اِن فَرَرتُم | مِنَ المَوتِ | اَوِ القَتلِ | وَاِذًا | لَّا | تُمَتَّعُونَ | اِلَّا |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اگر تم بھاگو | موت سے | یا قتل سے | اور جب | نہیں | تم فائدہ اٹھاؤ گے | مگر |

اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 2

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قَلِیْلًا(۱۶) | قُلْ | مَنْ | ذَا الَّذِیْ | یَعْصِمُکُمْ | مِّنَ | اللّٰہِ |
| کم | کہہ دو | کون ہے | وہ جو | بچا سکتا ہے تم کو | سے | اللہ |

کہہ دو اگر خدا تمھارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو کون تم کو اس سے بچا سکتا ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنْ | اَرَادَبِکُمْ | سُوْٓءًا | اَوْ | اَرَادَبِکُمْ | رَحْمَۃً | وَ لَا |
| اگر | وہ ارادہ کرے تمہارے ساتھ | نقصان کا | یا | وہ ارادہ کرے تمہارے ساتھ | رحمت کا | اور نہیں |

اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے (تو کون اسکو ہٹا سکتا ہے) اور

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یَجِدُوْنَ | لَھُمْ | مِّنْ دُوْنِ | اللّٰہِ | وَلِیًّا | وَّ لَا نَصِیْرًا(۱۷) | قَدْ |
| وہ پائیں گے | اپنے لئے | سوائے | اللہ کے | دوست | اور نہ مددگار | بے شک |

یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ بے شک

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یَعْلَمُ | اللّٰہُ | الْمُعَوِّقِیْنَ | مِنْکُمْ | وَ الْقَآئِلِیْنَ | لِاِخْوَانِھِمْ | ھَلُمَّ |
| جانتا ہے | اللہ | روکنے والے | تم میں سے | اور کہنے والے | اپنے بھائیوں کو | چلے آؤ |

خدا تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِلَیْنَا | وَ | لَا | یَاْتُوْنَ | الْبَاْسَ | اِلَّا | قَلِیْلًا(۱۸) |
| ہمارے پاس | اور | نہ | وہ آتے | لڑائی | مگر | کم |

اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَشِحَّۃً | عَلَیْکُمْ | فَاِذَا | جَآءَ | الْخَوْفُ | رَاَیْتَھُمْ | یَنْظُرُوْنَ |
| بخل کرتے ہیں | تمھارے بارے میں | پس جب | آئے | خوف | تو دیکھے ان کو | دیکھتے ہیں |

(یہ اس لیے کہ) تمھارے بارے میں بخل کرتے ہیں۔ پھر جب (ڈر کا وقت) آئے تو تم انکو دیکھو کہ تمھارے طرف دیکھ رہے ہیں۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِلَیْکَ | تَدُوْرُ | اَعْیُنُھُمْ | کَالَّذِیْ | یُغْشٰی | عَلَیْہِ | مِنَ الْمَوْتِ |
| تیری طرف | پھر رہی ہیں | ان کی آنکھیں | مانند اس شخص کے | غشی آ رہی ہو | اس پر | موت سے |

(اور) انکی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فَاِذَا | ذَھَبَ الْخَوْفُ | سَلَقُوْکُمْ | بِاَلْسِنَۃٍ | حِدَادٍ | اَشِحَّۃً | عَلَی الْخَیْرِ |
| پھر جب | خوف جاتا رہے | تمھارے بارے میں زبان درازی کرے | زبانوں سے | تیز | بخل کریں | مال پر |

پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمھارے بارے میں زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں۔

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 2

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اُولٰٓئِکَ | لَمْ | یُؤْمِنُوْا | فَاَحْبَطَ | اللّٰہُ | اَعْمَالَھُمْ | وَ کَانَ |
| یہ لوگ | نہیں | ایمان لائے | تو برباد کردیے | اللہ نے | ان کے اعمال | اور ہے |
| یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو خدا نے انکے اعمال برباد کردیئے۔ | | | | | | |
| ذٰلِکَ | عَلَی اللّٰہِ | یَسِیْرًا (۱۹) | یَحْسَبُوْنَ | الْاَحْزَابَ | لَمْ | یَذْھَبُوْا |
| یہ | اللہ پر | آسان | خیال کرتے ہیں | فوجیں | نہیں | گئیں |
| اور یہ خدا کو آسان تھا۔ (خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں۔ کہ فوجیں نہیں گئیں۔ | | | | | | |
| وَ | اِنْ | یَّاْتِ | الْاَحْزَابُ | یَوَدُّوْا | لَوْ اَنَّھُمْ | بَادُوْنَ |
| اور | اگر | آجائیں | لشکر | تمنا کریں | کاش کہ وہ | (صحرا میں) جا ٹھہریں |
| اور اگر لشکر آجائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) جا رہیں | | | | | | |
| فِی | الْاَعْرَابِ | یَسْاَلُوْنَ | عَنْ اَنْۢبَآئِکُمْ | وَلَوْ | کَانُوْا | |
| میں | گنواروں | (پھر) پوچھتے ہیں | تمہاری خبریں | اور اگر | ہوں | |
| گنواروں میں (اور) تمھارے بارے میں خبریں پوچھا کریں اور اگر تمھارے درمیان ہوں | | | | | | |
| فِیْکُمْ | مَّا | قٰتَلُوْٓا | اِلَّا | قَلِیْلًا (۲۰) | | |
| تم میں | نہ | لڑائی کریں | مگر | کم | | |
| تو لڑائی نہ کریں مگر کم۔ | | | | | | |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# تشریحات

## آیت نمبر 9:

**يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝**

**ترجمہ:** مومنو! خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اس نے) تم پر (اس وقت کی) جب فوجیں تم پر حملہ کرنے کو آئیں تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل) کیے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان کو دیکھ رہا ہے۔

## تشریح:

یہود بنو قینقاع اور بنو نظیر جنہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا تھا، انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی سازشوں اور فریب کاریوں کا سلسلہ نہ صرف یہ کہ جاری رکھا بلکہ ان کو تیز کر دیا اور ان کا دائرہ اور وسیع کر دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اور خاص کر بنو نضیر کے سردار حیی ابن اخطب نے عرب کے تمام قبائل کو اکسا بھڑکا کر ایک ایسے اجتماعی حملے کے لیے تیار کر لیا جس کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کا مکمل طور پر صفایا کر دینا تھا۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے انہوں نے شوال 5 ہجری میں چاروں طرف سے دشمنان اسلام کو یکجا کر کے ایک بھاری لشکر کی صورت میں مدینہ منورہ ایک ایسے زبردست حملے کا پروگرام بنایا کہ خاکم بدہن مسلمانوں کا ہمیشہ کے لیے صفایا اور خاتمہ کر دیا جائے۔

چنانچہ اس کے لیے کوئی بارہ ہزار بلکہ بعض روایات کے مطابق پندرہ ہزار کا لشکر جرار وہ مدینہ پر چڑھا لائے جس میں مشرق کی طرف سے غطفان کے قبائل بنو سلیم، فزارہ، مرہ، اشجع اور سعد وغیرہ نے پیش قدمی کی، شمال کی طرف سے بنو قینقاع اور بنو نظیر کے یہود نے اور جنوب کی طرف سے قریش اور ان کے حلیفوں نے۔ جبکہ اس لشکر جرار کے مقابلے میں اسلامی لشکر کی تعداد بمشکل تین ہزار تھی اور وہ بھی نہتے اور طرح طرح کے مسائل اور مصائب و مشکلات میں گھرے ہوئے۔ مگر وہ ایمان، اخلاص اور توکل علی اللہ کی دولت بے پناہ سے پوری طرح سرشار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مقابلے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے کے مطابق جبل سلع کو اپنی پشت پر لے کر اس طرف ایک خندق کھدوائی جدھر سے دشمن کا حملہ متوقع تھا۔ اس خندق کو کچھ ہی دنوں میں مکمل کر لیا گیا اور تین ہزار مسلمانوں کا لشکر اس کی پناہ میں مقابلہ کے لیے صف بستہ ہو گیا۔ دشمن نے اس خلاف توقع صورت حال پر چاروناچار خندق کے اس طرف ڈیرے ڈال دیئے۔ تقریباً ایک ماہ تک اسی طرح دونوں طرف فوجیں آمنے سامنے رہیں۔ اس دوران ایک اور خطرناک صورت حال یہ پیش آئی کہ مدینہ منورہ میں موجود یہود بنو قریظہ نے عین خطرے کے موقع پر مسلمانوں سے کیے ہوئے اپنے دیرینہ عہد و پیمان کو توڑ دیا اور صاف کہہ دیا **"لا عَقْدَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَلا عَهْدَ"** کہ ہمارے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نہ کوئی عہد ہے نہ کوئی پیمان۔ اس وقت مسلمانوں کے لیے صورت حال کی سنگینی انتہا کو پہنچ گئی کہ باہر سے آئے ہوئے اس لشکر جرار کے ساتھ ساتھ اندرون مدینہ میں موجود یہود بھی پشت میں خنجر گھونپنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اس وقت مومن و منافق کی تمیز و پہچان ہو گئی۔ کھرے کھوٹے الگ ہو گئے۔ اپنے پرائے کا پتہ چل گیا۔ مومنوں کا ایمان اور منافقوں کا نفاق کھل کر سامنے آ گیا۔ آنکھیں پتھرا گئیں۔

یہاں تک کہ آزمائش کی تکمیل پر اس مہیب فضا میں رحمت کی ہوا چلنے لگی اور ان گھٹا ٹوپ اندھیروں کے چھٹنے کا وقت آن پہنچا جس کے لیے قدرت کے دست غیب نے سب سے پہلے یہ سامان فرمایا کہ قبیلہ غطفان کی ایک شاخ اشجع کے ایک صاحب نعیم بن مسعد کے دل میں ایمان کی

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



ایک کرن پھوٹی اور اس کے بعد انہوں نے اپنی خاص حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے دشمن کی صفوں میں پھوٹ ڈال دی۔ جس کے نتیجے میں باہر سے آئے ہوئے حملہ آور اور اندرون مدینہ موجود بنو قریظہ کے یہود بے یہود آپس میں کٹ گئے۔ ادھر ایک ایسی سخت قسم کی آندھی چلی کہ دشمن کے خیمے اکھڑ گئے۔ جانور بھاگ گئے۔ دیگیں الٹ گئیں۔ برتن اڑ گئے۔ ہوا سے کنکریاں اور ریت اڑ اڑ کر ان کے مونہوں پر طمانچے رسید کرنے لگے۔ کفار پر خوف و ہراس اور سراسیمگی کا عالم طاری ہو گیا۔ رعب چھا گیا۔ یہاں تک کہ بڑے زور و شور اور ساز و سامان کیساتھ حملہ کرنے والے اور اسلام اور مسلمانوں کے نام و نشان مٹا دینے کا زعم و گھمنڈ اور خمار رکھنے والے ذلیل و رسوا ہو کر واپس ہونا پڑا اور انکو ناکامی و نامرادی کی سیاہی اپنے چہروں پر لئے اور پاؤں سر پر رکھ کر بھاگنا پڑا۔

## اہل ایمان کی غیر مرئی لشکروں سے مدد

سو ارشاد فرمایا گیا کہ "اللہ نے اتار دیے تمہاری مدد کے لیے ایسے لشکر جو تم لوگوں کو نظر نہیں آرہے تھے۔" یعنی نوری فرشتوں کے لشکر۔ اور وہ دوسرے اسباب خفیہ جو تمہاری نظروں سے اوجھل تھے۔ اور اللہ پاک کے لشکروں کو اس کے سوا اور جان ہی کون سکتا ہے؟

مختصر یہ کہ اللہ پاک نے مسلمانوں کی نصرت امداد اور تائید و حمایت کے لیے بادِ تند و تیز کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے ایسے لشکر بھی بھیجے جو مسلمانوں کو نظر آرہے تھے۔ لیکن وہ انکے شانہ بشانہ کفار و اشرار کے لشکروں کے مقابلے میں نبرد آزما تھے۔ فرشتوں کے لیے لشکر مسلمانوں کو اگرچہ نظر نہیں آتے لیکن ان کی نصرت و امداد کے نتیجے میں ظہور پذیر ہونے والے غیبی کارنامے مسلمانوں کی ڈھارس بندھانے اور ان کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنتے رہتے ہیں جس سے اہل ایمان کے دل مضبوط ہوتے رہتے ہیں اور ان کے دشمنوں کے دلوں پر رعب پڑتا جاتا ہے۔ اور فرشتوں کے یہ لشکر مسلمانوں کو اگرچہ نظر نہیں آتے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کفار کو بھی نظر نہ آئیں۔ بلکہ قرین قیاس یہ ہے کہ وہ کفار کی فوجوں کو نظر آئیں اور ہر چیز کی مرعوبیت کا باعث بنے۔ سو اس سے اس حقیقت کو واضح فرما دیا گیا کہ جب بندے کا ایمان و یقین سچا اور پکا ہوتا ہے۔ اور اس کو اپنے خالق و مالک پر بھروسہ و اعتماد پورا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نصرت و امداد کے لیے ایسے ہی غیبی اسباب پیدا کرتا اور انتظام فرماتا ہے۔ اور اس طور پر کہ بندے کو اس کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔

## آیت نمبر 10:

**اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝١٠**

**ترجمہ:** جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں غزوہ احزاب کو ہولناک منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ سو ارشاد فرمایا گیا "جب چڑھ آئے تم پر وہ لوگ یعنی تمہارے دشمن تمہارے اوپر سے بھی اور تمہارے نیچے سے بھی" یعنی ہر طرف سے اور اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اوپر سے مراد مدینہ کی مشرقی جانب جدھر سے غطفان وغیرہ حملہ آور ہوئے تھے کیونکہ مشرقی سمت بلند تھی۔ نیچے سے مراد مغرب کی جانب سے جدھر سے قریش وغیرہ آئے تھے مغربی جگہ نشیب میں تھی۔

یہ غزوہ احزاب کے ہولناک منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے تاکہ اس واضح ہو سکے کہ منظر کتنا ہولناک اور کس قدر مہیب اور خوفناک تھا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## صورت حال کی ہولناکی کے طبعی اثر کا ذکر

ارشاد فرمایا گیا کہ "جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور خوف کے مارے تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگ گئے تھے" ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے وعدوں پر یقین تھا مگر منافق لوگ یہاں تک کہنے لگے تھے۔ کہ محمد ﷺ نے تو ہم سے قیصر و کسریٰ کے محلات کے وعدے کئے تھے مگر حال یہ ہے کہ آج ہم لوگ قضائے حاجت کے لیے باہر بھی نہیں نکل سکتے۔ یہ حال تو ضعیف الایمان اور منافق لوگوں کا تھا جبکہ سچے پکے مومن اس وقت بھی مطمئن تھے۔

### آیت نمبر 11:

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ⑪

ترجمہ: وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔

### تشریح:

ایمان لانے والوں سے مراد یہاں وہ سب لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کو رسول مان کر اپنے آپ کو حضور ﷺ کے پیروؤں میں شامل کیا تھا، جن میں سچے اہل ایمان بھی شامل تھے اور منافقین بھی۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے گروہ کا مجموعی طور پر ذکر فرمایا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کی اس گھبراہٹ اور پریشانی کا حال بیان ہو رہا ہے جو جنگ احزاب کے موقع پر مسلمانوں کی تھی کہ باہر سے دشمن اپنی پوری قوت اور کافی لشکر سے گھیرا ڈالے کھڑا ہے۔ اندرون شہر میں بغاوت کی آگ بھڑکی ہوئی ہے یہودیوں نے دفعتاً صلح توڑ کے بے چینی پیدا کر دی۔ جس سے منافقین ایک دوسرے سے کہنے لگے بس اللہ کے اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وعدے دیکھ لیے۔ کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے دو گھڑی میں نقشہ پلٹنے والا ہے۔

### آیت نمبر 12:

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ⑫

ترجمہ: اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔

### تشریح:

جب بنو قریظہ بھی مسلمانوں سے بدعہدی پر آمادہ ہو گئے تو اب مسلمانوں کے لیے اندر اور باہر ہر طرف سے دشمن ہی دشمن تھے۔ اب محاذ جنگ کی یہ صورت تھی کہ خندق کی وجہ سے احزاب کا لشکر اندر نہ آ سکتا تھا۔ اس کے دوسرے کنارہ پر مسلمانوں کا لشکر تھا۔ دونوں میں ہر وقت تیر اندازی کا سلسلہ رہتا تھا۔ اسی حال میں تقریباً ایک مہینہ ہو گیا۔ ایسے عالم میں جن کے ایمان کمزور تھے کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے محض دھوکے کا وعدہ کیا ہے۔ ہمیں کوئی غیبی مدد نہیں ملنے والی اور نہ کھل کر کوئی فیصلہ کن جنگ ہوتی تھی اور نہ کسی وقت بے فکری، دن رات صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ خندق کے کنارے اس کی حفاظت کرتے تھے۔ اگرچہ رسول اللہ ﷺ خود بھی بنفس نفیس اس محنت و مشقت میں شریک تھے، مگر آپ پر یہ بات بہت شاق تھی کہ صحابہ کرام سب کے سب سخت اضطراب اور بے چینی میں ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



اس تشویشناک صورت حال میں بعض منافق کہنے لگے کہ پیغمبر ﷺ کہتے تھے کہ میرا دین مشرق و مغرب میں پھیلے گا اور فارس ،روم ،صنعاء کے محلات مجھ کو دیے گئے ۔ یہاں تو مسلمان قضائے حاجت کو بھی نہیں نکل سکتے ۔ وہ وعدے کہاں ہیں ۔اس واقعہ پر آیات مذکورہ یہ نازل ہوئی مرض میں بھی انہی منافقین کا حال بیان کیا گیا ہے جس کو دلوں میں نفاق کا مرض چھپا ہوا تھا۔

## آیت نمبر 13:

وَإِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يَٰٓأَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ⑬

ترجمہ: اور جب ان میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل مدینہ (یہاں) تمہارے لئے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو اور ایک گروہ ان میں سے پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں منافقین کی حالت بیان کی جارہی ہے۔ان لوگوں نے اپنے گروپ کے لوگوں سے کہا کہ یثرب والو اب تم لوگوں کے لیے یہاں ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں پس تم لوٹ جاؤ''

یعنی اب محاذ جنگ پر ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ۔لہٰذا تم لوگ اپنے گھروں کو واپس چلو۔ظاہری معنی تو یہ ہوئے مگر اندر اندر سے یہ لوگ دراصل یہ کہتے تھے کہ اب تم اپنے پرانے دین ہی کی طرف واپس ہو جاؤ کہ اب اس نئے دین میں رہنے کا تمہارے لیے کوئی مقام نہیں ۔اور ذو معنی لفظ بولنا تو ان لوگوں کا طرز امتیاز اور پرانا وطیرہ تھا۔اس کے دو مطلب ہیں ۔ایک یہ کہ یہ پریشان کن صورت حال دیکھ کر منافقین اپنے ساتھیوں کو یہ دعوت دینے لگے کہ محاذ جنگ چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس لوٹ آؤ اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان دعوت یہ تھی کہ اسلام کو چھوڑ کر پھر سے اپنے پہلے دین کی طرف واپس آ جاؤ۔اسی میں تمہاری عافیت اور خیریت ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر اتحادیوں سے مل جاؤ۔

اکثر منافق جنگ میں شمولیت سے فرار کے لیے مختلف بہانے سوچ رہے تھے۔عام بہانہ یہ تھا کہ ان کے گھر دشمن کے سامنے کھلے پڑے ہیں ۔لہٰذا ان کی حفاظت کے لیے انھیں واپس چلے جانے کی اجازت دی جائے ۔اور آپ اپنی نرمی طبع کی بنا پر ایسے لوگوں کو اجازت دیتے رہے ۔یا شاید آپ اسی میں بہتری سمجھتے ہوں کہ ایسے لوگ مسلمانوں کے لشکر میں رہ کر بگاڑ پیدا کریں گے ۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ان کا یہ عذر بھی محض ایک جھوٹا بہانہ تھا۔کیونکہ مسلمان مدینہ کی اور مدینہ کے گھروں کی پوری حفاظت کا انتظام کر کے محاذ جنگ پر نکلتے تھے۔

یثرب اس پورے علاقے کا نام تھا، مدینہ اسی کا ایک حصہ تھا، جسے یہاں یثرب سے تعبیر کیا گیا ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس علاقے کا نام یثرب اس لیے پڑا کہ کسی زمانے میں عمالقہ میں سے کسی نے یہاں پڑاؤ کیا تھا جس کا نام یثرب بن عمیل تھا۔'یثرب' مدینہ طیبہ کا پرانا نام تھا۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے مدینہ ''مدینۃ النبی'' ہو گیا۔سو نفاق اور ضعف ایمانی کے شکار ان لوگوں نے ''اہل المدینہ'' کی بجائے ''اہل یثرب'' کہہ کر اپنے باطن کی اس کیفیت کا اظہار کر دیا کہ اس شہر کے نئے نام یعنی ''المدینہ'' کو قبول نہیں کیا تھا۔شاید یہ لوگ ابھی تک اس گمان میں مبتلا رہے ہوں کہ اس شہر پر اسلام اور مسلمانوں کا قبضہ عارضی ہے۔سابقہ حالات پھر لوٹ آئیں گے۔سو اس خطاب کا حوالہ دے کر قرآن حکیم نے ایسے لوگوں کے باطن سے پردہ اٹھا دیا۔اور یہی نتیجہ ہوتا ہے ایمان و یقین کی قوت سے محرومی کا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



آیت نمبر 14:

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا O

ترجمہ: اور اگر (فوجیں) اطراف مدینہ سے ان پر آ داخل ہوں پھر ان سے خانہ جنگی کے لیے کہا جائے تو (فوراً) کرنے لگیں اور اس کے لیے بہت کم توقف کریں۔

**تشریح:**

جنگ احزاب میں بہت سے منافق بھی جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دے رہے تھے۔ جنگ کی سختی کی وجہ سے اکثر منافق جنگ میں شمولیت سے فرار کے لیے مختلف بہانے سوچ رہے تھے۔ عام بہانہ یہ تھا کہ ان کے گھر دشمن کے سامنے کھلے پڑے ہیں۔ لہٰذا ان کی حفاظت کے لیے انھیں واپس چلے جانے کی اجازت دی جائے۔ جو لوگ یہ عذر کر کے جہاد سے بھاگ رہے تھے کہ ہمارے گھر اکیلے پڑے ہیں ان کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان پر دشمن مدینے کے چہار اطراف سے اور ہر رخ سے آ جائے پھر ان سے کفر میں داخل ہونے کا سوال کی آ جائے تو یہ بے تامل کفر کو قبول کر لیں گے۔ گویا یہاں ایسے لوگوں کی مذمت بیان ہوئی ہے سو اگر کوئی اسلام دشمن قوت حملہ آور ہو کر ان سے مرتد ہو جانے کو یا مسلمانوں سے لڑنے کے لیے کہے تو یہ بے دریغ ان کی بات مان لیں گے اور اس وقت یہ لوگ ایسی کوئی بات نہیں کریں گے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں سو ان کی کی باتیں محض میدان جنگ سے بھاگنے کا بہانہ ہیں۔

آیت نمبر 15

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ⑮

ترجمہ: حالانکہ پہلے خدا سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور خدا سے (جو) اقرار (کیا جاتا ہے اس) کی ضرور پرسش ہوگی۔

**تشریح:**

اس آیت کریمہ میں منافقوں کو ان کا وہ عہدہ یاد لایا جا رہا ہے جو انھیں جنگ احد کے بعد کیا تھا کہ آئندہ کوئی آزمائش کا موقع آیا تو ہم اپنے سابقہ قصور کی تلافی کر دیں گے۔ یہ لوگ پیغمبر اور مسلمانوں کے سامنے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اگر آئندہ کسی جہاد کی نوبت آئی تو ہم اس میں ضرور بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کبھی پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ پھر جب دو ہی سال بعد آزمائش کا موقعہ آ گیا تو ان لوگوں نے پہلے سے بھی زیادہ بزدلی دکھائی اور جنگ سے فرار کی راہیں سوچنے لگے بلکہ دوسروں کی حوصلہ شکنی کرنے لگے۔ حتیٰ کہ سب کو معلوم ہو گیا کہ یہ اپنے عہد میں کس قدر مخلص تھے۔ اب ان کے اصل جرم کے علاوہ اس بدعہدی کی بھی باز پرس ہوگی۔ یہ ان کی منافقت اور لذت ایمانی سے محرومی کی علامت و دلیل ہے۔

آیت نمبر 16:

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑯

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## تشریح:

یعنی جس کی قسمت میں موت ہے وہ کہیں بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا۔ قضائے الٰہی ہر جگہ پہنچ کر رہے گی اور اگر ابھی موت مقدر نہیں تو میدان سے بھاگنا بے سود ہے۔ کیا میدان جنگ میں سب مارے جاتے ہیں اور فرض کرو بھاگ گئے تو بچاؤ بھی ہو گیا تو کتنے دن؟ آخر موت آنی ہے اب نہیں چند روز کے بعد آئے گی اور نہ معلوم کس سختی اور ذلت سے آئے۔

موت کے متعلق چند اٹل حقائق ہیں۔ ایک یہ موت اپنے وقت سے پہلے نہیں آتی۔ کیا یہ ضروری ہے کہ لوگ جنگ میں شریک ہوں اور نہایت خلوص سے جنگ کریں وہ سب کے سب شہید ہو جاتے ہیں؟ دوسری حقیقت یہ ہے کہ موت آ کے رہے گی اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ اگر تم جنگ سے فرار کی راہ اختیار کرو گے تو زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ چند سال مزید لو گے۔ آخر تمہیں مرنا ہی ہے اور مرکر ہمارے ہی پاس آنا ہے تو بہر حال ناممکن ہے کہ موت کی گرفت سے بچ سکو۔ مگر ایسی زندگی پر لعنت ہے جو بدنامی اور ذلت سے گزرے۔ کیونکہ عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہر حال بہتر ہوتا ہے۔

## آیت نمبر 17:

**قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝**

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو کون تم کو اس سے بچا سکتا ہے یا اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے (تو کون اس کو ہٹا سکتا ہے؟) اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو اپنا نہ دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

## تشریح:

اس آیت سے سے قبل آیت کریمہ میں کہا گیا تھا "اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔ اس آیت میں پچھلی بات کو ایک دوسرے انداز میں ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ جب اللہ پاک کی قضاوقدر کو روکنا کسی کے بس میں نہیں اور اس کے مقابلے میں نہ کوئی کسی کا حامی ہو سکتا ہے نہ مددگار کیونکہ موت کا وقت مقرر اگر نہیں آیا تو چمکتی برستی تلواروں اور تیروں، نیزوں کی بارش میں بھی کسی نے مرنا نہیں۔ اور وقت مقرر کے آجانے پر بند اور مضبوط قلعوں کے اندر بھی اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ تو پھر کواہ مخواہ اس طرح کا خوف اور ڈر کیوں؟

یعنی اللہ کیا ارادے کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ نہ کوئی تدبیر اور حیلہ اس کے مقابلے میں کام دے سکتا ہے۔۔ آدمی کو چاہیے کہ اسی پر توکل کرے اور ہر حالت میں اسی کی مرضی کا طلب گار رہے۔ ورنہ دنیا کی برائی بھلائی یا سختی نرمی تو یقیناً پہنچ کر رہے گی۔ پھر اس کے راستہ میں بزدلی کیوں دکھائے اور وقت پر جان کیوں چرائے جو عاقبت خراب ہو اور دنیا کی تکلیف ہٹ نہ سکے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 2

### آیت نمبر 18:

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ج وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾

ترجمہ: خدا تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں) منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم۔

### تشریح: شان نزول

یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو، اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے، ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسائیہ ہو ہمارے پاس آ جاؤ یہ خبر پا کر عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انہوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا۔ سو ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ پوری طرح جانتا ہے۔ رکاوٹیں ڈالنے والوں کو اس لیے وہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا جس کے یہ مستحق ہیں اپنے کرتوتوں کے باعث۔

اللہ تعالیٰ اپنے محیط علم سے انہیں خوب جانتا ہے جو دوسروں کو بھی جہاد سے روکتے ہیں۔ اپنے ہم صحبتوں سے یار و دوستوں سے کنبے قبیلے والوں سے کہتے ہیں کہ آؤ تم بھی ہمارے ساتھ رہو اپنے گھروں کو اپنے آرام کو اپنی زمین کو اپنے بیوی بچوں کو نہ چھوڑو۔ خود بھی جہاد میں آتے نہیں یہ اور بات ہے کہ کسی کسی وقت منہ دکھا جائیں اور نام لکھوا جائیں۔

جنگ کے وقت صورتیں بھی نہیں دکھاتے بھاگتوں کے آگے اور لڑتوں کے پیچھے رہا کرتے ہیں دونوں عیب جس میں جمع ہوں اس جیسا کمزور شخص کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بات یہ ہے کہ ان کے دل شروع سے ہی ایمان خالی ہیں۔ اس لیے ان کے اعمال بھی اکارت ہیں۔ اللہ پر یہ آسان ہے۔

### آیت نمبر 19:

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ صلے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ج فَاِذَا ذَهَبَ ۱۸
الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ط اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

ترجمہ: (یہ اس لیے کہ) تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں پھر جب ڈر (کا وقت) آئے تو تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) انکی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی موت سے غشی آ رہی ہو پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ خدا کو آسان تھا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## تشریح:

اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا کہ "یہ لوگ تمہارے بارے میں سخت بخل سے کام لیتے ہوئے "**اَشِحَّة**"، جمع ہے "عربی" کی جس کے معنی "کنجوس" اور "بخیل کے بھی آتے ہیں اور حریص ولالچی کے بھی۔ اس آیت کریمہ میں یہ لفظ دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ شروع میں (**اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ**) اور آخر میں (**اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ**) فرمایا گیا ہے۔ سو شروع میں اس لفظ کا پہلا معنی مراد ہے اور آخر میں دوسرا۔ یعنی تمہارے بارے میں یہ لوگ ایسے بخیل اور کنجوس ہیں کہ جان لڑانا اور خطرات کو انگیز کرنا تو بڑی بات ہے یہ کسی بھی طرح کی بہتری اور بھلائی کے سلسلے میں تمہارے لیے کسی خیر کے روادار نہیں۔ اور یہ حریص اور لالچی اس قدر ہیں کہ سب تعلقات قطع کرنے اور بالکل الگ ہو جانے کے باوجود مالِ غنیمت وغیرہ کے ملنے کی صورت میں یہ سب سے آگے بڑھ بڑھ کر اپنے حق دار ہونے کے دعوے پیش کرتے اور پرزور مطالبے کرنے لگتے ہیں۔ اور یہی حال ہوتا ہے ایمان ویقین کی دولت سے محروم ابنائے دنیا کا کہ یہ لوگ متاع دنیا کیلیے جیتے اور اسی کے لیے مرتے ہیں۔ جبکہ مومن صادق کے نزدیک اصل چیز ایمان اور آخرت ہی ہے۔ جس کے مقابلے میں دنیا ساری کی دولت کی بھی کوئی حقیقت اور حیثیت نہیں۔

سو ارشاد فرمایا گیا کہ "خطرات کا وقت گزر جانے پر یہ لوگ تیز زبانوں سے تمہارا استقبال کرتے ہیں"۔ کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ اور کیا ہم نے لڑائی میں حصہ نہیں لیا؟ ہم اگر شریک معرکہ نہ ہوتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ جیت کس طرح ہوتی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ "سلق" کے معنی چرب لسانی اور تیز زبانی کے آتے ہیں۔

سو یہ لوگ جنگ میں سب سے بزدل اور تقسیم غنیمت کے موقع پر سب سے بڑے حریص لوگ تھے۔ سو ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہ لوگ اول تو دفاع میں حصہ لیتے ہی نہیں اور اگر کبھی کچھ حصہ لیتے بھی ہیں تو محض دنیاوی مال کے لالچ میں۔ تمہارے لیے یہ کسی خیر کے روادار نہیں اور تمہارے لیے جان یا مال کی کوئی قربانی دینے کے معاملے میں یہ نہایت بخیل ہیں۔ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ راہ حق میں خون کا قطرہ بہائے بغیر یہ مجاہد اور غازی بھی سمجھے جائیں اور مال غنیمت میں ان کو پورا پورا حصہ ملے کہ اصل چیز ان کے نزدیک دنیا ہی ہے۔ یہ اسی کے لیے جیتے اور اسی کے لیے مرتے ہیں جبکہ مومن صادق کے نزدیک اصل چیز آخرت ہے۔

سو ان لوگوں کے اس منافقانہ کردار کے اصل سبب کے ذکر و بیان کے طور پر ارشاد فرمایا گیا کہ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں۔ یعنی یہ لوگ بلند بانگ دعوے بے شک کریں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سچے دل سے ایمان لائے ہی نہیں۔ اور جب ایمان کی دولت سے محروم ہوئے تو ہر خیر سے محروم ہو گئے۔ اللہ کے لیے ان اعمال کو ضائع کرنا آسان ہے۔

**يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝20**

ترجمہ: (خوف کے سبب سے) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں اور اگر لشکر آجائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) گنواروں رہیں (اور) تمہاری خبریں پوچھا کریں اور اگر تمہارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم۔

## منافقوں کی بزدلی کی انتہا:۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں منافقین کی حالت بیان کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین بزدل اور ڈرپوک اتنے ہیں کہ اتحادی فوجیں کب کی واپس جا بھی چکی ہیں لیکن انھیں اب تک یقین نہیں آ رہا کہ دشمن جا چکا ہے اور ممکن ہے منافق یہ سمجھ رہے ہوں کہ مسلمانوں نے پروپیگنڈا کے طور پر یہ خبر مشہور کردی ہے۔ انھیں یہ بھی فکر لاحق ہے کہ موسم کی خرابی سے اگر دشمن چلا گیا تو موسم درست ہونے پر پھر دوبارہ نہ چڑھائی کردے۔

ان کی بزدلی اور ڈرپوکی کا یہ عالم ہے کہ اب تک انہیں اس بات کا یقین ہی نہیں ہو کہ لشکر کفار لوٹ گیا اور خطرہ ہے کہ وہ پھر کہیں آنہ پڑے۔ مشرکین کے لشکروں کے دیکھتے ہی چھکے چھوٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کاش کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ اس شہر میں ہی نہ ہوتے بلکہ گنواروں کے ساتھ کسی اجاڑ گاؤں یا کسی دور دراز کے جنگل میں ہوتے کسی آتے جاتے سے پوچھ لیتے کہ کہو بھئی لڑائی کا کیا حشر ہو؟ اللہ فرماتا ہے یہ اگر تمہارے ساتھ بھی ہوں تو بیکار ہیں۔ ان کے دل مردہ نامردی کے گھن نے انہیں کھوکھلا کر رکھا ہے۔ یہ کیا لڑیں گے اور کونسی بہادری دکھائیں گے۔

## اَلتَّمَارِيْنُ

### اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| زَاغَتْ | ٹیڑھی ہوگئی، پھرگئی | اَلْحَنَاجِرَ | گلے | ابْتُلِيَ | آزمائے گئے |
| عَوْرَةٌ | غیر محفوظ، کھلے | اَقْطَار | اطراف | مَا تَلَبَّثُوْا | انھوں نے توقف نہ کیا |
| يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ | وہ پیٹھ پھیرتے ہیں | تُمَتَّعُوْنَ | تمہیں فائدہ دیا جاتا ہے یا دیا جائے گا | يَعْصِمُ | بچاتا ہے یا بچائے گا |
| اَلْمُعَوِّقِيْنَ | رکاوٹیں ڈالنے والے منع کرنے والے | هَلُمَّ | آؤ | اَشِحَّةً | سخت بخیل |
| تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ | ان کی آنکھیں گھومتی ہیں، پھر رہی ہیں | يُغْشٰى | غشی طاری ہوتی ہے | سَلَقُوْكُمْ | تم سے ملیں گے |
| حِدَادٍ | تیز | اَحْبَطَ | ضائع کردیا | اَلْاَحْزَابَ | گروہ (واحد حزب) |
| بَادُوْنَ | صحرا نشین | اَلْاَعْرَابِ | بدّو | اَنْبَاء | خبریں |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿مشقی سوالات﴾

### مختصر سوالات و جوابات

**س1۔ سبق کی آیات کی روشنی میں بتایئے غزوہ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہوئی؟** گوجرانوالہ 2010

ج۔ **اہل ایمان کو اللہ کی تائید و نصرت**

اللہ تعالیٰ نے غزوہ احزاب کے موقع پر دو طریقوں سے اہل ایمان کی مدد کی۔

۱۔ سردی کا موسم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر ہوا کا طوفان بھیجا۔ جس کی وجہ سے دشمن فوج کے خیمے اکھڑ گئے۔ جانوروں کی رسیاں ٹوٹ گئیں۔ آگ بجھ گئی اور ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا۔ کھانے کے برتن آندھی نے الٹا دیے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے مقابلے میں فرشتوں کے لشکر بھیجے جو بظاہر مسلمانوں کو نظر نہیں آ رہے تھے۔ لشکر دیکھ کر کافروں پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا اور انھوں نے خوف زدہ ہو کر محاصرہ ختم کر دیا۔

**س2۔ غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہل ایمان کا طرز عمل کیا تھا؟** لاہور 2008، 2010

ج۔ **اہل ایمان کا طرز عمل**

غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہل ایمان کا طرز عمل منافقین کے مقابلے میں یہ تھا کہ وہ اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار تھے۔ کفار لشکر کو دیکھ کر ان کے ایمان متزلزل ہونے کی بجائے اور مضبوط ہو گئے۔ انہیں نبی کریم ﷺ کی خوشخبری پر پورا بھروسہ تھا۔

**س3۔ ان آیات میں، جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں (اَلْمُعَوِّقِيْنَ) کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟** لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009

ج۔ **"اَلْمُعَوِّقِيْنَ" کے بارے میں ارشاد**

جہاد میں رکاوٹیں ڈالنے والے منافقین تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ یعنی لڑائی میں شرکت نہ کرو۔ دراصل یہ لوگ مسلمانوں کے بارے میں سخت بخیل ہیں۔ یہ لوگ ہرگز مسلمانوں کا ساتھ نہیں دینا چاہتے۔ جنگ کے خوف سے ان کی حالت یہ ہے جیسے کسی کو موت کی غشی آ رہی ہو۔ جب خوف دور ہو جاتا ہے تو بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہیں اور چرب زبانی سے مسلمانوں پر رعب جمانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم مخلص مومن ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## اضافی سوالات

س4۔ غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں منافقین کا طرزِ عمل کیا تھا؟ لاہور 2008، 2010

ج۔ **منافقین کا طرزِ عمل**

غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں منافقین نے جب کفار کے لشکر دیکھے اور محاصرے کو کافی دن گزر گئے تو وہ صاف صاف کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو ہم سے وعدے کیے تھے وہ فریب اور دھوکے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ ان کے ایک گروہ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اے مدینہ والو! تمھارے لیے اب ٹھہرنے کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ یا اپنے آبائی مذہب کی طرف لوٹ آؤ۔ بعض لوگوں نے یہ بہانہ بنا کر حضور ﷺ سے رخصت طلب کی کہ ان کے گھر خطرے میں ہیں۔ قرآن نے کہا دراصل وہ بھاگنا چاہتے تھے۔

س5۔ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کی پریشان حالی کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

ج۔ **مسلمانوں کی پریشان حالی کا نقشہ**

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''جب تمھارے دُشمن (کفار، مشرکین اور مقامی حملہ آور) تم پر اور تمھارے اُوپر اور نیچے سے چڑھتے چلے آتے تھے۔ تب خوف کے مارے تمھاری آنکھیں پھر گئیں۔ دل گلوں تک آپہنچے اور تم اللہ تعالیٰ کے متعلق مختلف شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے اس وقت مومنین سخت آزمائش سے گزر رہے تھے اور انھیں شدت سے ہلا کر رکھ دیا گیا تھا۔''

س6۔ وَ لَا يَأْتُوْنَ الْبَأْسَ اِلَّا قَلِيْلًا کا ترجمہ کیجیے۔ لاہور بورڈ 2008

ج۔ ترجمہ: ''اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم''

## کثیر الانتخابی سوالات

☆ ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ جُنُوْد سے کیا مراد ہے: گوجرانوالہ 2008

(الف) قافلے (ب) گروہ (ج) ہتھیار (د) کوئی بھی نہیں

2۔ عَوْرَةٌ کے معنی ہیں: لاہور بورڈ، پہلا گروپ 2008

(الف) قافلے (ب) گروہ (ج) ہتھیار (د) کھلا

3۔ بَادُوْنَ کہا جاتا ہے: گوجرانوالہ بوڈ پہلا گروپ 2010

(الف) شہر میں رہنے والے (ب) صحرانشین (ج) پڑھنے والے (د) جانے والے

4۔ بُيُوْت کا معنی ہے:

(الف) گھروں (ب) شعر (ج) صحرا (د) راز

5۔ جب فوجیں تمھارے اُوپر اور نیچے چڑھ آئیں تو خوف کے مارے تمھارے دل تمھارے۔۔۔۔تک پہنچ گئے۔

(الف) ٹخنوں (ب) گلوں (ج) گھٹنوں (د) منہ

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



6- مدینہ کا پہلا نام ۔۔۔۔۔ تھا۔

(الف) تہران (ب) یزدان (ج) بغداد (د) یثرب

7- اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) ۔۔۔۔ میں جا رہیں۔

(الف) مکہ (ب) مدینہ (ج) گنواروں (د) طائف

8- جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمھارے بارے میں ۔۔۔۔ کریں۔

(الف) غیبت (ب) چغل خوری (ج) زبان درازی (د) بخل

9- غزوۂ خندق میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے بھیجے:

(الف) ہوا بھیجی (ب) فرشتے بھیجے (ج) انبیاء بھیجے (د) ہوا اور فرشتے

10- مومن کس غزوہ میں آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے؟

(الف) غزوۂ بدر (ب) غزوۂ تبوک (ج) غزوۂ احزاب (د) غزوۂ اُحد

11- منافق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وعدہ ہے:

(الف) پختہ (ب) مضبوط (ج) دھوکے کا (د) سچا

12- غزوۂ احزاب کے موقع پر منافقین چاہتے تھے کہ:

(الف) مردانہ وار لڑیں (ب) پیچھے ہٹ جائیں (ج) فرار ہو جائیں (د) چھپ جائیں

13- یہودیوں کے کس قبیلے نے قریش کو رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنے کی ترغیب دی:

(الف) بنی قریظہ (ب) بنو سعد (ج) بنو نضیر (د) بنو ہاشم

14- غزوۂ احزاب میں خندق کی لمبائی تھی:

(الف) دو میل (ب) ساڑھے تین میل (ج) ڈیڑھ میل (د) اڑھائی میل

15- غزوۂ احزاب میں خندق کی چوڑائی تھی:

(الف) پندرہ ہاتھ (ب) بیس ہاتھ (ج) اٹھارہ ہاتھ (د) دس ہاتھ

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | د | 2 | ب | 3 | ا | 4 | ب | 5 | د | 6 | ج |
| 7 | ج | 8 | د | 9 | ج | 10 | ج | 11 | ج | 12 | ج |
| 13 | د | 14 | ب | 15 | د | | | | | | |



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 3

رکوع نمبر 3: آیات نمبر 21 تا 27

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| لَقَدْ | کَانَ | لَکُمْ | فِیْ | رَسُوْلِ اللّٰہِ | اُسْوَۃٌ | حَسَنَۃٌ |
| بے شک | ہے | تمہارے لئے | میں | اللہ کے رسول | نمونہ | بہترین |
| تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) | | | | | | |
| لِّمَنْ | کَانَ | یَرْجُوا اللّٰہَ | وَ الْیَوْمَ | الْاٰخِرَ | وَ | ذَکَرَ اللّٰہَ |
| اس کے لیے جو | ہو | امید رکھتا اللہ کی | اور دن | آخرت کی | اور | ذکر کرتا ہے اللہ کا |
| اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا کثرت سے ذکر کرتا ہو۔ | | | | | | |
| کَثِیْرًا (۲۱) | وَ | لَمَّا | رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ | الْاَحْزَابَ | قَالُوْا | ھٰذَا |
| بہت | اور | جب | دیکھا مومنوں کو | لشکروں | انہوں نے کہا | یہ |
| اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے | | | | | | |
| مَا | وَعَدَنَا | اللّٰہُ | وَ رَسُوْلُہٗ | وَ صَدَقَ اللّٰہُ | وَ رَسُوْلُہٗ | وَ |
| جو | اور ہم سے وعدہ کیا | اللہ نے | اور اس کے رسول نے | اور سچ کہا اللہ نے | اور اس کے رسول نے | اور |
| جس کا خدا اور اسکے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اسکے پیغمبر نے سچ کہا تھا | | | | | | |
| مَا | زَادَھُمْ | اِلَّآ | اِیْمَانًا | وَّ تَسْلِیْمًا 22 | مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ | رِجَالٌ |
| نہیں | اس نے زیادہ کیا ان کو | مگر | ایمان | اور اطاعت | مومنوں میں سے | آدمی ہیں |
| اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی۔ مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں | | | | | | |
| صَدَقُوْا | مَا | عَاھَدُوا | اللّٰہَ | عَلَیْہِ | فَمِنْھُمْ | مَّنْ |
| سچ کر دکھایا انہوں نے | جو | عہد کیا انہوں نے | اللہ سے | جس پر | تو ان میں سے | جو |
| کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ تو ان میں بعض ایسے ہیں جو | | | | | | |
| قَضٰی | نَحْبَہٗ | وَ | مِنْھُمْ | مَّنْ | یَّنْتَظِرُ | وَ مَا |
| پوری کر چکا | اپنی نظر | اور | ان میں سے | جو | انتظار کر رہا ہے | اور نہیں |
| اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں | | | | | | |
| بَدَّلُوْا | تَبْدِیْلًا (۲۳) | لِّیَجْزِیَ | اللّٰہُ | الصّٰدِقِیْنَ | بِصِدْقِھِمْ | وَ |
| انہوں نے تبدیل کی | (ذرا بھی) بدلہ | تاکہ بدلہ دے | اللہ | سچوں کو | ان کے سچ کا | اور |
| اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔ تاکہ خدا سچوں کو انکی سچائی کا بدلہ دے | | | | | | |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 3

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| انّ اللہ | علیھم | اوْ یتوْب | شآء | انْ | الْمنفقین | یعذّب |
| بے شک اللہ | ان پر | یا مہربانی کرے | چاہے | اگر | منافقوں کو | عذاب دے |
| اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے، یا تو ان پر مہربانی کرے۔ بے شک خدا | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| کفرُوْا | الّذین | ردّ اللہ | وَ | رّحیمًا | غفوْرًا | کانَ |
| کافر تھے | ان لوگوں کو | پھیر دیا اللہ نے | اور | مہربان | بخشنے والا | ہے |
| بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو کافر تھے ان کو خدا نے پھیر دیا وہ | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الْمؤْمنیْن | کفی اللہ | وَ | خیْرًا | ینالُوْا | لمْ | بغیْظھمْ |
| مومنوں کو | کافی ہوا اللہ | اور | بھلائی | حاصل کی انہوں نے | نہیں | اپنے غصے کے ساتھ |
| اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔ اور خدا مومنوں کو | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | عزیْزًا (۲۵) | قویًّا | اللہُ | کانَ | وَ | الْقتالَ |
| اور | غالب | طاقتور | اللہ | ہے | اور | جنگ (کے بارے) میں |
| لڑائی کے بارے میں کافی ہوا۔ اور خدا طاقت ور (اور) زبردست ہے۔ اور | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| منْ | الْکتب | اھلِ | منْ | ظاھرُوْھمْ | الّذیْن | انْزل |
| سے | کتاب | اہل | میں | مدد کی ان کی | ان لوگوں کو جنہوں نے | اتارا گیا |
| اہل کتاب میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی ان کو ان کے قلعوں سے اتار دیا | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تقْتلُوْن | فریْقًا | الرُّعْب | قُلُوْبھمْ | فیْ | وَ قذف | صیاصیْھمْ |
| تم قتل کرتے ہو | ایک گروہ | رعب | ان کے دلوں | میں | اور ڈال دیا | ان کے قلعوں |
| اور ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔ تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ دیارھُمْ | ارْضھُمْ | اوْرثکُمْ | وَ | فریْقًا (۲۶) | تاْسرُوْن | وَ |
| اور ان کے گھروں کا | ان کی زمین کا | وارث بنا دیا تم کو | اور | ایک گروہ کو | قید کرتے ہو | اور |
| اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے۔ اور ان کی زمین اور ان کے گھروں | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| کُلِّ | علی | کانَ اللہُ | وَ | تطئُوْھا | وَ ارْضًا لّمْ | وَ امْوالھُمْ |
| ہر | پر | اللہ ہے | اور | قدم رکھا تم نے اس پر | اور زمین کا نہیں | اور ان کے مالوں کا |
| اور ان کے مال اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا۔ اور خدا ہر | | | | | | |

| | |
|---|---|
| قدیْرًا (۲۷) | شیْءٍ |
| قادر | چیز |
| چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ | |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# تشریحات

## آیت نمبر 21:

**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾**

**ترجمہ:** تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔

## تشریح:

جس سیاق وسباق میں یہ آیت ارشاد ہوئی ہے اس کے لحاظ سے رسول پاک ﷺ کے طرز عمل کو اس جگہ نمونہ کے طور پر پیش کرنے سے مقصود ان لوگوں کو سبق دینا تھا جنہوں نے جنگ احزاب کے موقع پر مفاد پرستی وعافیت کوشی سے کام لیا تھا۔ ان سے فرمایا جا رہا کہ تم ایمان واسلام اور اتباع رسول کے مدعی تھے۔ تم کو دیکھنا چاہیے تھا کہ جس رسول ﷺ کے پیروؤں میں تم شامل ہوئے ہو اس کا موقع پر کیا رویہ تھا۔ اگر کسی گروہ کا لیڈر خود عافیت کوش ہو۔ خود آرام طلب ہو، خود اپنے ذاتی مفاد کی حفاظت کو مقدم رکھتا ہو، خطرے کے وقت خود بھاگ نکلنے کی تیاریاں کرر ہا ہو، پھر تو اس کی طرف سے ان کمزوریوں کا اظہار معقول ہوسکتا ہے۔ مگر یہاں تو رسول اللہ ﷺ کا حال یہ تھا کہ ہر مشقت جس کا آپ ﷺ نے دوسروں سے مطالبہ کیا، اسے برداشت کرنے میں آپ ﷺ خود سب کے ساتھ شریک تھے بلکہ دوسروں سے بڑھ کر ہی آپ ﷺ نے حصہ لیا، کوئی تکلیف ایسی نہ تھی جو دوسروں نے اٹھائی ہو اور آپ ﷺ نے نہ اٹھائی ہو۔ خندق کھودنے والوں میں آپ ﷺ خود شامل تھے۔ بھوک اور سردی کی تکلیفیں اٹھانے میں ایک ادنی مسلمان کے ساتھ آپ ﷺ کا حصہ بالکل برابر کا تھا۔ محاصرے کے دوران میں آپ ﷺ ہر وقت محاذ جنگ پر موجود رہے اور ایک لمحے کے لیے بھی دشمن کے مقابلے سے نہ ہٹے بنی قریظہ کی غداری کے بعد جس خطرے می سب مسلمانوں کے بال بچے مبتلا تھے اسی میں آپ ﷺ کے بال بچے بھی مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی حفاظت کے لیے کوئی خاص اہتمام نہ کیا جو دوسرے مسلمانوں کے لیے نہ ہو۔ جس مقصد عظیم کے لیے آپ ﷺ خود اپنا سب کچھ قربان کردینے کو تیار تھے۔ اس لیے جو کوئی بھی آپ ﷺ کے اتباع کا مدعی تھا اسے یہ نمونہ دیکھ کر اس کی پیروی کرنی چاہیے تھی۔

یہ تو موقع ومحل کے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم ہے۔ مگر اس کے الفاظ عام ہیں اور اس کے منشا کو صرف اسی معنی تک محدود رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ صرف اسی لحاظ سے اس کے رسول ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لیے نمونہ ہے، بلکہ مطلقاً اسے نمونہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان ہر معاملہ میں آپ ﷺ کی زندگی کو اپنے لیے نمونے کی زندگی سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی سیرت وکردار کو ڈھالیں۔

## آیت نمبر 22:

**وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾**

**ترجمہ:** اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدے کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## تشریح:

بعض روایات کے مطابق آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ان احزاب کی حملہ آوری سے پہلے یہ بھی فرمایا تھا کہ آئندہ چند ہی دنوں میں دشمن کی فوجیں تم پر حملہ آور ہوں گی مگر اللہ پاک ایک آندھی بھیج کر اور ان پر رعب ڈال کر ان کو بھگا دے گا۔ سو یہ سب کچھ اس وعدے کے عموم میں داخل ہے۔ بہرکیف منافقین کے مقابلے میں یہ سچے اور مخلص مسلمانوں کا تاثر اور ان کا نمونہ اور رویہ بیان فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے ان حملہ آور دشمنوں کو دیکھتے ہی اپنے ساتھیوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ تو وہی امتحان ہمیں پیش آ رہا ہے جس کی خبر ہمیں اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دی تھی اور اللہ اور اس کے رسول و کا وعدہ بالکل سچا ثابت ہوا۔ پس جو لوگ اس مرحلے میں ثابت قدم رہیں گے وہ آئندہ ظہور میں آنے والے وعدوں کی صداقت بھی دیکھ لیں گے اور وقت آنے پر مسلمان قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے بھی مالک ہوں گے۔ سو ایمان و یقین کی دولت دارین کی سعادت و سرخروئی سے سرفراز کرنے والی دولت ہے۔

## آیت نمبر 23:

**مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝**

ترجمہ: مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اسکو سچ کر دکھایا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔

## تشریح:

یہ آیت ان بعض صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جنہوں نے اس موقع پر جاں نثاری کے عجیب و غریب جوہر دکھائے تھے اور انھیں میں وہ صحابہ بھی شامل ہیں جو جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے لیکن انہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ اب آئندہ کوئی معرکہ پیش آیا تو جہاد میں بھرپور حصہ لیں گے۔ جیسے نضر بن انس وغیرہ جو بالآخر لڑتے ہوئے جنگ احد میں شہید ہوئے ان کے جسم پر تلوار نیز اور تیروں کے اسی سے کچھ اوپر زخم تھے ،شہادت کے بعد ان کی ہمشیرہ نے انھیں ان کی انگلی کے پورے پہچانا۔ نحبہ ،نحب کے معنی ہیں عہد ،نذر اور موت کے کیے گئے ہیں۔ مطلب ہے کہ ان صادقین میں کچھ نے اپنا وعدہ اور نذر پوری کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں تصریح فرمائی گئی کہ اہل ایمان کے مردانِ حق میں سے کچھ نے اپنے عہد کو پورا کر دیا۔ یعنی اپنے اس عہد کو کہ ہم راہ حق میں ثابت رہیں گے۔ اور جیسا کہ بیعتِ عقبہ کے موقع پر انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ کی حمایت اور دفاع کا وعدہ کیا تھا۔ نیز اس سے مراد وہ عہد ہے جو غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکنے والے صحابہ کرام نے کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے بعد احد میں اور پھر احزاب میں اس کو پورا کر دکھایا۔

سو اوپر آیت نمبر 15 میں منافقین کا حال بیان ہوا ہے کہ انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اب اگر جنگ کا موقع آیا تو وہ پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ لیکن اب جب ان کو یہ موقع ملا تو یہ محاذ جنگ سے فرار کے لیے بہانے ڈھونڈنے لگے۔ اور انکے مقابلے میں یہ مردان حق ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے اپنے اس عہد کو اس کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ نہ دے کر پورا کر دکھایا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



یعنی جن کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کا ابھی موقع نہیں ملا لیکن وہ اس کی انتظار میں ہیں۔ سو کچھ نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے جیسے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرات انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ۔ اور کچھ شہادت کی امید و انتظار میں ہیں، جیسا کہ دوسرے جاں نثاران اسلام۔ سو وہ پورے صدق واخلاص کے ساتھ اپنے سر اپنی ہتھیلیوں پر لیے کھڑے ہیں کہ کب موقع آئے اور وہ اپنے اس فرض سے سبکدوش ہوں۔ سو انہوں نے اللہ سے باندھے ہوئے اپنے عہد میں ذرہ برابر بھی کوئی تبدیلی نہیں کی۔ سو یہ دو نمونے ہیں اہل صدق وصفا میں مردان کار کے اور دو نمونہ سے منافقین اشرار کا۔

## آیت نمبر 24:

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞

ترجمہ: تاکہ خدا سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے یا (چاہے) تو ان پر مہربانی کرے بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں جنگ احزاب کی حکمت بیان کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے احزاب کا یہ طوفان کھرے کھوٹے کے درمیان تفریق و تمیز کے لیے اٹھنے دیا تاکہ اس طرح اللہ بدلہ دے سچوں کو اور سزا دے منافقوں کو اگر وہ چاہے۔

اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھیے کہ سچوں کے سچ کے بارے میں ایک ہی بات ارشاد فرمائی کہ اللہ پاک ان کو ان کے سچ کا بدلہ دے جبکہ منافقوں کے بارے میں عذاب کو حتمی نہیں فرمایا بلکہ ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا کہ اگر یہ لوگ اب بھی باز آ گئے اور انہوں نے صحیح معنوں میں توبہ کر لی تو ان کی توبہ قبول اور گناہ معاف۔ اور اگر نہیں تو ان کو اپنے کئے کی سزا بھگتنا ہوگی۔

سو اس ارشاد میں دراصل منافقوں کو توبہ واستغفار کی دعوت ہے کہ ان کے لیے اب بھی یہ گنجائش موجود ہے کہ اگر یہ لوگ سچی توبہ کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اس کی رحمت ان کو اب بھی اپنی آغوش میں لے سکتی ہے اور یہ لوگ اس کی رحمت وعنایت کے مستحق بن سکتے ہیں۔

## آیت نمبر 25:

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۞

ترجمہ: اور جو کافر تھے ان کو خدا نے پھیر دیا وہ غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور خدا طاقتور (اور) زبردست ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں جنگ احزاب کے بعد کی صورت حال بیان کر جارہی ہے۔ کفار کا لشکر ذلت و ناکامی سے پیچ وتاب کھاتا اور غصہ سے دانت پیستا ہوا میدان چھوڑ کر واپس ہو، نہ فتح مل سکی نہ کچھ سامان ہاتھ آیا۔ ہاں عمرو بن عبدود جیسے ان کا نامور سوار جسے لوگ ایک ہزار سواروں کے برابر گنتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے جہنم واصل ہوا۔ مشرکین نے درخواست کی کہ دس ہزار لے کر اس کی لاش ہمیں دے دی جائے۔ آپ نے فرمایا وہ تم لے جاؤ، ہم مردوں کا ثمن کھانے والے نہیں۔

سو ارشاد فرمایا گیا ''اللہ بڑا ہی قوت والا انتہائی زبردست ہے'' اس لیے وہ جو چاہے، جب چاہے اور جیسے چاہے کرے۔ اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔ سو یہ اسی کی قدرت بے پایاں اور عزت وحکمت بے نہایت ہی کا ایک ثمرہ اور نتیجہ تھا کہ کفار قریش جو اتنی بڑی تعداد میں اور اس قدر زور کے ساتھ مسلمانوں کو مٹانے آئے تھے اس طرح ذلیل وخوار ہو کر لوٹے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 26:

**وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝**

ترجمہ: اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی ان کو انکے قلعوں سے اتار دیا اور انکے دلوں میں دہشت ڈال دی تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو تم قید کر لیتے تھے۔

### تشریح

غزوۂ احزاب کے بعد جب آنحضرت ﷺ نے یہود بنو قریظہ پر لشکر کشی کا حکم فرما دیا تو یہ لوگ اس سے بچاؤ کے لیے اپنے ان مضبوط قلعوں میں بند ہو گئے جن پر ان کو بڑا گھمنڈ اور ناز تھا۔ مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا جو کوئی بیس پچیس دن تک جاری رہا۔ آخر کار یہودیوں کے دلوں میں قدرت کی طرف سے ایسا رعب پڑا کہ انہوں نے ہتھیار ڈال دیے اور کہا کہ ہم قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا حاکم اور منصف تسلیم کرتے ہیں۔ جو فیصلہ وہ ہمارے بارے میں کریں گے وہ ہمیں منظور ہوگا۔ قبیلہ اوس چونکہ زمانہ جاہلیت میں ان یہودیوں کا حلیف تھا اس لیے انہوں نے اس قبیلے کے سردار کو اپنا حکم تجویز کیا۔ چنانچہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ان کے لڑنے والوں کو تو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے اور ان کے اموال و املاک کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔ اور اسطرح ان کے اسلحے کے وہ تمام ذخائر بھی مسلمانوں کے ہاتھ لگ گئے جو انہوں نے ان کے خلاف لڑنے کے لیے جمع کر رکھے تھے اور وہ مال و دولت بھی جو انہوں نے سود خوری وغیرہ مختلف ذرائع سے جوڑ جوڑ کر رکھا تھا۔ سو ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا تھا کہ ان میں سے کچھ کو تم قتل کر رہے تھے اور کچھ کو قیدی بنا رہے تھے۔

## آیت نمبر 27:

**وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝**

ترجمہ: اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

### تشریح:

یہودیوں کا قبیلہ بنی قریظہ تھا جو مدینہ کے جنوب مشرقی جانب رہتا تھا اور جنگ احزاب سے پہلے اس کا مسلمانوں کیساتھ صلح کا معاہدہ تھا۔ جنگ احزاب کے موقع پر یہ لوگ معاہدے کو بالائے طاق رکھ کر حملہ آوروں کی مدد پر کھڑے ہو گئے۔ جب مدینہ کا محاصرہ ختم ہوا تو مسلمانوں نے فوراً ان پر چڑھائی کی اور ان قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ تین ہفتے جاری رہا۔ آخر محصورین تاب نہ لا سکے اور پیغام بھیجا کہ سعد بن معاذ (جو ان کے حلیف اور قبیلہ اوس کے سردار تھے) ہم حکم ٹھہراتے ہیں۔ جو فیصلہ وہ کریں گے ہمیں منظور ہوگا۔ نبی ﷺ نے ان کی تجویز منظور فرمائی۔ سعد نے یہ فیصلہ کیا کہ بنی قریظہ کے تمام جوان قتل کئے جائیں اور ان کے بچوں اور عورتوں کو غلام بنا لیا جائے۔ یہ فیصلہ ٹھیک ٹھیک ان کی کتاب تورات کے مطابق تھا۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔

مفسرین کرام کے مختلف اقوال ہیں کہ اس سے مراد ارض خیبر ہے یا ارض مکہ یا ارض فارس، دوم ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد ہر وہ سرزمین ہے جو قیامت تک مسلمانوں کے قبضے میں آئے گی اور ان کی زیرنگیں ہوگی۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



بہر کیف اس ارشاد ربانی میں اہل ایمان کو مستقبل کی فتوحات سے متعلق ایک بڑی اہم بشارت سے سرفراز فرمایا گیا ہے کہ یہ نقد عاجل جو ہم نے تم کو بخشا ہے وہ تم نے دیکھ لیا لیکن آگے اور بھی ایسے علاقے ہیں جو تمہارے قبضے میں آئیں گے اور جن کی فتوحات سے تم لوگ سرشار ہوؤ گے۔ اور یہ اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں کہ وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ کوئی اس کی مشیت اور اسی کے ارادۂ وقدرت میں حائل اور مزاحم نہیں ہو سکتا اس لیے اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اس سے اپنا تعلق صحیح رکھیں اور دل کا بھروسہ بہر حال اسی قادر مطلق پر رکھیں جس کے قبضہ قدرت میں زمین و آسمان کے خزانے ہیں۔

## اَلتَّمَارِیْنُ

## اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| زَادَ | زیادہ ہوگیا | نَحْبَ | نذر | لَمْ یَنَالُوْا | حاصل نہ کر سکے |
| صَیَامِیْھِمْ | انکی گھڑیاں۔ انکے قلعے | تَاْسِرُوْنَ | تم اسیر بناتے ہو | لَمْ تَطَوْھَا | تم نے پامال نہ کیا |
| تَسْلِیْماً | سرِتسلیم ختم کرنا۔ سپردگی | رَدَّ | لوٹا دیا۔ پھیر دیا | ظَاھَرُوْا | انھوں نے ساتھ دیا |
| قَذَفَ | ڈالا۔ پھینکا | اَوْرَثَ | وارث بنایا | .................... | |

## ﴿مشقی سوالات﴾

### مختصر سوالات و جوابات

س1۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ o کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی (سیرت میں) عمدہ نمونہ موجود ہے۔“

س2۔ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ o کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”ان جوانمردوں سے کچھ تو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں۔“

س3۔ وَ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ o کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج۔ ترجمہ: ”اور خدا مومنوں کی لڑائی کے بارے میں کافی ہوا۔“

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿اضافی سوالات﴾

**س4۔ اہل ایمان نے غزوہ احزاب کے موقع پر اللہ سے کیا ہوا وعدہ کس طرح پورا کیا؟**

**ج۔ اہل ایمان کا ایفائے عہد**

اہل ایمان نے غزوہ احزاب کے موقع پر اللہ سے کیا ہوا وعدہ اس طرح پورا کیا کہ ایمان قبول کر کے اللہ سے یہ عہد کیا کہ ہم اسلام کے لیے اپنی جان و مال کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ غزوہ احزاب کے موقع پر مسلمانوں نے اپنا مال بھی خرچ کیا اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر یہ عہد پورا کر دکھایا۔

**س5۔ اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کافروں کا ساتھ دیا ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟**

**ج۔ اہل کتاب سے سلوک**

یہودیوں کے قبیلہ بنو قریظہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غزوہ احزاب میں کافروں کا ساتھ دیا تھا۔ جب کافروں کے لشکر واپس چلے تو رسول ﷺ نے مسلمانوں کو ان یہودیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ ان کے بالغ مردوں کو قتل کر دیا اللہ نے ان کی زمین، گھروں اور مال کا مسلمانوں کو وارث بنا دیا۔

**س6۔ ترجمہ کیجیے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ o** **لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008**

ج۔ ''بے شک رسول ﷺ کی زندگی تمھارے لیے بہترین عملی نمونہ ہے۔''

**س4۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ o کا مفہوم کیا ہے؟**

**ج۔ آیت کریمہ کا ترجمہ:**

''بے شک رسول ﷺ کی زندگی تمھارے لیے بہترین عملی نمونہ ہے۔''

**مفہوم:**

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ حضور ﷺ جو اس مذہب کے داعی ہیں اُنھوں نے اس کی تعلیمات کو اپنی سنت سے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ معاشی زندگی ہو یا معاشرتی زندگی، امن اور حق کی سربلندی کے لیے کفار سے جنگ، ہر صورت اور پہلو میں آپ ﷺ نے ایک بے مثال عملی نمونہ پیش کیا۔ اس لیے اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کے عملی نمونے چلنے کی ہدایت کی ہے۔

**س5۔ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ o کا ترجمہ اور مختصری وضاحت کریں۔ گوجرانوالہ 2009**

**ج۔ آیت کریمہ کا ترجمہ:**

''اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہے۔''

**مختصری وضاحت:**

خدا مومنوں کے لیے تو ہر لڑائی میں کافی ہوتا ہے لیکن یہاں اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم کا اظہار خصوصی طور پر جنگ احزاب کے بارے میں کیا ہے۔ جب کفار کثیر تعداد میں مدینہ کا گھراؤ کر چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور کافرں کے دلوں میں ایسا خوف اور ہیبت ڈالی کہ وہ سب کچھ چھوڑ بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ اُسی حوالہ سے آیت مذکورہ میں بیان کیا گیا ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

☆ ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ اہل کتاب میں سے جنہوں نے کافروں کی مدد کی، اللہ نے اُنہیں اتار دیا:

(الف) پہاڑوں سے (ب) ان کے گھروں سے (ج) ان کے قلعوں سے (د) ان کی زمینوں سے

2۔ غزوہ احزاب کے موقع پر کافر اپنے گھروں کو لوٹے:

(الف) غصے کے ساتھ (ب) فتح کے ساتھ (ج) خوشخبری کے ساتھ (د) مال کے ساتھ

3۔ تم کو پیغمبر کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور ۔۔۔۔۔ (کے آنے) کی اُمید ہو۔

(الف) روز آخرت (ب) موت (ج) رحمت (د) غشی

4۔ مومنوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی ۔۔۔۔۔ سے فارغ ہو گئے ہیں۔

(الف) نمازوں (ب) امیدوں (ج) نذروں (د) جنگوں

5۔ ۔۔۔۔ کو اُن کے قلعوں سے اُتار دیا۔

(الف) کفار (ب) اہل کتاب (ج) ہندوں (د) مشرکوں

6۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن کے مال اور اُس زمین کا جسم میں پاؤں بھی نہیں رکھا تھا ۔۔۔۔ بنا دیا۔

(الف) مالک (ب) حاکم (ج) وارث (د) قابض

7۔ اللہ تعالیٰ اہل یہود کے دلوں میں ڈال دی:

(الف) نفرت (ب) دہشت (ج) بھلائی (د) خیر

8۔ تا کہ خدا سچوں کو اُن کی ۔۔۔۔۔ کا بدلہ دے:

(الف) نفرت کا (ب) دہشت کا (ج) بھلائی کا (د) سچائی کا

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ب | 2 | الف | 3 | الف | 4 | ج |
| 5 | ب | 6 | ج | 7 | ب | 8 | د |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 4

## رکوع نمبر 4: آیات نمبر 28 تا 34

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یٰاَیُّھا النَّبِیُّ | قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ | اِنْ | کُنْتُنَّ | تُرِدْنَ | الْحَیٰوۃَ | الدُّنْیا |
| اے نبی ﷺ | اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے | اگر | ہوتم | چاہتی | زندگی | دنیا کی |
| اے پیغمبر! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ زِیْنَتَھا | فَتَعَالَیْنَ | اُمَتِّعْکُنَّ | وَ | اُسَرِّحْکُنَّ | سَرَاحًا | جَمِیْلًا (۲۸) |
| اور اس کی زینت | تو آؤ | میں تمھیں مال دوں | اور | رخصت کردوں تم کو | رخصت | اچھی طرح |
| اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کردوں۔ | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | اِنْ | کُنْتُنَّ | تُرِدْنَ | اللّٰہَ | وَ رَسُوْلَہٗ | وَ الدَّار |
| اور | اگر | ہوتم | طلب گار | اللہ کی | اور اس کے رسول کی | اور گھر |
| اور اگر تم خدا اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلب گار رہو | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الْاٰخِرَۃَ | فَاِنَّ اللّٰہَ | اَعَدَّ | لِلْمُحْسِنٰتِ | مِنْکُنَّ | اَجْرًا | عَظِیْمًا (۲۹) |
| آخرت کے | بے شک اللہ | تیار کیا | نیک عورتوں کے لیے | تم میں سے | اجر | بہت بڑا |
| تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کیلئے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یٰنِسَآءَ | النَّبِیِّ | مَنْ یَّاْتِ | مِنْکُنَّ | بِفَاحِشَۃٍ | مُّبَیِّنَۃٍ | یُّضٰعَفْ |
| اے بیویو | نبی کی | جو بات کرے گی | تم سے | ناشائستہ حرکت | صریح | زیادہ کی جائے گی |
| اے پیغمبر کی بیویو تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ (الفاظ کہہ کر رسول اللہ کو ایذ دینے کی) حرکت کرے گی۔ | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| لَھَا | الْعَذَابُ | ضِعْفَیْنِ | وَ کَانَ | ذٰلِکَ | عَلَی اللّٰہِ | یَسِیْرًا (۳۰) |
| اس کے لیے | سزا | دوگنا | اور ہے | یہ | اللہ پر | آسان |
| اس کو دُونی سزا دی جائے گی۔ اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے۔ | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | مَنْ یَّقْنُتْ | مِنْکُنَّ | لِلّٰہِ | وَ رَسُوْلِہٖ | وَ تَعْمَلْ | صَالِحًا |
| اور | جو کوئی فرمانبرداری کرے گی | تم میں سے | اللہ کی | اور اس کے رسول کی | اور عمل کرے گی | نیک |
| اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسول کی فرمان بردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| نُّؤْتِھَآ | اَجْرَھَا | مَرَّتَیْنِ | وَ اَعْتَدْنَا | لَھَا | رِزْقًا | کَرِیْمًا (۳۱) |
| تو ہم دیں گے اس کو | اس کا اجر | دوگنا | اور تیار کیا ہم نے | اس کے لیے | رزق | باعزت |
| اس کو ہم دُونا ثواب دیں گے۔ اور اُس کیلئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ | | | | | | |

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 4

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یٰنِسَآءَ | النَّبِیِّ | لَسْتُنَّ | کَاَحَدٍ | مِّنَ النِّسَآءِ | اِنِ اتَّقَیْتُنَّ | فَلَا |
| اے بیویو | نبی کی | نہیں ہوتم | کسی ایک کی | عورتوں میں سے | اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو | تو نہ |

اے پیغمبرؐ کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَخْضَعْنَ | بِالْقَوْلِ | فَیَطْمَعَ | الَّذِیْ | فِیْ | قَلْبِهٖ | مَرَضٌ |
| نرم نرم کرو | گفتگو | پس امید کرے | وہ شخص کہ | میں | جس کے دل | مرض ہے |

(کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | قُلْنَ | قَوْلًا | مَّعْرُوْفًا (۳۲) | وَ قَرْنَ | فِیْ | بُیُوْتِكُنَّ |
| اور | بات کرو | بات | معقول | اور ٹھہری رہو | میں | اپنے گھروں میں |

کوئی امید (نہ) پیدا کرے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | لَا تَبَرَّجْنَ | تَبَرُّجَ | الْجَاهِلِیَّةِ | الْاُوْلٰی | وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ | وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ |
| اور | نہ اظہار کرو | بناؤ سنگھار کا | جاہلیت کے | اگلی | اور قائم کرو نماز | اور دو زکوٰۃ |

اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اُس طرح زینت نہ دکھاؤ۔ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ | وَ رَسُوْلَهٗ | اِنَّمَا | یُرِیْدُ اللّٰهُ | لِیُذْهِبَ | عَنْكُمُ | الرِّجْسَ |
| اور اطاعت کرو اللہ کی | اور اس کے رسول کی | صرف | چاہتا ہے اللہ | کہ دور کردے | تم سے | ناپاکی |

اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے پیغمبرؐ کے اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کردے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَهْلَ الْبَیْتِ | وَیُطَهِّرَكُمْ | تَطْهِیْرًا (۳۳) | وَاذْكُرْنَ | مَا یُتْلٰی | فِیْ | بُیُوْتِكُنَّ |
| اہل بیت | اور پاک کردے تم کو | بالکل پاک | اور یاد کرو | جو پڑھی جاتی ہیں. | میں | تمھارے گھروں |

اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔ اور تمھارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنْ | اٰیٰتِ اللّٰهِ | وَالْحِكْمَةِ | اِنَّ اللّٰهَ | كَانَ | لَطِیْفًا | خَبِیْرًا (۳۴) |
| سے | آیات اللہ کی | اور حکمت | بے شک اللہ | ہے | باریک بین | باخبر |

اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بے شک خدا باریک بین اور باخبر ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# تشریحات

## آیت نمبر 28:

**يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾**

**ترجمہ:** اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح رخصت کر دوں۔

## تشریح:

روایات کے مطابق غزوۂ احزاب کے بعد جب بنو قریظہ اور بنو نضیر وغیرہ کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کو دیے گئے اور ان میں خوشحالی آ گئی تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ کی زوجات مطہرات نے اپنے نان و نفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو آنحضرت ﷺ کو یہ بات ناگوار گزاری۔ آخر کار یہ آیات کریمات نازل ہوئیں جن کو آیات تخیر کہا جاتا ہے۔

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی بیویوں کو دو باتوں میں سے ایک کی قبولیت کا اختیار دیں۔ اگر تم دنیا پر اور اس کی رونق پر مائل ہوئی ہو تو آؤ میں تمہیں اپنے نکاح سے الگ کر دیتا ہوں اور اگر تم تنگی ترشی پر یہاں صبر کر کے اللہ کی خوشی رسول ﷺ کی رضامندی چاہتے ہو تو اور آخرت کی رونق پسند ہے تو صبر و سہارے میرے ساتھ زندگی گزارو۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اس آیت کے اترتے ہی اللہ کے نبی ﷺ میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ میں ایک بات کا تم سے ذکر کرنے والا ہوں تم جواب میں جلدی نہ کرنا اپنے ماں باپ سے مشورہ کر کے جواب دینا۔ یہ تو آپ جانتے ہی تھے کہ ناممکن ہے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدائی کا مشورہ دیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ میں نے فوراً جواب دیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس میں ماں باپ سے مشورہ کرنے کی کونسی بات ہے۔ مجھے اللہ پسند ہے اس کے رسول ﷺ پسند ہیں اور آخرت کا گھر پسند ہے۔ آپ کی اور تمام بیویوں نے بھی وہی کیا جو میں نے کیا تھا اور روایت میں ہے کہ تین دفعہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دیکھو بغیر اپنے ماں باپ سے مشورہ کیے کوئی فیصلہ نہ کر لینا پھر جب حضور ﷺ نے میرا جواب سنا تو آپ خوش ہو گئے اور ہنس دیے، پھر آپ دوسری ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے ان سے پہلے ہی فرما دیتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا ہے وہ کہتی تھیں یہی جواب ہمارا بھی ہے۔ فرماتی ہیں کہ اس اختیار کے بعد جب ہم نے آپ کو اختیار کیا تو اختیار طلاق میں شمار نہیں ہوا۔ مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا لوگ آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ اندر تشریف فرما تھے اجازت ملی نہیں۔ اتنے میں حضرت عمر بھی آ گئے اجازت چاہی لیکن انہیں بھی اجازت نہ ملی تھوڑی دیر میں دونوں کو یاد فرمایا گیا۔ گئے دیکھا کہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس بیٹھی ہیں اور آپ خاموش ہیں۔ حضرت عمر نے کہا دیکھو میں اللہ کے پیغمبر کو ہنسا دیتا ہوں۔ پھر کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ کاش کہ آپ دیکھتے میری بیوی نے آج مجھ سے روپیہ پیسہ مانگا میرے پاس تھا نہیں جب زیادہ ضد کرنے لگیں تو میں نے اٹھ کر گردن ناپی۔ یہ سنتے ہی حضور ﷺ ہنس پڑے اور فرمانے لگے یہاں بھی یہی قصہ ہے دیکھو یہ سب بیٹھی ہوئی مجھ سے مال طلب کر رہی ہیں؟ ابوبکر حضرت عائشہ کی طرف لپکے اور عمر حضرت حفصہ کی طرف اور فرمانے لگے افسوس تم رسول اللہ ﷺ سے وہ مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں۔ وہ تو کہیے خیر گزری جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں روک لیا ورنہ عجب نہیں دونوں بزرگ اپنی اپنی صاحبزادیوں کو مارتے۔ اب تو سب بیویاں کہنے لگیں کہ اچھا قصور ہو اب سے ہم حضور ﷺ کو ہرگز اس طرح تنگ نہیں کریں گی۔ اب یہ آیتیں اتریں اور دنیا اور آخرت کی پسندیدگی میں اختیار دیا گیا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 4

### آیت نمبر 29:

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝٢٩

**ترجمہ:** اور اگر تم خدا اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کے طلبگار رہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں ان کیلیے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

### تشریح:

روایات کے مطابق غزوۂ احزاب کے بعد جب بنوقریظہ اور بنونضیر وغیرہ کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے گئے اور ان میں خوشحالی آ گئی تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ کی ازدواج مطہرات نے اپنے نان ونفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو آنحضرت ﷺ کو یہ بات ناگوار گزری۔ آخر کار یہ آیات کریمات نازل ہوئیں جن کو آیات تخییر کہا جاتا ہے۔

اس آیت کے نزول کے وقت حضور ﷺ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں، حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور حضرات ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ابھی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور ﷺ کا نکاح نہیں ہوا تھا۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گفتگو کی اور فرمایا'' میں تم سے ایک بات کہتا ہوں، جواب دینے میں جلدی نہ کرنا، اپنے والدین کی رائے لے لو، پھر فیصلہ کرو'' پھر حضور ﷺ نے ان کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم آیا ہے اور یہ آیت ان کو سنا دی۔ انھوں نے عرض کیا۔ کیا اس معاملہ کو میں اپنے والدین سے پوچھوں؟ میں تو اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہوں۔'' اس کے بعد حضور ﷺ باقی ازواج مطہرات میں سے ایک ایک کے ہاں گئے اور ہر ایک سے یہی بات فرمائی، اور ہر ایک نے وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیا تھا۔

### آیت نمبر 30:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝٣٠

**ترجمہ:**

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں ازواج مطہرات کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ تم میں سے کسی نے بھی اگر کھلی بے حیائی کا ارتکاب کیا تو اس کو دہرا عذاب دیا جائے گا کہ تمہارا مرتبہ اور مقام بہت بلند ہے۔ اور جتنا مرتبہ و مقام بڑا ہوتا ہے اتنی ہی ذمہ داری اور گرفت بھی سخت ہوتی ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے۔ یہاں پر یہ بھی واضح رہے کہ اوپر کی بات تو ازواج مطہرات کو پیغمبر کے ذریعے کہلائی گئی کہ اس کا آپ ﷺ کی زبان مبارک ہی سے کہلایا جانا موزوں اور مناسب تھا۔ لیکن اب یہاں پر اس آیت کریمہ میں انکو براہ راست خطاب کر کے ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ پیغمبر کی بیویاں ہونے کی حیثیت سے ان کا مرتبہ و مقام اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت اونچا ہے۔ اور اس مرتبہ کے اعتبار سے ان کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑی ہیں۔ لہٰذا اگر خدانخواستہ اس سے کوئی جرم سرزد ہو گیا تو اس کی سزا بھی انکو دوسری عام عورتوں کی بنسبت دوہری دی جائے گی۔ والعیاذ باللہ العظیم۔ سو ازواج مطہرات کو تنبیہ فرمائی گئی کہ وہ اس بات کو یاد رکھیں کہ اگر بالفرض ان سے کوئی جرم صادر ہو تو اس کو اس ترازو سے نہیں تولا جائے گا جس سے دوسروں کے جرائم تولے جاتے ہیں بلکہ ان کے اعمال کو الگ باٹ اور الگ ترازو سے تولا جائے گا اور دوسروں کی نسبت ان کو دہرا عذاب دیا جائے گا۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



سو ارشاد فرمایا کہ "ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے" پس کبھی یہ خیال نہ کرنا کہ چونکہ ہم نبی کی بیویاں ہیں اس لیے کوئی پروا نہیں سو محض پیغمبر کی بیویاں ہونے کے اعتبار سے تم میں سے کسی کو اس کے جرم وقصور کی سزا دینا اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں کہ اسکا قانون سب کے لیے ایک اور بے لاگ ہے۔ محض کسی نسبت کی بنا پر وہ کسی سے کوئی رعایت نہیں کرتا۔ پوری امت کے لیے یہ درس عظیم ہے کہ جب نبی کی بیویوں کے لیے بھی ان کی اس قدر بے مثال عظمت شان کے باوجود کوء استثنا نہیں تو پھر اور کسی کے لیے اس کا سوال پیدا ہوسکتا ہے؟ سو اس کا قانون سب کے لیے ایک اور یکساں ہے۔

## آیت نمبر 31:

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

ترجمہ: اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی اس کو ہم دونا ثواب دیں گے اور اس کے لیے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

## تشریح:

اس آیت میں ازواج مطہرات سے خطاب کر کے فرمایا گیا کہ تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں گی اور وہ نیک کام کریں گی تو ان کو ہم دوہرا اجر دیں گے اور ان کے لیے ہم نے بڑی عمدہ روزی بھی تیار کر رکھی ہے۔ سو اس ارشاد میں ازواج مطہرات کے لیے دوہرے اجر اور رزق کریم کی بشارت اور وعدہ ہے جنت میں سدا بہار نعمتوں کے علاوہ ان کو اس دائمی زندگی میں بھی رسول اللہ کی رفاقت ومعیت کا شرف ومرتبہ حاصل رہے گا۔ رزق کا لفظ دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور انعام واحسان کی تعبیر ہے۔ اور اس کے ساتھ لگنے والی کریم کی صفت نے اس کی عظمت کو اور بڑھا دیا ہے کہ یہ اجر وصلہ ان کو بطور صدقہ نہیں بلکہ بطور حق ملے گا اور ہمیشہ کے لیے اور بلا کسی شرط وقید کے اور بغیر کسی اندیشہ احتساب ومواخذہ کے ملے گا۔

## آیت نمبر 32:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی اُمید (نہ) پیدا کرے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔

## تشریح:

جنگ احزاب سے پہلے تک عرب معاشرہ کا یہ حال تھا کہ مسلمان عورتیں بھی اپنی پوری زینت اور میک اپ کے ساتھ بے حجاب پھرتی تھیں۔ مسلم گھرانوں میں بھی غیر مردوں کے داخلہ پر کوئی پابندی نہ تھی۔ ازواج مطہرات بھی اسی طرح گھروں سے باہر جایا آیا کرتی تھیں۔ جسے دوسری عورتیں، اس بے حجابانہ معاشرہ کی اصلاح کے لیے سب پہلے غیر مرد اور غیر عورت کی باہمی گفتگو اور آواز پر پابندی لگائی گئی اور حکم دیا گیا کہ ان کی آواز شیریں اور لوچدار ہونے کی بجائے روکھی اور معقول حد تک بلند ہونا چاہیئے۔ دبی زبان میں ہرگز بات نہ کی جائے۔ جو نرم گوشہ لئے ہوئے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



ہو۔ لوچدار اور شیریں آواز بذات خود دل کا ایک مرض ہے۔ پھر اگر مخاطب کے دل میں پہلے سے ہی اس قسم کا روگ موجود ہو تو وہ صرف اسی لذیذ گفتگو سے کئی غلط قسم کے خیالات اور تصورات دل میں جمانا شروع کر دے گا اگرچہ ربط مضمون کے لحاظ سے اس کا مطلب وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔ تاہم یہ حکم عام ہے۔ اور عورت کی آواز پر اصل پابندی یہ ہے کہ غیر مرد اس کی آواز سننے نہ پائیں۔ نیز اس کی آواز میں نرمی، لوچ، بانکپن اور شرینی نہ ہوئی چاہیئے۔

''اِنِ اتَّقَیْتُنَّ'' کی اس شرط قید سے واضح فرمایا گیا کہ تقوی و پرہیزگاری بہرکیف اصل اساس اور بنیاد ہے۔ اور جب نبی کی زوجات مطہرات کے لئے بھی تقوی و پرہیزگاری شرط ہے تو پھر اور کون ہوسکتا ہے۔ جو دین کی حدود اور پابندیوں سے آزاد رہ کر بزرگی اور پارسائی کا دم بھر سکے۔

## آیت نمبر 33:

**وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾**

**ترجمہ:** اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو اے (پیغمبر کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل صاف کر دے۔

## تشریح:

جنگ احزاب سے پہلے تک عرب معاشرہ کا یہ حال تھا کہ مسلمان عورتیں بھی اپنی پوری زینت اور میک اپ کے ساتھ بے حجاب باہر آیا جایا کرتی تھیں۔ مسلم گھرانوں میں بھی غیر مردوں کے داخلہ پر کوئی پابندی نہ تھی۔ اس آیت کریمہ میں اس بے حجابی کی ممانعت کر دی گئی۔ سو ارشاد فرمایا گیا ''اور دکھاتی نہ پھرنا تم اپنا بناؤ سنگھار اور اپنی سج دھج۔'' ''تبرج کے معنی کھلنے اور واضح ہونے کے آتے ہیں۔ اسی لیے ''برج'' کو برج کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اونچا اور ظاہر ہوتا ہے۔ اور اسی وجہ سے بادبانی کشتی کو ''بارجہ'' کہا جاتا ہے کہ اس کے بادبان دور سے نظر آنے لگتے ہیں۔ سو مطلب یہ ہوا کہ تم بن ٹھن کر سج دھج کے ساتھ اپنے حسن وزیبائش کو دکھاتی نہ پھرنا اور نہ ہی اپنی چال ڈھال میں کوئی خاص چنک مٹک پیدا کرنا کہ یہ سب اسی جاہلیت اولی کے طور طریقے ہیں جو اسلام سے پہلے رائج تھی اور اسلام کی روشنی کے بعد اسکی کوئی گنجائش نہیں۔

اس ارشاد ربانی میں ازواج مطہرات کو اور انکے توسط سے امت کی تمام بہو بیٹیوں کو یہ مقدس تعلیم دی جارہی ہے کہ تم اپنے گھروں میں ٹک کر بیٹھا کرو اور کہیں زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کو دکھاتی نہ پھرنا کہ تمہارا دائرہ کار جو فاطر فطرت نے مقرر فرمایا ہے وہ الگ ہے۔ سو اس ارشاد میں سنانا اور بتانا دراصل ان بیگمات کو ہے اور یہ ان پر تعریض اور ان کی تحقیر ہے جو اس تبرج کی علمبردار اور اس کی دلدادہ ہوتی تھیں اور ہوتی ہیں۔ اور جو ہر زمانے میں رہی ہیں اور رہیں گی۔ سو یہ بالواسطہ طور پر انہی سے خطاب ہے ورنہ ازواج مطہرات کو جن کو قدرت نے افضل الخلائق کے رشتہ زوجیت کے لیے منتخب فرمایا ان کو ایسے تبرج سے کیا لگے۔ سو اس ارشاد سے واضح فرمایا گیا کہ عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے اور اسی میں اس کی عزت وعظمت ہے اللہ ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



سو ارشاد فرمایا گیا اور ''انما'' کے کلمہ حصر کے ساتھ ارشاد فرمایا گیا کہ ''اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ وہ دور فرما دے تم سے گندگی کو اے نبی کے گھر والو''۔ اس ارشاد ربانی میں پیغمبر کے اہل بیت کو مخاطب کر کے نہایت شفقت و محبت کے انداز میں یہ تسلی دی گئی کہ یہ ہدایات جو تمہیں دی جا رہی ہیں، ان سے مقصود کہیں تمہاری زندگی کو قید و بند میں جکڑ نا نہیں، بلکہ اللہ یہ چاہتا ہے کہ اہل بیت نبوت سے ہر قسم کی آلائش کو دور رکھے۔ اور ان کی نہایت اعلیٰ تربیت فرما کر ان کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس اعلیٰ مرتبہ و مقام سے مشرف فرمائے جو ان کے لائق اور زوجیتِ رسول کے شرف و مرتبہ کا مقتضی ہے۔ تاکہ ان کی شان ہر اعتبار سے اعلیٰ و بالا اور نمونہ و مثال ہو۔

## آیت نمبر 34:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

**ترجمہ:** اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو بیشک خدا باریک بین اور باخبر ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں ازواج مطہرات کو ان کے اصل مقصد و منصب کی تذکیر و یاد دہانی کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھنے اور حکمت کی باتیں یاد رکھنے کی تعلیم و تلقین فرمائی گئی۔ ان کے مطابق خود عمل کرنے کے علاوہ ان کو تم دوسروں تک بھی پہنچا سکو کہ اللہ کے رسول وحی کے پاس رہتے ہوئے تمہاری ذمہ داریاں بہت بڑی اور اہم ہیں سو اس سے رسول اللہ ﷺ کی کثرت ازواج کے مقصد پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ اس میں دوسرے مختلف اجتماعی اور اہم مقاصد کے علاوہ ایک بڑا مقصد علوم نبوت کی تعلیم و تبلیغ بھی تھا۔

اللہ بڑا ہی باریک بین نہایت ہی باخبر ہے۔ اس لیے اس کے ارشاد و تعلیم فرمودہ احکام و فرامین کا کوئی بدل ممکن ہی نہیں۔ اور اس نے مردوں اور عورتوں کے لیے جو الگ الگ دائرہ ہائے کار رکھا ہے وہ اپنے اسی لطف کامل اور وہی ان میں سے ہر ایک کی فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اور اپنے اس دائرہ فطرت کی حدود کی پابندی ہی میں انکا بھلا اور فائدہ ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس نے عورتوں کی کارگزاری کو جو ان کے گھروں کے اندر تک محدود رکھا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی کوئی خدمت اس سے مخفی رہ سکتی ہے۔ نہیں بلکہ وہ ان کی ہر خدمت اور ہر عمل سے پوری طرح باخبر ہے کہ وہ بڑا ہی باریک بین انتہائی باخبر ہے۔ پس تم اس کے بھروسے پہ اپنا فرض صدق دل سے انجام دیے چلے جاؤ۔ وہ تمہاری جملہ ضروریات کی کفالت خود فرمائے گا۔

## اَلتَّمَارِيْنُ

## اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| تُرِدْنَ | تم چاہتی ہو | تَعَالَيْنَ | تم آؤ | اُمَتِّعْكُنَّ | میں تمھیں کچھ مال دوں |
| اُسَرِّحْكُنَّ | میں تمھیں رخصت کروں | سَرَاحًا | رخصتی | اَعَدَّ | تیار کیا |
| يَّقْنُتْ | فرماں برداری کرتا ہے یا کرے گا | اَعْتَدْنَا | ہم نے مہیا (تیار) کر رکھا ہے | لَسْتُنَّ | تم (مؤنث) نہیں ہو |
| اِنِ اتَّقَيْتُنَّ | اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو | فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ | دبی زبان سے (نرم لہجے میں) بات نہ کرو | قَرْنَ | تم (مؤنث) ٹھہری رہو |
| لَا تَبَرَّجْنَ | زینت (سج دھج) نہ دکھاتی پھرو | الرِّجْس | ناپاکی | لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ | تم سے دور کرے، لے جائے |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# ﴿مشقی سوالات﴾

## مختصر سوالات و جوابات

**س1۔ اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی ﷺ کو کن دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے بارے میں کیا فرمایا؟ گوجرانوالہ 2010**

**ج۔ ازواج النبی ﷺ کو ہدایت**

اللہ تعالیٰ نے ازواج النبی ﷺ کو درج ذیل دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے بارے میں کیا فرمایا:

ا۔ اگر وہ مال و دولت اور دنیا کی زینت چاہتی ہیں تو مال لے کر نبی اکرم ﷺ کے گھر سے رخصت ہو جائیں۔

۲۔ اگر اللہ، اس کے رسول اور آخرت کی طلب گار ہیں تو اللہ نے نیکوکاروں کے لیے آخرت میں بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

غزوہ احزاب کے بعد بنو نضیر اور بنو قریضہ کی فتوحات کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کی وجہ سے عام مسلمانوں میں خوشحالی آ گئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے بھی مطالبہ کیا کہ ہمارے نان و نفقہ میں اضافہ کر دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کے نکاح میں اس وقت چار بیویاں تھیں۔ آپ ﷺ کو یہ بات ناگوار لگی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت نازل کر کے نبی ﷺ کی بیویوں کو دو باتوں میں سے ایک بات قبول کرنے کا اختیار دیا۔

**س2۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو کن احکام و آداب کی تلقین فرمائی ہے؟**

**ج۔ ازواج مطہرات کو احکام و آداب کی تلقین**

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کو مندرجہ ذیل احکام و آداب کی تلقین کی ہے:

ا۔ تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ حرکت (نبی کی نافرمانی) کرے گی۔ اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی۔ ہم اس کو دوہرا اجر دیں گے۔

۲۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو ہو سکتا ہے کہ دل کی خرابی کا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے۔ لہٰذا تم غیر ضروری بات نہ کیا کرو۔

۳۔ اپنے گھر میں ٹھہری رہو اور جاہلیت کی سج دھج اختیار نہ کرو۔

۴۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

**س3۔ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ o کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''اے نبی ﷺ کی ازواج (مطہرات) تم نہیں ہو دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی مانند۔''

**س4۔ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ o کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔''

**س5۔ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰي o کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''اور سابق دور جاہلیت کی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## اضافی سوالات

س6۔ اہل بیت سے کون مراد ہیں؟

ج۔ اہل بیت سے مراد

اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات کے ساتھ ساتھ حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ اور جناب حضرت امام حسن و حسینؓ بھی شامل ہیں۔

س7۔ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ کا مفہوم کیا ہے؟ لاہور بورڈ 2005ء، 2009

ج۔ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ کا مفہوم

اس آیت کریمہ میں امہات المومنین کو اپنے گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا جا رہا ہے یعنی عورت کا اصل دائرہ عمل اس کا گھر ہے اور اسی دائرے میں رہ کر اسے اپنے فرائض انجام دینے چاہییں ان کے لئے ضروری ہے بغیر ضروری وجہ کے اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔

س8۔ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ o کا ترجمہ تحریر کریں۔ گوجرانوالہ بورڈ 2009

ج۔ ترجمہ: ''اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی سے) نرم نرم باتیں نہ کرو۔''

## کثیر الانتخابی سوالات

**سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔**

1۔ ضِعْفَیْنِ کا معنی ہے:

(الف) تم آؤ　(ب) تم نہیں ہو　(ج) دوگنا　(د) رخصتی

2۔ اُمہات المؤمنین کے احکامات کا تذکرہ سورۃ ۔۔۔ میں آیا ہے: گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2009

(الف) انفال　(ب) احزاب　(ج) ممتحنہ　(د) مریم

3۔ ازواج مطہرات سے ارشاد ہے کہ وہ پروقار طریقے سے ٹھہری رہیں: لاہور بورڈ 2004ء

(الف) خیموں میں　(ب) مسجدوں میں　(ج) حجروں میں　(د) گھروں میں

4۔ اے پیغمبر کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ حرکت کرے گی، اس کو ۔۔۔ سزا دی جائے گی۔

(الف) دوگنا　(ب) تین گنا　(ج) چار گنا　(د) پانچ گنا

5۔ اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) ۔۔۔۔ باتیں نہ کرو:

(الف) اُونچی اُونچی　(ب) آہستہ آہستہ　(ج) نرم نرم　(د) تیز تیز

6۔ اے (پیغمبر کے) اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ۔۔۔۔ دور کر دے۔ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010

(الف) ناپاکی　(ب) مٹی　(ج) غربت　(د) امارت

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 4

7۔ اے پیغمبر کی بیویو! تم جاہلیت (کے دنوں) میں جس طرح اظہار تجمل کرتی تھیں اُس طرح۔۔۔۔۔۔نہ دکھاؤ۔

(الف) زینت (ب) چہرہ (ج) دولت (د) خوبصورتی

8۔ اے عورتو! تمھارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں۔

(الف) فراموش کردو (ب) بھلا دو (ج) یاد رکھو (د) پس پشت ڈال دو

9۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو بنا کر بھیجا:

(الف) شاہد و مبشر (ب) بشیر و نذیر (ج) سراج و منیر (د) یہ سب کچھ

10۔ صحبت سے پہلے طلاق ہو جائے تو مطلقہ کی عدت ہوتی ہے:

(الف) چار ماہ دس دن (ب) تین ماہ (ج) دو ماہ (د) عدت نہیں ہوتی

### جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ج | 2 | ب | 3 | د | 4 | ا | 5 | ج | 6 | ا |
| 7 | ا | 8 | ج | 9 | د | 10 | د | | | | |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 5

## رکوع نمبر 5: آیات نمبر 35 تا 40

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ | وَالْمُسْلِمٰتِ | وَالْمُؤْمِنِيْنَ | وَالْمُؤْمِنٰتِ | وَالْقٰنِتِيْنَ | وَالْقٰنِتٰتِ | وَالصّٰدِقِيْنَ |
| بیشک مسلمان مرد | اور مسلمان عورتیں | اور مومن مرد | اور مومن عورتیں | اور فرمانبردار مرد | اور فرمانبردار عورتیں | اور راست باز مرد |

(جولوگ خدا کے آگے سر اطاعت خم کرنیوالے ہیں یعنی) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز مرد

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَالصّٰدِقٰتِ | وَالصّٰبِرِيْنَ | وَالصّٰبِرٰتِ | وَالْخٰشِعِيْنَ | وَالْخٰشِعٰتِ | وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ | وَالْمُتَصَدِّقٰتِ |
| اور راست باز عورتیں | اور صبر کرنے والے مرد | اور صبر کرنے والی عورتیں | اور عاجزی کرنے والے مرد | اور عاجزی کرنے والی عورتیں | اور خیرات کرنے والے مرد | اور خیرات کرنے والی عورتیں |

راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَالصَّآئِمِيْنَ | وَالصّٰٓئِمٰتِ | وَالْحٰفِظِيْنَ | فُرُوْجَهُمْ | وَالْحٰفِظٰتِ | وَالذّٰكِرِيْنَ | اللّٰهَ |
| اور روزے رکھنے والے مرد | اور روزے رکھنے والی عورتیں | اور حفاظت کرنے والے مرد | اپنی شرم گاہوں کی | اور حفاظت کرنے والی عورتیں | اور یاد کرنے والے مرد | اللہ [illegible] |

اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| كَثِيْرًا | وَّالذّٰكِرٰتِ | اَعَدَّ اللّٰهُ | لَهُمْ | مَّغْفِرَةً | وَّاَجْرًا | عَظِيْمًا (۳۵) |
| بہت | اور یاد کرنے والی عورتیں | تیار کیا اللہ نے | ان کے لیے | بخشش | اور اجر | عظیم |

والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کیلئے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَمَا | كَانَ | لِمُؤْمِنٍ | وَّلَا | مُؤْمِنَةٍ | اِذَا | قَضَى اللّٰهُ |
| اور نہیں | ہے | مومن کے لیے | اور نہ | اور نہ مومنہ کے لیے | جب | مقرر کر دیں اللہ |

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَرَسُوْلُهٗٓ | اَمْرًا | اَنْ يَّكُوْنَ | لَهُمُ الْخِيَرَةُ | مِنْ | اَمْرِهِمْ | وَمَنْ |
| اور اس کا رسول | کوئی حکم | کہ ہو | ان کے لیے کوئی اختیار | سے | ان کے کام | اور جو کوئی |

خدا اور اس کے رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 5

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| يَّعْصِ اللّٰهَ | وَرَسُوْلَهٗ | فَقَدْ | ضَلَّ | ضَلٰلًا | مُّبِيْنًا (۳۶) | وَ اِذْ |
| نافرمانی کرے اللہ | اور اس کے رسول کی | تو بے شک | وہ گمراہ ہوا | گمراہ | صریح | اور جب |

اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔اور جب

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَقُوْلُ | لِلَّذِیْٓ | اَنْعَمَ اللّٰهُ | عَلَيْهِ | وَ اَنْعَمْتَ | عَلَيْهِ | اَمْسِكْ |
| تم کہتے ہو | اس شخص کو | انعام کیا اللہ نے | جس پر | اور تو نے احسان کیا | جس پر | رہنے دے |

تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلَيْكَ | زَوْجَكَ | وَاتَّقِ اللّٰهَ | وَ تُخْفِیْ | فِیْ | نَفْسِكَ | مَا اللّٰهُ |
| اپنے پاس | اپنی بیوی | اور ڈر اللہ سے | اور تو پوشیدہ رکھتا تھا | میں | اپنے دل | وہ کہ جو اللہ سے |

اور خدا سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو خدا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مُبْدِيْهِ | وَ تَخْشَى | النَّاسَ | وَاللّٰهُ | اَحَقُّ | اَنْ تَخْشٰهُ | فَلَمَّا |
| ظاہر کرنے والا تھا | اور تو ڈرتا تھا | لوگوں سے | اور اللہ | زیادہ حق دار | کہ تم اس سے ڈرو | پھر جب |

ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے۔حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو پھر جب

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قَضٰى | زَيْدٌ | مِّنْهَا | وَطَرًا | زَوَّجْنٰكَهَا | لِكَیْ | لَا يَكُوْنَ |
| پوری کرلی | زیدؓ نے | اس سے | حاجت | ہم نے اس سے تیرا نکاح کیا | تا کہ | نہ ہو |

زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دیدی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کر دیا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ | حَرَجٌ | فِیْٓ | اَزْوَاجِ | اَدْعِيَآئِهِمْ | اِذَا | قَضَوْا |
| مومنوں پر | تنگی | میں | بیویوں | ان کے منہ بولے بیٹے | جب وہ | پوری کرلیں |

تا کہ مومنوں کیلئے انکے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنْهُنَّ | وَطَرًا | وَ كَانَ | اَمْرُ اللّٰهِ | مَفْعُوْلًا (۳۷) | مَا كَانَ | عَلَى النَّبِیِّ |
| ان سے | حاجت | اور ہے | اللہ کا حکم | ہو کر رہنے والا | نہیں ہے | نبی پر |

وہ ان سے (اپنی) حاجت (متعلق) نہ رکھیں (یعنی طلاق دیدیں) کچھ تنگی نہ رہے۔اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔پیغمبر پر

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنْ | حَرَجٍ | فِیْ | مَا | فَرَضَ اللّٰهُ | لَهٗ | سُنَّةَ اللّٰهِ |
| کچھ | تنگی | اس (کام) میں | جو | مقرر کیا اللہ نے | اس کے لیے | اللہ کا دستور |

اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے ان کیلئے مقرر کر دیا۔اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| فِی الَّذِیْنَ | خَلَوْا | مِنْ قَبْلُ | وَ | کَانَ | اَمْرُ اللّٰهِ |
| ان لوگوں میں جو | گزر چکے | پہلے | اور | ہے | اللہ کا حکم |

اور خدا کا حکم ٹھہر چکا ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قَدَرًا | مَّقْدُوْرًا (۳۸) | الَّذِیْنَ | یُبَلِّغُوْنَ | رِسٰلٰتِ | اللّٰهِ | وَ یَخْشَوْنَهٗ |
| فیصلہ | مقرر کیا گیا | جو لوگ | پہنچاتے ہیں | پیغام | اللہ کے | اور اسی سے ڈرتے ہیں |

اور جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ لَا | یَخْشَوْنَ | اَحَدًا | اِلَّا اللّٰهَ | وَ کَفٰی | بِاللّٰهِ | حَسِیْبًا (۳۹) |
| اور نہیں | ڈرتے | کسی ایک | مگر اللہ سے | اور کافی ہے | اللہ | حساب لینے والا |

اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مَا کَانَ | مُحَمَّدٌ | اَبَآ | اَحَدٍ | مِّنْ | رِّجَالِکُمْ | وَ لٰکِنْ |
| نہیں ہیں | محمد ﷺ | باپ | کسی ایک کے | میں سے | تمھارے مردوں | اور لیکن |

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کے پیغمبر

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| رَّسُوْلَ اللّٰهِ | وَ | خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ | وَ کَانَ اللّٰهُ | بِکُلِّ شَیْءٍ | عَلِیْمًا (۴۰) |
| اللہ کے رسول ہیں | اور | مہر نبیوں کی | اور اللہ ہے | ہر چیز کو | جاننے والا |

اور نبیوں (کی نبوت) مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# تشریحات

## آیت نمبر 35:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ترجمہ: (جو لوگ خدا کے آگے سرخم کرنے والے ہیں یعنی) مسلمان مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

## تشریح: شان نزول:

اسما بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج نبی کریم ﷺ سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں؟ عرض کیا کہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردون کا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کیے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ اسلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے۔ دوسرا ایمان کہ وہ اعتقادِ صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے، تیسرا مرتبہ قنوت یعنی اطاعت ہے۔ اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ صدق نیت وصدق اقوال وافعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ اطاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو رضائے الٰہی کے لیے اختیار کیا جائے، اس کے بعد پھر چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو اطاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے، اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جو اللہ تعالٰی کے عطا کیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریق فرض ونفل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض ونفل دونوں کو شامل ہے۔ نویں مرتبہ ہفتہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے، سب سے آخر میں دسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، قرات قرآن، علم دین کا پڑھنا پڑھانا، نماز، وعظ، نصیحت، میلاد شریف، نعت شریف، پڑھنا سب داخل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جب کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے۔

سو اس ارشاد سے واضح فرما دیا گیا کہ ان اوصاف اخلاق و کردار کے مالک اور ایسے اور ایسے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے اللہ تعالٰی نے بڑی بخشش اور اجر عظیم تیار فرما رکھا ہے۔ اور وہ اپنے کرم سے ان لوگوں کی ان نیکیوں کی بناء پر ان کے ان گناہوں اور لغزشوں اور کوتاہیوں کی بخشش فرما دے گا جو بشری تقاضوں کی بنا پر صغائر کی صورت میں ان سے سرزد ہوئے ہوں گے اور ان کو وہ اپنے فضل و کرم سے جنت کی عظیم الشان اور سدا بہار نعمتوں سے نواز دے گا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### آیت نمبر 36:

**وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝**

ترجمہ: اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔

### تشریح:

عرب معاشرہ میں کثیر تعداد غلاموں کی تھی۔ اور غلاموں کو ایک حقیر اور دوسرے درجہ کی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی غلام آزاد کر دیا جاتا ، جسے مولیٰ کہا جاتا تھا، تو بھی آزاد لوگوں کا معاشرہ اسے اپنے آپ میں جذب کرنے کے لیے تیار نہ ہوتا تھا۔ اسلام اس معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کرنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ اس اصلاح کا آغاز نبی کی ذات اور اس کے گھرانہ سے کیا جائے۔ حضور ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کے لیے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو منگنی کا پیغام بھیجا تو ان کے بھائی اور خود حضرت زینب نے رشتہ سے انکار کر دیا حضرت زینب کا تعلق قریش کے اونچے خاندان سے تھا۔ وہ رسول اللہ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ جبکہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلامی کا داغ لگ چکا تھا۔ مگر آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ یہ نکاح ہو جائے تا کہ اسطرح اسلامی عدل و مساوات کا عملی ثبوت مہیا ہو اور آزاد کردہ غلاموں کو حقیر سمجھنے کی رسم عملاً ٹوٹے اور مٹے۔ تو اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہ ایک اصولی اور بنیادی ہدایت فرمائی گئی کہ کسی مومن مرد اور عورت کو اپنے اس معاملے کے بارے میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کے اس معاملے سے متعلق کوئی حکم و ارشاد صادر ہو جائے۔ تو اس پر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی وغیرہ فوری اس نکاح کے لیے تیار ہو گئے۔ حضور ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرا دیا۔ حضور ﷺ نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درہم، ایک جوڑا کپڑا، پچاس مُد (ایک پیمانہ ہے) کھانا، تیس صاع کھجوریں بھی آپ ﷺ نے خود عطا فرمائیں۔

یہ آیت کریمہ نازل اگرچہ اس خاص واقعہ میں ہوئی مگر اس کا حکم عام ہے اور یہ اسلامی قانون اور اسلامی نظام حیات کے لیے ایک بہت بڑی اور اہم بنیاد ہے کہ کسی بھی مسلمان فرد یا جماعت یا حکومت یا پارلیمنٹ وغیرہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مقابلے میں اپنی آزادی رائے برتے اور اپنی مرضی چلائے پس معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔

### آیت نمبر 37:

**وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝**

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



ترجمہ: اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دو اور خدا سے ڈرو اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب وہ ان سے (اپنی) حاجت (متعلق) نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) کچھ تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔

حضور ﷺ نے اسلامی عدل و مساوات کی مثال قائم کرنے کے لیے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب سے کرادی۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ہو تو گئی تھی مگر دونوں کی طبیعتوں میں موافقت نہ ہونے کی وجہ سے ان دونوں کا نباہ نہ ہو سکا، یہاں تک کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلاق دینے کے لیے تیار ہو گئے۔ حضور ﷺ کو یہ شاق ہوا کہ زینب پہلے تو اس رشتے کے لیے سرے سے راضی نہ تھیں اور میرے کہنے پر رضا مندی ظاہر کی اور اب ان کو طلاق ملنے کی بھی نوبت آ گئی۔

اس آیت کریمہ میں حضرت زید پر کیے گئے احسانات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ سو ارشاد فرمایا گیا کہ "جب آپ کہہ رہے تھے اس شخص سے جس پر اللہ نے بھی احسان فرمایا اور آپ نے بھی" یعنی حضرت زید بن حارثہ جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام و ایمان کی نعمت سے نوازنے کا انعام فرمایا تھا اور حضور ﷺ نے ان پر انھیں آزادی بخشنے اور اتنے اونچے رشتے کا احسان فرمایا تھا۔

اس لیے آپ ﷺ حضرت زید کو سمجھا رہے تھے کہ اللہ سے ڈرو، بیوی کو طلاق نہ دو، بلکہ اس کو اپنے عقد ہی میں رکھو۔ لیکن منافق مردوں اور عورتوں نے اپنے سوئے باطن کی بنا پر ایک طرف تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلامی کے طعنے دے دے کر اذیت پہنچائی۔ جس پر صبر و برداشت سے کام لینے پر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ پاک کی طرف سے یہ صلہ دیا گیا کہ ان کا ذکر اللہ کے پاک قرآن مجید میں آیا ہے۔

دوسری طرف ان لوگوں نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی طرح طرح کے طعنے دیے جس پر انہوں نے بھی صبر و برداشت ہی سے کام لیا۔ تو اس پر ان کو ایک طرف تو زوجیت رسول ﷺ کے شرف عظیم سے نوازا گیا، جس سے وہ ام المومنین قرار پائیں۔ اور دوسری طرف ان کو یہ منفرد اعزاز ملا کہ ان کا نکاح آسمان میں ہوا۔ اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ "ہم نے ان کو آپ ﷺ نے نکاح میں دے دیا" اسی لیے روایات میں آتا ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوسری ازواج مطہرات پر فخر جتاتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا۔

اس آیت کریمہ میں ایک اور اہم مسئلہ بیان ہوا ہے۔ حضرت زینب کی طلاق اور پھر حضور ﷺ سے نکاح کا معاملہ۔ جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق ہو گئی، ادھر اللہ پاک کو یہ منظور تھا کہ طلاق کے بعد حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آنحضرت ﷺ سے ہو۔ تاکہ ایک طرف اتو اس سے حضرت زینب کی اس صدمے میں دلجوئی ہو جائے جو کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت زید کی طلاق کی وجہ سے لاحق ہوا تھا اور دوسری طرف زمانہ جاہلیت کی وہ رسم بھی عملی طور پر ٹوٹے جس کے مطابق متنبلے یا لک بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا جائز نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور اللہ پاک نے وحی کے ذریعے آپ ﷺ کو اپنے اس ارادے سے باخبر بھی فرما دیا۔

مگر آنحضرت ﷺ اپنے اس طبعی شرم و حیا کی بنا پر جو کہ قدرت کی طرف سے آپ ﷺ کی طبعِ مبارک میں بطور خاص ودیعت فرمایا گیا تھا، نیز کفار شرار کے اس طعن و تشنیع اور مخالفانہ پروپیگنڈے کے پیش نظر جو کہ اس نکاح کے بعد انہوں نے کرنا تھا کہ لو جی محمد نے اپنے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے شادی رچالی وغیرہ وغیرہ۔ تو اس بنا پر آپ ﷺ طبعی طور پر اس سے ڈرتے تھے۔ اس پر یہاں آپ ﷺ سے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ کو معلوم تھا وہ کچھ جو آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اس کا حق دار اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ آپ ﷺ اسی سے ڈرتے۔ سو یہاں پر دل میں جس بات کے چھپانے کا ذکر ہے اس سے مراد یہی نکاح زینب کا ارادہ خیال ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 38:

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿۳۸﴾

ترجمہ: پیغمبر ﷺ پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے ان کے لیے مقرر کر دیا اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے اور خدا کا حکم ٹھہر چکا تھا۔

### تشریح:

حضور ﷺ نے جب حضرت زینب سے شادی کی تو آپ ﷺ کی پہلے سے چار بیویاں نکاح میں تھیں۔ حضرت زینب کا نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ذریعہ ہی عرب معاشرت کی جاہلانہ رسم کا مٹانا چاہتا تھا۔ لیکن اس کار خیر پر بھی منافقین طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ اس آیت کریمہ میں اس مسئلے کی وضاحت بیان کر دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض انبیاء علیہم السلام کو نکاح کے بارے میں وسعتیں فرمائیں۔ دوسروں سے زیادہ عورتیں ان کے لیے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیویاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیویاں تھیں یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سوا دوسروں کو روا نہیں، نہ کوئی اس پر معترض ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لیے جو حکم فرمائے اس پر اعتراض کی کیا مجال۔ سابقہ انبیاء میں بھی اللہ کی سنت یہی رہی ہے کہ اللہ کا حکم بہر حال انہیں سرانجام دینا ہوتا تھا خواہ اس سلسلہ میں کتنی ہی مشکلات پیش آئیں اور پریشانیاں لاحق ہوں۔

یہ یہودی ہی تھے جنہوں نے سید عالم ﷺ پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انھیں بتایا گیا کہ یہ حضور سید عالم ﷺ کے لئے خاص ہے جیسا پہلے انبیاء کے لیے تعداد ازواج میں خاص احکام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ان کے لیے مباح کیا اور باب نکاح میں جو وسعت انھیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

## آیت نمبر 39:

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿۳۹﴾

(اور) جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں آنحضور ﷺ کی تعریف کی جارہی ہے اور ساتھ ہی نصرت خداوندی کی یقین دہانی کرائی جارہی ہے۔ حضور ﷺ کی حضرت زینب سے شادی اللہ تعالیٰ کی منشا سے ہوئی تھی۔ اس شادی کے متعلق اگرچہ یہودیوں اور منافقوں نے طرح طرح سے طعن کیا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے اللہ کے دین حق کو قائم کر دیا۔

آپ ﷺ کی تعریف ہو رہی ہے جو اللہ کی مخلوق کو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور امانت اللہ کی ادائیگی کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور سوائے اللہ کے کسی کا خوف نہیں کرتے، کسی کی سطوت و شان سے مرعوب ہو کر پیغام اللہ کا پہنچانے میں خوف نہیں کھاتے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد کافی ہے۔ اس منصب کی ادائیگی میں سب کے پیشوا بلکہ ہر اک امر میں سب کے سردار حضرت محمد ﷺ ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



خیال فرمائیے کہ مشرق ومغرب کے ہر ایک بنی آدم کو حضورﷺ نے اللہ کے دین کی تبلیغ کی۔اور جب تک اللہ کا دین چار دانگ عالم میں پھیل نہ گیا، آپ مسلسل مشقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں مصروف رہے۔آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوم ہی کی طرف آتے رہے لیکن حضورﷺ ساری دنیا کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے تھے۔قرآن میں فرمان الٰہی ہے کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔سوارشاد فرمایا گیا اور کافی ہے اللہ حساب لینے کو۔پس اس کے ساتھ اپنا معاملہ صاف رکھنے کی ضرورت ہے۔کسی اور سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝**

محمدﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

## تشریح:

یہ آیت کریمہ دو طرح کی تعلیمات کی حامل ہے۔اول سیاق وسباق کے حوالے سے دوم معنویت کے لحاظ سے۔حضورﷺ کی کوئی نرینہ بالغ اولاد نہیں تھی۔سوارشاد فرمایا گیا کہ "محمدﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں"۔اور جب وہ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تو پھر بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنے کا سوال ہی کیا پیدا ہو سکتا ہے؟ کہ آپﷺ کے صلبی بیٹوں میں سے کوئی شادی کی عمر کو پہنچا ہی نہیں تھا۔طیب، طاہر، قاسم، اور ابراہیم چاروں صاحبزادے بچپن ہی میں اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے حقیقی اور صلبی نہیں تھے بلکہ وہ آپ کے متبنی اور لے پالک تھے جو حقیقی اور صلبی بیٹے کی طرح نہیں ہوتا۔اور اس پر حقیقی بیٹے کے احکام جاری نہیں ہوتے۔اور اس کی بیوی حقیقی بیٹے کی بیوی کی طرح نہیں ہوتی۔تو پھر ان کی مطلقہ یعنی حضرت زینب کے ساتھ آپ کے اس نکاح پر اس شور وغوغا کی گنجائش ہی کیا ہو سکتی ہے جو اشرار واعداء نے اس بارے بپا کیا؟ پس اس ارشاد سے اس تمام شور وشر کی جڑ نکال دی گئی۔

ارشاد فرمایا گیا "اور وہ سب نبیوں کے خاتم ہیں" "خاتم" کے معنی آتے ہیں جس سے کسی چیز پر مہر لگا دی جائے" کہ جس طرح مہر لگ جانے کے بعد نہ کوئی اور چیز اس میں داخل کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کے اندر کوئی چیز باہر نکالی جا سکتی ہے۔سو اسی طرح آنحضرتﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکے گا۔قیامت تک آپ ہی کی نبوت جاری وساری رہے گی۔آپﷺ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے گا تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج دجال و کذاب ہوگا۔اور ختم نبوت کا یہی وہ واضح اور صریح مفہوم ہے جو دوسری نصوص قرآن وسنت سے ثابت اور معروف ہے۔

اور آج تک جمہور امت کا اس پر اجماع رہا ہے اور مختلف قرآنی نصوص وتصریحات کے علاوہ خود آنحضرتﷺ نے اپنی احادیث کریمہ کے ذریعے بھی اس کی طرح طرح سے توضیح وتشریح فرمائی ہے۔مثلاً صحیح بخاری ومسلم وغیرہ کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور انبیائے سابقین کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے ایک بڑا عمدہ اور خوبصورت محل بنایا ہو۔مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ کو خالی دیکھ کر اس پر تعجب کرتے ہوں۔تو فرمایا یعنی میں ہی وہ اینٹ ہوں جس سے نبوت کے اس عظیم الشان قصر اور بے مثل عمارت کی تکمیل کر دی گئی ہے۔اب میرے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔گویا اس آیت کریمہ میں ختم نبوت کی واضح اور صریح انداز میں تعلیم فرما دی۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# اَلتَّمَارِیْنُ

## اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| اَلْقٰنِتٰتِ | مطیع فرمانبردار عورتیں | اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ | صدقہ دینے والے | اَلْخِیَرَةُ | اختیار |
| اَمْسِکْ | تو روک رکھ | تُخْفِیْ | تو چھپاتا ہے | مُبْدِیْ | ظاہر کرنے والا |
| وَطَرًا | حاجت | خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ | آخری نبی | | |

## مشقی سوالات

### مشقی سوالات کے مختصر جوابات

**س1۔ سورۃ احزاب میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے کیا اوصاف بیان ہوئے ہیں اور اس کے لیے انہیں کس اجر کی نوید سنائی گئی ہے۔ لاہور بورڈ 2010**

**ج۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کے اوصاف**

اس سبق میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے درج ذیل اوصاف بیان ہوئے ہیں:

۱۔ وہ مسلم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے والے ہیں۔
۲۔ وہ مومن ہیں یعنی درست عقیدہ رکھنے والے ہیں۔
۳۔ وہ مطیع و فرمانبردار ہیں۔
۴۔ وہ قول و فعل میں سچے اور دیانت دار ہیں۔
۵۔ وہ صبر کرنے والے ہیں۔
۶۔ وہ عاجزی سے اللہ کے سامنے جھکنے والے ہیں۔
۷۔ وہ صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں۔
۸۔ وہ روزہ رکھنے والے ہیں۔
۹۔ وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
۱۰۔ وہ اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔

**اجر کی نوید**

ایسے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

**س2۔ اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلوں کے بارے میں اہل ایمان کا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے؟**
**لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008، 2010 گوجرانوالہ 2009**

**ج۔ اہل ایمان کا کیا طرزِ عمل**

اللہ و رسول کے فیصلوں کے بارے میں اہل ایمان کا درج ذیل طرزِ عمل ہونا چاہیے:

وہ حکم جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے دیا جائے اسے بغیر حیل و حجت کے تسلیم کرنا فرض ہے چاہے ان کا نفس اسے تسلیم کرنے کے لیے آمادہ ہو یا نہ ہو۔ جس نے اپنی مرضی کو اللہ اور اس کے رسول کے تابع نہ بنایا، اس نے گمراہی کا راستہ اختیار کیا۔

**س3۔ سورۃ احزاب میں حضرت زید کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کی وضاحت کریں۔ لاہور 2009، گوجرانوالہ 2010**

**ج۔ حضرت زید کے بارے میں وضاحت**

۱۔ حضرت زیدؓ کا حضرت زینبؓ سے نکاح کرنا حضرت زید نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے کر دیا۔ حضرت زینبؓ نے اپنے رویے سے احساس دلانا شروع کر دیا کہ میں نسبی طور پر حضرت زیدؓ سے افضل ہوں۔ لہٰذا دونوں کے تعلقات میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



۲۔ حضرت زیدؓ کا حضرت زینبؓ کو طلاق دینا

حضرت زیدؓ نے طلاق دینے کو ہی مسئلے کا حل سمجھا تاکہ وہ ذہنی کوفت سے نجات پالیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت زینبؓ کو طلاق دیدی۔ ایک غلام کا اعلیٰ نسب والی خاتون کو طلاق دینا اس کے خاندان کے لیے بڑے صدمے کی بات تھی۔ لہٰذا حضرت محمد ﷺ نے حضرت زینبؓ کی دلجوئی کے لیے خود نکاح کرنے کا ارادہ کرلیا۔

**س4۔ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ o کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''اور جب اللہ اور اس کے رسولؐ نے کسی بات کا قطعی حکم دے دیا ہو تو پھر کسی مومن اور مومن عورت اپنے امر کا خود اختیار نہیں رہتا۔''

**س5۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ o کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''نہیں ہیں محمد کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ ہو اللہ کے رسول اور ختم النبیین ہیں۔''

**س6۔ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ o کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: ''وہ لوگ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں وہ نہیں ڈرا کرتے کسی سے اللہ کے سوا۔''

## اضافی سوالات

**س1۔ سُنَّةَ اللّٰهِ سے کیا مراد ہے؟**

**ج۔ سُنَّةَ اللّٰهِ سے مراد**

اس کے لفظی معنیٰ ہے ''اللہ کی سنت یا طریقہ'' اس سورت کے تناظر میں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت میں تبدیلی نہیں کرتا بلکہ پہلی قوموں کو نافرمانی کی بناء پر جو سزائیں دی گئیں ان پر بھی وہ طریقہ جاری ہوسکتا ہے۔

**س2۔ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کا کیا مفہوم ہے؟ لاہور بورڈ 2005**

**ج۔ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کا مفہوم**

اس کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہونے والے سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو کر اس پر مہر لگ چکی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

**س3۔ کون وہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے؟**

**ج۔ قرآن مجید میں صحابی کا نام**

حضرت زید بن حارثہ وہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے۔

**س4۔ حضرت زیدؓ کا ذکر کس سورۃ میں ہے؟ گوجرانوالہ، دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ حضرت زیدؓ کا ذکر قرآنی سورۃ میں**

حضرت زیدؓ کا ذکر سورۃ الاحزاب میں آیا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



س5۔ اَلْقٰنِتٰتِ سے مراد ہے: گوجرانوالہ 2008

ج۔ اَلْقٰنِتٰتِ سے مراد

''اَلْقٰنِتٰتِ'' کا لفظی معنی ہے ''فرمانبرداری کرنے والی عورتیں'' قنوت، ایسی عبادت کو کہتے ہیں جس میں نافرمانی کی آمیزش نہ ہو۔ وہ محض مان کر رہ جانے والیاں نہیں ہیں بلکہ عملاً اطاعت کرنے والیاں ہیں۔

س6۔ درج ذیل آیت میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیے گئے دو نکات کی وضاحت کیجیے۔ لاہور، دوسرا گروپ 2008

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ o کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج۔ ترجمہ: ''محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں پہلا نکتہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی پاک ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔

دوسرا نکتہ یہ بیان ہوا ہے کہ حضور ﷺ خاتم الانبیا ہیں۔

س7۔ معنی تحریر کیجیے: تُخْفِىْ اور مُبْدِىْ گوجرانوالہ 2009

ج۔ تُخْفِىْ اور مُبْدِىْ کا معنی ہے تو چھپاتا ہے اور ظاہر کرنے والا

## کثیر الانتخابی سوالات

☆ درج ذیل میں سے درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں: لاہور دوسرا گروپ 2005ء

(الف) مردوں کے (ب) عورتوں کے

(ج) شخصوں کے (د) مردوں اور عورتوں کے

2۔ سورۃ الاحزاب میں ذکر ہے: لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010، گوجرانوالہ بوڈ پہلا گروپ 2010

(الف) حضرت زیدؓ بن حارثہ (ب) حضرت بلالؓ (ج) حضرت علیؓ (د) حضرت اُسامہؓ

3۔ وہ کون سے صحابی رسول ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے؟

(الف) حضرت زیدؓ بن حارثہ (ب) حضرت بلالؓ (ج) حضرت علیؓ (د) حضرت اُسامہؓ

4۔ حضور ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے:

(الف) حضرت زیدؓ حارثہ (ب) حضرت بلالؓ (ج) حضرت علیؓ (د) حضرت اُسامہ

5۔ حضور ﷺ کی آمد سے تصور اُبھرا: لاہور بورڈ 2010

(الف) قومیت کا (ب) عالمگیریت کا (ج) ایک قوم کا (د) قبائل کا



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



6۔ حضرت زید بن حارثہ کا ذکر کس سورۃ میں آیا ہے؟ لاہور بورڈ 2005، 2008 گوجرانوالہ بورڈ 2009

(الف) سورۃ الانفال (ب) سورۃ الاخلاص (ج) سورۃ یٰسین (د) سورۃ الاحزاب

7۔ خاتم النبیین کس پیغمبر کو کہا جاتا ہے؟

(الف) حضرت محمد ﷺ (ب) حضرت عیسیٰ (ج) حضرت موسیٰ (د) حضرت نوحؑ

8۔ جو کوئی خدا اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ:

(الف) وہ گناہ گار ہوا (ب) صریح گمراہ ہو گیا (ج) جہنم میں گیا (د) وہ ہلاک ہوا

9۔ پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے:

(الف) ان کیلئے مقرر کیا ہے (ب) انھیں انعام کر دیا (ج) احسن طریقے سے بتا دیا (د) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ رسول ﷺ نے کس صحابی کو اپنا متبنیٰ بنایا؟

(الف) حضرت اُسامہؓ (ب) حضرت بلالؓ (ج) حضرت علیؓ (د) حضرت زیدؓ

11۔ کس صحابی رسول ﷺ کے ساتھ حضرت زینب کی شادی ہوئی؟

(الف) حضرت زیدؓ (ب) حضرت بلالؓ (ج) حضرت علیؓ (د) حضرت اُسامہؓ

12۔ وہ لوگ جو ہمیشہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہوں، انہیں کہتے ہیں:

(الف) الذاکرین (ب) متصدقین (ج) المنفقین (د) الخاشعین

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ا | 2 | ا | 3 | ا | 4 | ا | 5 | ب | 6 | د |
| 7 | ا | 8 | ب | 9 | ا | 10 | د | 11 | ا | 12 | ب |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 6

## رکوع نمبر 6: آیات نمبر 41 تا 52

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یٰۤاَیُّھَا | الَّذِیْنَ | اٰمَنُوا | اذْکُرُوا اللّٰہَ | ذِکْرًا کَثِیْرًا (۴۱) | وَّ سَبِّحُوْہُ | بُکْرَۃً |
| اے | وہ لوگ جو | ایمان لائے ہو | ذکر کرو اللہ کا | بہت زیادہ ذکر | اور اس کی پاکی بیان کرو | صبح |

اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَّ اَصِیْلًا (۴۲) | ھُوَ الَّذِیْ | یُصَلِّیْ | عَلَیْکُمْ | وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ | لِیُخْرِجَکُمْ | مِّنَ الظُّلُمٰتِ |
| اور شام | وہ جو | رحمت بھیجتا ہے | تم پر | اور اسکے فرشتے | تاکہ نکالے تم کو | اندھیرے سے |

اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہو، وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِلَی النُّوْرِ | وَ کَانَ | بِالْمُؤْمِنِیْنَ | رَحِیْمًا (۴۳) | تَحِیَّتُھُمْ | یَوْمَ | یَلْقَوْنَہٗ |
| روشنی کی طرف | اور وہ ہے | مومنوں پر | مہربان | ان کا تحفہ | جس دن | وہ ملیں گے اس کو |

روشنی کی طرف لے جائے۔ اور خدا مومنوں پر مہربان ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سَلٰمٌ | وَ اَعَدَّ لَھُمْ | اَجْرًا | کَرِیْمًا (۴۴) | یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ | اِنَّآ | اَرْسَلْنٰکَ |
| سلام ہے | اور تیار کیا اس نے ان کے لیے | اجر | عمدہ | اے پیغمبر | بے شک | ہم نے بھیجا |

جس روز وہ اُس سے ملیں گے اُن کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اے پیغمبر ہم نے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| شَاھِدًا | وَّ مُبَشِّرًا | وَّ نَذِیْرًا (۴۵) | وَّ دَاعِیًا | اِلَی اللّٰہِ | بِاِذْنِہٖ | وَ سِرَاجًا |
| گواہی دینے والا | اور خوشخبری دینے والا | اور ڈرانے والا | اور دعوت دینے والا | اللہ کی طرف | اس کے حکم سے | اور چراغ |

تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مُّنِیْرًا (۴۶) | وَ | بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ | بِاَنَّ لَھُمْ | مِّنَ اللّٰہِ | فَضْلًا | کَبِیْرًا (۴۷) |
| روشن | اور | مومنوں کو خوشخبری دو | کہ ان کے لیے ہے | اللہ کی طرف سے | فضل | بڑا |

اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کیلئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ لَا | تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ | وَ الْمُنٰفِقِیْنَ | وَ دَعْ | اَذٰھُمْ | وَ تَوَکَّلْ | عَلَی اللّٰہِ |
| اور نہ | کہا ماننا کافروں کا | اور منافقوں کا | اور نہ نظر کرنا | ان کا تکلیف دینا | اور بھروسہ کر | اللہ پر |

اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ اُن کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ کَفٰی | بِاللّٰہِ | وَکِیْلًا (۴۸) | یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْٓا | اِذَا | نَکَحْتُمُ |
| اور کافی ہے | اللہ | کارساز | اے وہ لوگ جو | ایمان لائے ہو | جب | نکاح کرو |

ہی کارساز کافی ہے۔ مومنو جب تم مومن عورتوں سے نکاح

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الْمُؤْمِنٰتِ | ثُمَّ | طَلَّقْتُمُوْھُنَّ | مِنْ | قَبْلِ | اَنْ | تَمَسُّوْھُنَّ |
| مومن عورتوں | پھر | طلاق دے دو تم ان کو | سے | اس سے پہلے | کہ | تم ان کو ہاتھ لگاؤ |

کر کے اُن کو ہاتھ لگانے (یعنی ان کے پاس جانے) سے پہلے طلاق دیدو

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 6

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فَمَا | لَكُمْ | عَلَيْهِنَّ | مِنْ عِدَّةٍ | تَعْتَدُّوْنَهَا | فَمَتِّعُوْهُنَّ | وَ سَرِّحُوْهُنَّ |
| پس نہیں | تمہارے لیے | ان پر | کوئی عدت | تم پوری کراؤ ان سے | پس فائدہ دو ان کو | اور رخصت کرو ان کو |
| تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ۔ ان کو کچھ فائدہ (یعنی خرچ) دے کر اچھی طرح رخصت کرو۔ | | | | | | |
| سَرَاحًا | جَمِيْلًا (۴۹) | يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ | اِنَّآ | اَحْلَلْنَا | لَكَ | اَزْوَاجَكَ |
| رخصت | اچھی طرح | اے پیغمبر | بے شک | ہم نے حلال کی | تیرے لیے | تیری بیویاں |
| اے پیغمبر ہم نے تمھارے لیے تمھاری بیویاں جن کو تم نے انکے مہر دے دیئے ہیں حلال کردی ہیں | | | | | | |
| الّٰتِيْٓ | اٰتَيْتَ | اُجُوْرَهُنَّ | وَ مَا | مَلَكَتْ | يَمِيْنُكَ | مِمَّآ |
| وہ جن کو | تو نے دے دیئے | ان کے مہر | اور جن کا | مالک ہوا | تمہاری لونڈیاں | اس میں سے جو |
| اور تمھاری لونڈیاں جو خدا نے تم کو (کفار سے بطور مال غنیمت) دلوائی ہیں | | | | | | |
| اَفَآءَ اللّٰهُ | عَلَيْكَ | وَ بَنٰتِ | عَمِّكَ | وَ بَنٰتِ | عَمّٰتِكَ | وَ بَنٰتِ |
| دلوائی ہیں اللہ نے | تجھ پر | اور بیٹیاں | تیرے چچا کی | اور بیٹیاں | تیری پھوپھیوں کی | اور بیٹیاں |
| اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور | | | | | | |
| خَالِكَ | وَ بَنٰتِ | خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ | هَاجَرْنَ | مَعَكَ | وَ امْرَاَةً | مُّؤْمِنَةً |
| تیرے ماموں کی | اور بیٹیاں | تیری خالاؤں کی اور جنھوں نے | ہجرت کی | تیرے ساتھ | اور کوئی عورت | مومنہ |
| تمھارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمھارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں (سب حلال ہیں)۔ اور کوئی مومن عورت | | | | | | |
| اِنْ | وَّهَبَتْ | نَفْسَهَا | لِلنَّبِيِّ | اِنْ | اَرَادَ النَّبِيُّ | اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا |
| اگر | بخش دے | اپنے آپ کو | نبی کے لیے | اگر | چاہے نبی | کہ نکاح کرلے اس سے |
| اگر اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر بھی ان سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہے لیکن) | | | | | | |
| خَالِصَةً | لَّكَ | مِنْ دُوْنِ | الْمُؤْمِنِيْنَ | قَدْ | عَلِمْنَا | مَا فَرَضْنَا |
| خاص ہے | تیرے لئے | سوائے۔ علاوہ | مومنوں کے | بے شک | ہمیں علم ہے | ہم نے جو مقرر کیا |
| یہ اجازت (اے محمدؐ) خاص تم ہی کو ہے، سب مسلمانوں کو نہیں ہم نے انکی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کردیا ہے | | | | | | |
| عَلَيْهِمْ | فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ | وَ | مَا | مَلَكَتْ | اَيْمَانُهُمْ | لِكَيْلَا |
| ان پر | انکی بیویوں پر | اور | جو | مالک ہوئے | انکے دائیں ہاتھ | تا کہ نہ |
| ہم کو معلوم ہے (یہ) اس لیے (کیا گیا ہے) کہ تم پر | | | | | | |
| يَكُوْنَ | عَلَيْكَ | حَرَجٌ | وَ كَانَ | اللّٰهُ | غَفُوْرًا | رَّحِيْمًا (۵۰) |
| نہ رہے | تجھ پر | تنگی | اور ہے | اللہ | بخشنے والا | مہربان |
| کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ | | | | | | |
| تُرْجِيْ | مَنْ | تَشَآءُ | مِنْهُنَّ | وَ تُئْوِيْٓ | اِلَيْكَ | مَنْ تَشَآءُ |
| تو علیحدہ | جس کو | تو چاہے | ان میں سے | اور تو رکھے | اپنے پاس | جس کو تو چاہے |
| (اور تم کو یہ بھی اختیار ہے کہ) جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو۔ | | | | | | |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ مَنِ | ابْتَغَیْتَ | مِمَّنْ | عَزَلْتَ | فَلَا جُنَاحَ | عَلَیْکَ | ذٰلِکَ |
| اور جسے | تو طلب کرے | ان میں سے جس کو | تو نے علیحدہ کر دیا | تو کچھ گناہ نہیں | تجھ پر | یہ |

اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَدْنٰٓی | اَنْ | تَقَرَّ | اَعْیُنُھُنَّ | وَ لَا | یَحْزَنَّ | وَ یَرْضَیْنَ |
| قریب ہے | کہ | ٹھنڈی رہیں | ان کی آنکھیں | اور نہ | وہ غمناک ہوں | اور وہ خوش رہیں |

یہ (اجازت) اس لیے ہے کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمناک نہ ہوں۔ اور جو کچھ تم ان کو دو اسے لے کر سب خوش رہیں۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بِمَآ | اٰتَیْتَھُنَّ | کُلُّھُنَّ | وَ اللّٰہُ | یَعْلَمُ | مَا | فِیْ |
| ساتھ اس کے | تو ان کو دے | سب کی سب | اور اللہ | جانتا ہے | جو کچھ | میں |

اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے خدا اسے جانتا ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قُلُوْبِکُمْ | وَ | کَانَ اللّٰہُ | عَلِیْمًا | حَلِیْمًا [51:33] | لَا یَحِلُّ | لَکَ النِّسَآءُ |
| تمھارے دلوں | اور | اللہ ہے | جاننے والا | بردبار | نہیں جائز | تیرے لیے عورتیں |

اور خدا جاننے والا بردبار ہے۔ (اے پیغمبرؐ) ان کے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنْۢ بَعْدُ | وَ | لَآ | اَنْ | تَبَدَّلَ | بِھِنَّ | مِنْ اَزْوَاجٍ |
| ان کے سوا | اور | نہ | کہ | تو بدل لے | ان کے ساتھ | اور بیویاں |

سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَّ لَوْ | اَعْجَبَکَ | حُسْنُھُنَّ | اِلَّا | مَا مَلَکَتْ | یَمِیْنُکَ | وَ |
| اور اگرچہ | اچھا لگے تجھ کو | ان کا حسن | مگر | جن کا مالک ہوا | تیرا دائیں ہاتھ۔ لونڈیاں | اور |

خواہ ان کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے، مگر وہ جو تمھارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے)۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ کَانَ اللّٰہُ | عَلٰی | کُلِّ | شَیْءٍ | رَّقِیْبًا [52:33] | | |
| اور اللہ ہے | پر | ہر | چیز | نگہبان | | |

اور خدا ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 41:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾

ترجمہ: اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا۔

### تشریح:

صبح و شام تسبیح کرنے سے مراد دائما تسبیح کرتے رہنا ہے۔ اور تسبیح کے معنی اللہ کی پاکیزگی بیان کرنے کے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرتے رہا کرو تم لوگ اللہ کو بہت کثرت سے"۔ ہر حال میں اور دل و جان سے۔ کہ اس کی یاد ہی اصل مقصود اور تمام احکام و عبادات کی اصل روح و جان ہے۔

ذکر خداوندی کے سوا ہر عبادت کے لیے خاص شرائط و آداب کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس میں نہ کسی خاص وقت اور جگہ کی پابندی ہے اور نہ کسی خاص طریقہ کی۔ نہ اس میں کچھ خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے نہ کسی مشقت و کلفت کا کوئی سوال۔ بلکہ لذت اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔ لہٰذا چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، لیٹے بیٹھے ہر حال میں اس کی یاد دلشاد سے اپنے باطن کی آبادی اور اپنے قلب و روح کی قوت و تازگی کا سامان کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ایسے ہی کرتے رہنا چاہیے۔ شیطان کی چالوں مقابلے میں مومن کی اصل سپر اور ڈھال یاد خداوندی ہی ہے۔

## آیت نمبر 42:

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾

ترجمہ: اور صبح شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

### تشریح:

یعنی حق تعالیٰ نے اتنا بڑا احسان فرمایا کہ ایسے عظیم الشان پیغمبروں اور پیغمبروں کے سردار محمد ﷺ کو تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا۔ اس پر اس کا شکر ادا کرو۔ اور منعم حقیقی کو کبھی نہ بھولو، اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، رات، دن صبح، ہمہ اوقات اس کو یاد رکھو۔

صبح و شام اللہ کی تسبیح کا حکم شاید اس لیے بھی دیا گیا کہ صبح و شام کے ان دونوں وقتوں میں ایک طرف تو دن رات کے ادلنے بدلنے میں قدرت کے عظیم الشان مظہر سامنے آتے ہیں اور نہایت واضح ثبوت ملتا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں طرح طرح سے تبدیلی فرماتا ہے۔ مگر وہ خود نہیں بدلتا اور دوسری طرف یہ دونوں وقت فرشتوں کے اجتماع و حضور کے اور بڑے مبارک وقت ہوتے ہیں۔ اور تیسری طرف شب و روز کے دونوں کناروں کے ذکر سے باقی تمام اوقات اس میں خود بخود آ جاتے ہیں۔ تسبیح و تقدس کی سب سے بڑی صورت نماز ہے جس میں انسان اپنے ظاہر و باطن اور قلب و قالب ہر اعتبار سے اپنے خالق و مالک کی عبادت و بندگی میں مشغول ہوتا ہے۔ اس لیے یہاں پر تسبیح سے بعض اہل علم کے نزدیک نماز ہی مراد لی گئی ہے۔ اور یہ عام کے بعد خاص کے ذکر کے قبیل سے ہے کہ ذکر خداوندی تو سانس کی طرح ہر وقت مطلوب ہے لیکن نماز کے لیے اللہ اور اس کے رسول نے خاص خاص اوقات مقرر فرما دیے ہیں جنکی جامع تعبیر صبح و شام کے اندر تمام نمازوں کے اوقات منضبط کر دیے گئے ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



آیت نمبر 43:

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

ترجمہ: وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور خدا مومنوں پر مہربان ہے۔

تشریح:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کے بارے میں ارشاد ہو رہا ہے۔ بندہ جب اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نتیجے میں اپنے بندوں پر اپنی رحمت فرماتا ہے اور یہ رحمت فرشتوں کے توسط سے نازل ہوتی ہے اور یہ اللہ کی رحمت ہی کا نتیجہ ہے کہ بندوں کو کفر کی جہالتوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ علم و ایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے اور اس میں ہر آن اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔

لہٰذا اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ "تا کہ وہ نکال لائے تم اندھیروں سے روشنی کی طرف"۔ یعنی کفر و شرک، الحاد و بے دینی، معاصی و ذنوب اور فسق و فجور کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں اور اندھیروں سے نکال کر ایمان و توحید اور سنت و عمل صالح کی روشنی کی طرف لائے۔

سو ہم پر لازم ہے کہ ہم سوچیں کہ ہمارا رب کس قدر مہربان ہے۔ وہ اپنی رحمت و عنایت اور کرم و احسان سے ہم سب کو کفر و شرک کے ان مہیب اندھیروں سے اس طرح نکالتا ہے۔ جو کہ ظاہری اور حسی اندھیروں سے کہیں بڑھ کر خطرناک اور ہلاکت خیز ہیں۔ ان مہربانیوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم لوگ اس کے حکم و ارشاد کے آگے صدق دل سے جھک جائیں کہ اسی میں ہمارا بھلا اور فائدہ ہے۔

ارشاد فرمایا گیا "اور وہ بڑا ہی مہربان ہے ایمان والوں پر" اللہ تعالیٰ کی غالب صفت رحم کرنا ہے۔ وہ اپنی رحمت کے صدقے اہل ایمان پر طرح طرح سے نوازتا ہے۔ ان کو دنیا میں ایمان و توحید اور اتباع حق کی توفیق بخشی اور طرح طرح کی عنایتوں سے نوازا اور پھر آخرت کی اس حقیقی اور ابدی زندگی میں وہ انکو وہ کچھ بخشے گا جو کسی کے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ پس ہمیں چاہیے کہ ایسے مہربان خالق و مالک کو ہر حال میں ہمیشہ اور دل و جان سے یاد رکھیں کہ یہ اس کا ہم پر حق اور خود ہمارے اپنے لیے دارین کی سعادت و سرخروئی کی ضمانت ہے۔ اور یہ اس کی رحمت بے پایاں ہی کا ایک مظہر اور نمونہ ہے کہ وہ خود بھی ہم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتوں سے بھی ہمارے لیے دعائیں کراتا ہے۔

آیت نمبر 44:

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

ترجمہ: جس روز وہ اس سے ملیں گے انکا تحفہ (خدا کی طرف سے) اسلام ہوگا اور اس نے ان کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح:

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ اسی صلوٰۃ کی توضیح و تفسیر ہے جو اللہ کی طرف سے مومن بندوں پر ہوتی ہے، یعنی جس روز یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو اس کی طرف سے ان کا اعزازی خطاب سلام سے کیا جائے گا یعنی السلام علیکم کہا جائے گا۔ اللہ سے ملنے کا دن کون سا ہوگا؟ امام راغب وغیرہ نے فرمایا کہ مراد اس سے روز قیامت ہے، اور بعض آئمہ تفسیر نے فرمایا کہ جنت میں داخلہ کا وقت مراد ہے، جہاں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سلام پہنچے گا اور سب فرشتے بھی سلام کریں گے۔ اور بعض حضرات مفسرین نے اللہ سے ملنے کا دن موت کا دن قرار دیا ہے کہ وہ دن سارے عالم سے چھوٹ کر صرف ایک اللہ کے سامنے حاضری کا دن ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ملک الموت جب کسی مومن کی روح قبض کرنے کیلیے آتا ہے تو اول اس کو یہ پیام پہنچاتا ہے کہ تیرے رب نے تجھے سلام کہا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 6

### آیت نمبر 43:

هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

**ترجمہ:** وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور خدا مومنوں پر مہربان ہے۔

**تشریح:**

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کے بارے میں ارشاد ہو رہا ہے۔ بندہ جب اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نتیجے میں اپنے بندوں پر اپنی رحمت فرماتا ہے اور یہ رحمت فرشتوں کے توسط سے نازل ہوتی ہے اور یہ اللہ کی رحمت ہی کا نتیجہ ہے کہ بندوں کو کفر کی جہالتوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ علم وایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے اور اس میں ہر آن اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔

لہٰذا اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ "تا کہ وہ نکال لائے تم اندھیروں سے روشنی کی طرف"۔ یعنی کفر وشرک، الحاد و بے دینی، معاصی وذنوب اور فسق وفجور کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں اور اندھیروں سے نکال کر ایمان وتوحید اور سنت وعمل صالح کی روشنی کی طرف لائے۔

سو ہم پر لازم ہے کہ ہم سوچیں کہ ہمارا رب کس قدر مہربان ہے۔ وہ اپنی رحمت وعنایت اور کرم واحسان سے ہم سب کو کفر وشرک کے ان مہیب اندھیروں سے اس طرح نکالتا ہے۔ جو کہ ظاہری اور حسی اندھیروں سے کہیں بڑھ کر خطرناک اور ہلاکت خیز ہیں۔ ان مہربانیوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم لوگ اس کے حکم وارشاد کے آگے صدق دل سے جھک جائیں کہ اسی میں ہمارا بھلا اور فائدہ ہے۔

ارشاد فرمایا گیا "اور وہ بڑا ہی مہربان ہے ایمان والوں پر" اللہ تعالیٰ کی غالب صفت رحم کرنا ہے۔ وہ اپنی رحمت کے صدقے اہل ایمان پر طرح طرح سے نوازتا ہے۔ ان کو دنیا میں ایمان وتوحید اور اتباع حق کی توفیق بخشی اور طرح طرح کی عنایتوں سے نوازا اور پھر آخرت کی اس حقیقی اور ابدی زندگی میں وہ انکو وہ کچھ بخشے گا جو کسی کے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ پس ہمیں چاہیے کہ ایسے مہربان خالق و مالک کو ہر حال میں ہمیشہ اور دل وجان سے یاد رکھیں کہ یہ اس کا ہم پر حق اور خود ہمارے اپنے لیے دارین کی سعادت وسرخروئی کی ضمانت ہے۔ اور یہ اس کی رحمت بے پایاں ہی کا ایک مظہر اور نمونہ ہے کہ وہ خود بھی ہم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتوں سے بھی ہمارے لیے دعائیں کراتا ہے۔

### آیت نمبر 44:

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖ ج وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

**ترجمہ:** جس روز وہ اس سے ملیں گے انکا تحفہ (خدا کی طرف سے) اسلام ہوگا اور اس نے ان کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

**تشریح:**

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ اسی صلوٰۃ کی توضیح وتفسیر ہے جو اللہ کی طرف سے مومن بندوں پر ہوتی ہے، یعنی جس روز یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو اس کی طرف سے ان کا اعزازی خطاب سلام سے کیا جائے گا یعنی السلام علیکم کہا جائے گا۔ اللہ سے ملنے کا دن کون سا ہوگا؟ امام راغب وغیرہ نے فرمایا کہ مراد اس سے روز قیامت ہے، اور بعض آئمہ تفسیر نے فرمایا کہ جنت میں داخلہ کا وقت مراد ہے، جہاں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سلام پہنچے گا اور سب فرشتے بھی سلام کریں گے۔ اور بعض حضرات مفسرین نے اللہ سے ملنے کا دن موت کا دن قرار دیا ہے کہ وہ دن سارے عالم سے چھوٹ کر صرف ایک اللہ کے سامنے حاضری کا دن ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ملک الموت جب کسی مومن کی روح قبض کرنے کیلیے آتا ہے تو اول اس کو یہ پیام پہنچاتا ہے کہ تیرے رب نے تجھے سلام کہا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



اللہ تعالیٰ کے ہاں اہل ایمان کے لیے ایسی ایسی عظیم الشان اور بے مثال نعمتیں ہونگی جن کا یہاں کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ۔حدیث قدسی میں فرمایا گیا ہے۔''میں نے اپنے نیک بندوں کیلیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا گزر ہی ہوا''۔پھر حضور ﷺ نے اس کی تائید و تصدیق کے لیے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

## آیت نمبر 45:

**يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾**

**ترجمہ:** اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

## تشریح:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ''اے پیغمبر ہم نے آپکو گواہ بنا کر بھیجا ہے''۔یعنی حق و صداقت کا گواہ بنا کر۔معلوم ہوا حق اور صدق وہی ہے جس کو آپ ﷺ نے حق اور صدق بتایا اور اپنے قول و فعل اور عمل و کردار سے اس کو واضح فرمایا ہے۔جس میں سب سے بڑا حق اور تمام صداقتوں کی اساس و بنیاد اللہ پاک کی توحید کی صداقت کبریٰ ہے۔حق کی تعریف و توضیح میں وہی بات معتبر ہے جس کی تعلیم و تلقین آپ ﷺ کی چھوڑی ہوئی سنت کے مطابق ہوگا۔حق و صداقت کی گواہی دینے والا آپ کی ان تعلیمات مقدسہ کا یہ بے مثال خزانہ جو اب تک موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔حق و صداقت کی گواہی اسی طرح دیتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت کے روز بھی سابقہ امتوں اور ان کے نبیوں کے بارے میں آخری اور معتبر شہادت آپ ﷺ ہی کی شہادت ہوگی جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ کے منصب کو بھی بیان کر دیا گیا۔ نبی پاک ﷺ ایمان لانے والوں کو یہ بشارت دیتے ہیں کہ ان سے مصائب کے بادل چھٹ جانے والے ہیں اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی فتح و نصرت سے سرفراز فرمائے گا اور مرنے کے بعد انھیں جنت اور اس کی نعمتیں میسر آنے والی ہیں۔اسی طرح آپ ﷺ دعوت حق کے مخالفین کو دنیا میں بھی ان کے برے انجام اور ذلت و خواری سے ڈراتے ہیں اور آخرت میں جہنم کے عذاب سے بھی۔اور یہ بشارت اور وعید وہ اپنی طرف سے نہیں دیتے بلکہ وہ اللہ کی طرف سے اس بات پر مامور ہے۔

## آیت نمبر 46:

**وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿٤٦﴾**

**ترجمہ:** اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن

## تشریح:

سراج کے معنی چراغ اور منیر کے معنی روشن کرنے والا۔آنحضرت محمد ﷺ کی پانچویں صفت اس میں یہ بیان فرمائی گئی کہ آپ روشن کرنے والے چراغ ہیں اور بعض حضرات نے سراج منیر سے مراد قرآن لیا ہے،مگر نسق کلام سے قریب یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی آنحضرت محمد ﷺ کی صفت ہے۔سوارشاد فرمایا کہ ''بعض حضرات نے سراج منیر یعنی ایک عظیم الشان روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا''۔یعنی ہدایت و ایمان کی اس عظیم الشان روشنی کے ساتھ جس سے لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں کھربوں دلوں کو منور فرمایا گیا۔آج تک بے حد و حساب دنیا اس سے مستفید ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



بہر کیف پیغمبر کو ایک ایسا عظیم الشان اور روشن چراغ بنا کر بھیجا گیا ہے جسکی روشنی سب دنیا جہاں کو روشن اور منور کرنے والی ہے۔ پس جو اس سے منہ موڑے گا۔ وہ خود اپنی ہلاکت اور تباہی کا سامان کرے گا کہ اس کے نتیجے میں وہ دنیا میں طرح طرح کے اندھیروں میں بھٹکے گا اور آخرت میں عذاب جحیم کے ہولناک ابدی انجام سے دوچار ہوگا۔

قرآن حکیم میں آپ ﷺ کو "شمس" سورج کی بجائے لفظ "سراج" "چراغ فرمایا گیا ہے جس کے بارے میں علمائے کرام نے بہت سے اسرار و رموز کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً یہ کہ چراغ تک ہر کسی کی رسائی ممکن اور آسان ہوتی ہے سورج صرف خاص اوقات میں۔ اس سے استفادہ اپنے ارادہ و اکتساب پر موقوف ہوتا ہے۔ جبکہ سورج کا معاملہ اس سے مختلف ہوتا ہے۔ صحیح مزاج والے اور صحت مند انسان کو اس سے کسی وقت ناگواری اور تکلیف نہیں ہوتی جبکہ سورج کی تمازت اور اس کی گرمی سے انسان کو بعض اوقات بچنا اور بھاگنا پڑتا ہے۔ اور اس میں یعنی چراغ میں ہونے کی شان پائی جاتی ہے جبکہ سورج میں یہ بات نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔

## آیت نمبر 47:

**وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾**

**ترجمہ:** اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

## تشریح:

مومنوں پر اللہ کا فضل کبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آفتاب نبوت کو ان لوگوں میں مبعوث فرمایا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب انبیاء سے افضل بنایا اسی طرح آپ کی امت کو دوسری امتوں پر فضیلت اور بزرگی عطا فرمائی۔

سیدنا حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کہ "ہمیں دوسری امتوں پر تین باتوں میں فضیلت ملی۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں اور ہمارے لئے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہمیں پاک کرنے والی ہے جب پانی نہ ملے"۔

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کے لیے فرمایا گیا "اور خوشخبری سنا دو ایمان والوں کو کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے"۔ کہ ایک طرف تو دنیا میں انکو "خیر الامم" کا لقب ملا اور دوسری قوموں اور امتوں پر انکو شہادت حق کے شرف و اعزاز سے نوازا گیا اور ان کو طرح طرح کی ضلالتوں اور گمراہیوں کی تاریکیوں سے نکال کر نور حق و ہدایت کے اجالے میں لانے کی خدمت و سعادت انہی کے سپرد کی گئی۔ اور ان کو ان سب اقوام کے قائد ہونے کا شرف بخشا گیا۔

سو یہ حضور ﷺ کے مبشر ہونے کا ایک پہلو واضح فرما دیا گیا کہ جو لوگ آپ ﷺ کی دعوت پر ایمان لے آئیں ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔ لہٰذا وہ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر گھبرائیں نہیں بلکہ صبر و استقامت ہی سے کام لیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## رکوع نمبر 6

### آیت نمبر 48:

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

ترجمہ: اور کافروں اور منافقوں کا کہانہ ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں نبی اکرم ﷺ کی حوصلہ افزائی فرمائی جارہی ہے۔اے حبیب ان بدبختوں کی شرانگیزیوں اور ایذارسانیوں کو خاطر میں نہ لائیں آپ اپنے عظیم الشان مشن کو جاری رکھیں اور بھروسہ ہمیشہ اللہ وحدہ لاشریک ہی پر رکھیں کہ وہی سب کا مالک اور کارساز ہے۔اور سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت واختیار میں ہے۔پس ان کفار اور منافقین کی نہ کوئی بات ماننی ہے اور نہ ان کی کسی بات کی طرف کوئی توجہ کرنی اور ان پر کان دھرنا ہے۔اور نہ ہی ان کی ایذارسانیوں کو خاطر میں لانا گویا اس آیت کریمہ میں بتایا جارہا ہے کہ ان کی کسی بات کی طرف کوئی توجہ کرنی اور ان پر کان دھرنا ہے۔اور نہ ہی ان کی ایذارسانیوں کو خاطر میں لانا ہے گویا اس آیت کریمہ یں بتایا جارہا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ تو اپنے اس خالق ومالک کی نصرت وحمایت اور تائید ہے جو سب کا کارساز ہے۔وہ ان سے خود ہی نپٹ لے گا اور حق وانصاف اور عدل وحکمت کے تقاضوں کے عین مطابق نپٹے گا۔لہٰذا آپ ﷺ اپنے تمام امور ومعاملات اسی کے حوالے کردیں اور پھر بھروسہ اعتماد اسی پر رکھیں سو اس آیت کریمہ میں حضور ﷺ کے لیے تسکین و تسلی کا جو سامان ہے، وہ بھی اس لفظ سے نمایاں ہے وہیں مخالفین کے لیے قہر ونفاق اور عداوت وہٹ دھرمی کا بھگتان بہرحال بھگتنا ہوگا۔اور بڑی ہی ہولناک شکل میں کیونکہ سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت واختیار میں ہے۔اور کارساز حقیقی سب کا وہی وحدہ لاشریک ہے۔

### آیت نمبر 49:

۴۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ
فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

ترجمہ: مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرکے ان کو ہاتھ لگانے (یعنی انکے پاس جانے) سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ ان کو کچھ فائدہ (یعنی خرچ) دے کر اچھی طرح سے رخصت کردو۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کے لیے نکاح وطلاق کے بارے میں بعض خصوصی ہدایات ارشاد فرمائی گئی ہیں اور اس بارے جو حکم مومن عورتوں کا ہے یہی حکم کتابیہ عورتوں کا بھی ہے مگر مومنہ کی قید لگا کر گویا اس طرف اشارہ فرمادیا گیا کہ مومن کے لیے اصل اور بہتر یہ ہے کہ وہ ایماندار عورت ہی سے نکاح کرے نہ کہ کتابیہ سے۔

الغرض ارشاد ربانی میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تم لوگوں میں سے جو کوئی نکاح کے بعد اپنی بیوی کو ہاتھ لگانے سے قبل یعنی رخصتی اور ملاقات سے پہلے ہی طلاق دے دے تو اس پر عدت کی کوئی پابندی نہیں۔اس صورت میں عورت پر کوئی عدت نہیں جس کو شمار کرنے کی ضرورت ہو۔اس کو اختیار ہے جہاں چاہے چلی جائے اور جس سے چاہے نکاح کرلے۔کسی کو اس سے روکنے کا کوئی حق نہیں۔

اس آیت میں چند امور قابل ذکر ہیں۔پہلا یہ کہ اگرچہ آیت میں مومن عورتوں سے نکاح کا ذکر ہے۔تاہم اگر نکاح کتابیہ عورت سے ہو تو وہ بھی اسی حکم میں داخل ہوگا۔دوسرا یہ کہ ہاتھ لگانے سے پیشتر طلاق دینے سے بھی نصف حق مہر ادا کرنا واجب ہے۔بشرطیکہ حق مہر طے ہو چکا ہو۔ تیسرا یہ کہ اگر حق مہر مقرر ہی نہ کیا گیا ہو تو پھر کچھ نہیں دینا ہوا۔البتہ دونوں صورتوں میں عورت کو کچھ نہ کچھ دے دلا کر خوشی واکرام سے رخصت کرنا

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



چاہیے ۔اور اس کچھ نہ کچھ کی مقدار طلاق دینے والے کی مالی حیثیت کے لحاظ سے ہوگی ۔ چوتھی یہ کہ اگر عورت کو طلاق ہی دینا ہے تو پھر ... الزام نہ لگانا چاہیے ۔ نہ ہی اسے بدنام کر کے گھر سے نکالنا چاہیے جو اس کی آئندہ زندگی پر ناخوشگوار اثر ڈالے ۔اس ہدایت سے مقصود یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان اگر نا چاقی اور جدائی کو نوبت آ جائے تو یہ حتی الامکان ایسے عمدہ طریقے سے ہو کہ فریقین میں سے کسی کے لیے فضیحت کا باعث نہ بنے ۔ بھلے طریقہ سے رخصت کرنے کا یہی مطلب ہے اور پانچواں اور سب سے اہم امر یہ ہے کہ عدت کے دوران بھی مطلقہ عورت اپنے خاوند کی بیوی ہی رہتی ہے ۔اور یہ مرد کا عورت پر حق ہے ۔اس دوران مرد رجوع کا حق بھی رکھتا ہے ۔

**آیت نمبر 50:**

**يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝**

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ ہم نے تمہارے لیے تمہاری بیویاں جن کو تم نے انکے مہر دے دیے ہیں حلال کر دی ہیں اور تمہاری لونڈیاں جو خدا نے تم کو ( کفار سے ) بطور مال غنیمت دلوائی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمھارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہارے خالاؤں کی بیٹیاں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں ( سب حلال ہیں ) اور کوئی مومن عورت اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے ) بشرطیکہ پیغمبر بھی ان سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہیں لیکن ) یہ اجازت ) اے محمد ﷺ ) خاص تم کو ہی ہے سب مسلمانوں کو نہیں ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو ( مہر واجب الاد ) مقرر کر دیا ہے ہم کو معلوم ہے ( یہ ) اس لیے ( کیا گیا ہے ) کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۔

**تشریح:**

اس سے قبل آیت میں عام مسلمانوں کے لیے احکام فرمائے گئے تھے اور اب یہاں سے پیغمبر کے لیے نکاح کے سلسلے میں بعض امتیازات کا ذکر فرمایا جارہا ہے ۔اور یہ دراصل مخالفین کے اس اعتراض کا جواب ہے جو وہ لوگ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے سلسلے میں آنحضرت ﷺ پر کر رہے تھے ۔اس آیت میں بتایا جارہا ہے کہ وہ پابندی عام مومنوں کے لیے ہے نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کہ آپ ﷺ کے لیے اس بارے خصوصی احکام ہیں ۔ان خصوصی احکامات پر کسی کو اعتراض کا حق اس لیے نہیں کہ یہ دونوں قسم کے حکم اللہ پاک ہی کی طرف سے ہیں ۔اور وہ جو چاہے حکم دے ۔

سیدنا زینب بنت جحش جن سے آپ ؐ نے اللہ کے حکم سے نکاح کیا تھا یا جن کا نکاح سات آسمانوں پر ہوا تھا آپ ؐ کی پانچویں بیوی تھیں ۔ عام مومنوں کے لیے چار بیویاں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی بکر سیدہ سودہ بنت زمعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمر اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود تھیں ۔اور عام مومنوں کے لیے چار بیویوں سے زائد کا جواز نہیں تھا ۔اس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ کر دیا ۔ یہ اعتراض کافروں کی طرف سے تو یقیناً تھا تاہم مسلمانوں کو بھی اس کا خیال آ سکتا تھا ۔لہٰذا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرما دی کہ عام مومنوں کے لیے چار تک بیویوں کے جواز کا قانون بھی ہمارا ہی قانون ہے ۔اور نبی ؐ سے ہم جو کچھ کام لینا چاہتے ہیں اور جو ذمہ داریاں اس پر عائد ہوتی ہیں اس کی بنا پر ہم ہی نبی کے لیے اس عام قانون میں استثناء کرنے والے ہیں ۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



اس آیت کی رو سے اللہ نے آپ کو مزید بھی تین قسم کی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت فرما دی۔ پہلی قسم وہ عورتیں جو مال غنیمت کے طور پر آپ کی ملکیت میں آئیں۔ دوسری آپ کے چچاؤں، پھوپھیوں، ماموؤں اور خالاؤں کی بیٹیاں وہجرت کر کے مدینہ آ چکی ہوں۔ سیدہ زینب بنت جحش ایسی ہی تھیں۔ تیسری قسم وہ عورتیں جو ازخود اپنی آپ کو آپ سے نکاح کے لیے پیش کریں اور اگر اپنا نفس ہبہ کرنے والی کوئی عورت آپ کو پسند آ جائے تو اس کا حق مہر کچھ نہیں ہوگا۔ نہ گواہوں کی ضرورت ہوگی اور نہ اس عورت کے ولی کی رضا کی۔ بس عورت کا اپنا نفس ہبہ کر دینا ہی نکاح سمجھا جائے گا۔

## آیت نمبر 51:

**تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُــْٔوِیْٓ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ط ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَآ اٰتَیْتَهُنَّ کُلُّهُنَّ ط وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾**

ترجمہ: (اور تم کو بھی یہ اختیار ہے کہ) جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں یہ (اجازت) اس لیے ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمناک نہ ہوں اور جو کچھ تم ان کو دو اسے لے کر سب خوش رہیں اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا اسے جانتا ہے اور خدا جاننے والا اور بردبار ہے۔

## تشریح:

حضور پاک ﷺ کی چونکہ ایک سے زیادہ بیویاں تھیں اس لیے اسلامی عدل کے تحت آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کے ہاں ٹھہرنے کی باری مقرر کر رکھی تھی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک اور رعایت یہ دی گئی کہ آپ پر سے اپنی بیویوں کے پاس باری باری رہنے کی پابندی اٹھا لی گئی۔ بالفاظ دیگر آپ کی بیویوں کا آپ پر یہ حق ساقط کر دیا گیا کہ فلاں رات آپ باری کے حساب سے فلاں بیوی کے پاس رہیں گے۔ اور اس سقوط حق سے اللہ تعالیٰ کا مقصد نبی اور اس کی بیویوں دونوں پر سے تنگی کا دور ہونا تو واضح ہے اور بیویوں سے تنگی کا دور ہونا اس لحاظ سے ہے کہ جب انھیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ فلاں باری کے دن نبی کا اس کا حق نہیں ہے تو ان کے باہم باقی تنازعات اور چپقلش از خود ختم ہو جائیں گے کیونکہ جب حق ہی نہ رہا تو تنازعات کیسے؟ لیکن آپ نے اللہ تعالیٰ سے دی گئی اس رعایت سے کبھی فائدہ نہیں اٹھایا اور اپنی بیویوں کی باری کو ملحوظ خاطر رکھا جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے واضح ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ کو ایک بیوی کی باری کے دن دوسری بیوی کے ہاں جانا منظور ہوتا تو آپ باری والی بیوی سے اجازت لیا کرتے تھے۔ معاذہ (راوی) کہتے ہیں کہ اس آیت کے اترنے کے بعد میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: ''اگر نبی اکرم آپ سے اجازت لیتے تو آپ کیا کہتیں؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''میں تو کہتی کہ اگر آپ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں تو یہی چاہتی ہوں کہ آپ میرے پاس ہی رہیں''۔

(۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ رسول اللہ جب سفر پر جانا چاہتے تو اپنی عورتوں پر قرعہ ڈالتے جس عورت کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے اور ہر دم عورت کے پاس باری باری ایک ایک دن رات رہتے۔ صرف سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (جو بہت بوڑھی ہو گئی تھیں) اپنا دن رات سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخش دیا تھا۔ ان کی غرض یہ تھی کہ رسول اللہ خوش ہوں۔

اسی طرح حقوق زوجین کے بارے میں بھی آپ ﷺ کو آزادی دی گئی ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کے سارے ہی نکاح اصل میں مصلحت دین کے لیے تھے۔ اس لیے اس بارے بھی معاملہ کہ آپ ﷺ کی صوابدید پر رکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق ہوگا کہ ان کی بارے میں آپ پر عدل و مساوات فرض ولازم ہے ہی نہیں۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



ارشاد فرمایا گیا "اور اللہ بڑا حکمت والا نہایت ہی بردبار ہے"۔ اسی لئے وہ تمہارے دلوں میں چھپی باتوں کے جاننے کے باوجود اور تمہاری دیگر خطاؤں اور لغزشوں کے باوصف فوری طور پر تمہاری گرفت نہیں فرماتا بلکہ حلم و درگزر سے کام لیتا ہے۔

## آیت نمبر 52:

**لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾**

ترجمہ: (اے پیغمبر ﷺ) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرو خواہ ان کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے) اور خدا ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

## تشریح:

اس سے قبل آیات میں یہ بات بیان ہو چکی کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ اگر وہ چاہیں تو حضور ﷺ کی زوجیت میں رہیں اور اگر چاہیں تو آپ سے علیحدہ ہو جائیں۔ لیکن امہات المومنین نے دامن رسول کو چھوڑنا ناپسند فرمایا۔ اس پر انہیں اللہ کی طرف سے ایک دنیاوی بدلہ یہ بھی ملا کہ حضور ﷺ کو اس آیت میں حکم ہوا کہ اب اس کے سوا کسی اور عورت سے نکاح نہیں کر سکتے نہ آپ ان میں سے کسی کو چھوڑ کر اس کے بدلے دوسری لا سکتے ہیں گو وہ کتنی ہی خوش شکل کیوں نہ ہو؟ ہاں لونڈیوں اور کنیزوں کی اور بات ہے اس کے بعد پھر رب العالمین نے یہ تنگی آپ پر سے اٹھا لی اور نکاح کی اجازت دے دی لیکن خود حضور ﷺ نے پھر سے کوئی اور نکاح کیا ہی نہیں۔ اس حرج کے اٹھانے میں اور پھر عمل کے نہ ہونے میں بہت بڑی مصلحت یہ تھی کہ حضور ﷺ کا یہ احسان اپنی بیویوں پر رہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ کے انتقال سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اور عورتیں بھی حلال کر دی تھیں۔

بعض علماء اس آیت کے دو مطلب بیان کرتے ہیں ایک یہ کہ آپ کو جن چار قسم کی بیویوں سے نکاح کر لینے کی اجازت دی جا چکی ہے ان کے علاوہ دوسری عورتیں آپ پر حلال نہیں بس یہی کافی ہے۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ آپ کی بیویاں اس بات پر آمادہ ہو گئی ہیں کہ جو آپ کی طرف سے روکھا سوکھا ملے اس بات پر وہ صابر و شاکر رہیں۔ اور باری کا مطالبہ کر کے بھی آپ کو پریشان نہ کریں نہ اسے وجہ نزاع بنائیں تو اب آپ کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ ان صابر و شاکر بیویوں سے کسی کو طلاق دے دیں اور اس کی جگہ کوئی اور لے آئیں۔ خواہ وہ خوبصورت ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کو بھی اب انھیں بیویوں پر صابر و شاکر رہنا چاہیئے۔

## اَلتَّمَارِيْنُ

## اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا | صبح شام | تَحِيَّتُهُمْ | تحفہ دعا | يَلْقَوْنَهٗ | وہ ملیں گے |
| سِرَاجًا مُّنِيْرًا | روشن چراغ | تَعْتَدُّوْنَ | تم عدت پوری کراتے ہو | وَهَبَتْ | اس (مؤنث) نے ہبہ کیا |
| اَنْ يَّسْتَنْكِحَ | کہ وہ نکاح کرنا چاہے | تُرْجِيْ | تو علیحدہ رکھے | تُؤْوِيْ | تو اپنے پاس جگہ دے |
| عَزَلْتَ | تو نے علیحدہ کیا | اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ | کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں (قرار پائیں) | | |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿مشقی سوالات﴾

**س1۔ اس سبق میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کا کیا مقام و منصب بیان کیا ہے؟**

**ج۔ نبی اکرم ﷺ کا کیا مقام و منصب**

اس سبق میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کا درج ذیل مقام و منصب بیان کیا ہے:

**۱۔ شاہد (گواہ):**

آپ ﷺ کے گواہ ہونے کا مطلب ہے کہ جو وہ کہتے ہیں ان کا اپنا عمل اس پر گواہ ہے اور آپ ﷺ دنیا میں اللہ کے دین کی صداقت کے گواہ ہیں۔

**۲۔ مبشر (خوشخبری سنانے والا)**

آپ ﷺ اپنی اُمت کے نیک لوگوں کو جنت کی بشارت سنانے والے ہیں۔

**۳۔ نذیر (ڈرانے والا)**

آپ ﷺ اپنی امت کے افراد کو احکام الٰہی کی خلاف ورزی کی صورت عذاب الٰہی سے ڈراتے ہیں۔

**۴۔ داعی الی اللہ**

آپ ﷺ لوگوں اللہ کے دین کی طرف بلانے والے ہیں۔

**۵۔ سراجاً منیراً (روشن چراغ)**

چراغ کی بدولت ظاہری اندھیرا دور ہوتا ہے اور آپ ﷺ کی بدولت دلوں کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں۔

**س2۔ اس سبق میں طلاق کا کیا خاص حکم بیان ہوا ہے؟ لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010**

**ج۔ طلاق کا خاص حکم**

اس سبق میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر عورت کو رخصتی سے قبل طلاق ہو جائے تو اس پر کوئی عدت نہیں۔ وہ طلاق کے فوراً بعد کسی بھی مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ایسی عورتوں کے بارے میں حکم دیا کہ اُنہیں کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچایا جائے یعنی کپڑے وغیرہ دیے جائیں تاکہ دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں۔

**س3۔ ان آیات میں رسول کریم ﷺ کے لیے نکاح کے کیا خصوصی ضوابط بیان کیے گئے ہیں؟**

**ج۔ نکاح کے خصوصی ضوابط**

ان آیات میں رسول کریم ﷺ کے لیے نکاح کے درج ذیل خصوصی ضوابط بیان کیے گئے ہیں۔

۱۔ عام مسلمانوں کے لیے ایک وقت میں چار سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز نہیں۔ لیکن آپ ﷺ کو خصوصی طور پر چار سے زائد بیویاں رکھنے کی اجازت دی گئی۔

۲۔ اگر کوئی عورت اپنے آپ کو بغیر مہر کے نبی کریم ﷺ کی زوجیت میں دینا چاہے تو جائز ہے۔ باقی مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں۔

۳۔ آپ ﷺ کو اپنی بیویوں سے غیر مساوی سلوک کی اجازت دی گئی کہ جسے چاہیں اپنے قریب کرلیں جسے چاہیں دور کردیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## اضافی سوالات

س1۔ عدت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ عدت سے مراد

عدت سے مراد وہ مدت کو جس کے دوران کوئی طلاق یافتہ عورت نکاح نہیں کر سکتی۔

س2۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا سے مراد

شاہد کا معنی گواہ ہے جب قیامت کے روز سابقہ اُمتیں اپنے انبیاء کی دعوت کا انکار کر دیں گیں کہ انھیں کسی نبی نے دعوت توحید نہیں دی۔ اس وقت بھرے مجمع میں آپ ﷺ انبیاء کی صداقت کی گواہی دیں گے۔ اس قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے "اے نبی ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے"

س3۔ قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے: وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا○

ج۔ ترجمہ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ اُن کے لیے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔

س4۔ قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے: وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا○ گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2009

ج۔ ترجمہ: "اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا ہی کافی ہے۔"

## کثیر الانتخابی سوالات

☆ درج ذیل میں سے درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ قرآن میں ہے کہ اے ایمان والو! صبح و شام بیان کرو: لاہور پہلا گروپ 2005ء

(الف) اللہ کی پاکی (ب) رسول کی تعریف (ج) اپنے آباؤ اجداد کی تعریف (د) فرشتوں کی صفات

2۔ جس روز مومن اللہ تعالیٰ سے ملیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے تحفہ ہوگا۔ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010

(الف) نظر کرم کا (ب) درود کا (ج) سلام (د) جنت کا

3۔ رخصتی سے قبل عورت کو طلاق دینے کی صورت میں اس کی عدت ہے: گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2009

(الف) ۲ ماہ (ب) ۳ ماہ (ج) ۴ ماہ (د) کوئی نہیں

4۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔۔۔۔۔نکال کر روشنی کی طرف لے جائے:

(الف) اندھیروں سے (ب) گھروں سے (ج) مسجدوں (د) قلعوں سے

5۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے خدا کی طرف سے ہوگا۔

(الف) بڑا اکرم (ب) بڑا ثواب (ج) بڑا اجر (د) بڑا فضل



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 6

6۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہانہ ماننا اور ان کے تکلیف دینے پر:

(الف) غصے میں نہ آنا (ب) لڑائی نہ کرنا (ج) ناراض نہ ہونا (د) نظر نہ کرنا

7۔ مومنو! (جب مومن عورتوں سے) نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے:

(الف) گھر کے کام کرواؤ (ب) عدت پوری کرواؤ (ج) گھر رکھو (د) ان سے مال واپس لو

8۔ عدت کا عرصہ ہوتا ہے۔ گوجرانوالہ، لاہور دوسرا گروپ 2008ء

(الف) 2 ماہ 10 دن (ب) 3 ماہ 10 دن (ج) 4 ماہ 10 دن (د) 5 ماہ 10 دن

9۔ اگر کوئی عورت اپنے آپ کو نبی ﷺ کے لیے ہبہ کر دے تو:

(الف) جائز نہیں ہے (ب) مہر کی ادائیگی ضروری ہے (ج) حلال ہے (د) نکاح ضروری ہے

10۔ وہ مدت جس میں عورت کے لیے نکاح کرنا ممنوع ہے کہلاتی ہے:

(الف) چہلم (ب) عدت (ج) قل خوانی (د) کچھ بھی نہیں

11۔ اے نبی ہم نے آپ کو بھیجا گواہی دینے والا خوشخبری سنانے والا اور۔۔۔۔ بنا کر بھیجا ہے:

(الف) دینے والا (ب) مال دار (ج) سردار (د) ڈرانے والا

### جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ا | 2 | ج | 3 | د | 4 | ا | 5 | د | 6 | د |
| 7 | ب | 8 | ج | 9 | ب | 10 | ب | 11 | د | | |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 7

رکوع نمبر 7: آیات نمبر 53 تا 58

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ | اٰمَنُوۡا | لَا | تَدۡخُلُوۡا | بُیُوۡتَ | النَّبِیِّ | اِلَّاۤ |
| اے لوگو جو | ایمان (لائے ہو) | نہیں | تم جایا کرو (داخل ہوا کرو) | گھروں | نبی کے | مگر |

مومنو پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَنۡ | یُّؤۡذَنَ | لَکُمۡ | اِلٰی | طَعَامٍ | غَیۡرَ | نٰظِرِیۡنَ |
| یہ کہ | اجازت دی | تمھیں | طرف | کھانے کی | نہ | انتظار کرنے والے |

اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنٰىهُ | وَ لٰکِنۡ | اِذَا | دُعِیۡتُمۡ | فَادۡخُلُوۡا | فَاِذَا | طَعِمۡتُمۡ |
| اس کے پکنے کا | اور لیکن | جب | تمھیں دعوت دی جائے | تو داخل ہو | پھر جب | تم کھانا کھا چکو |

لیکن جب تمھارے دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فَانۡتَشِرُوۡا | وَ لَا | مُسۡتَاۡنِسِیۡنَ | لِحَدِیۡثٍ | اِنَّ | ذٰلِکُمۡ | کَانَ |
| تو منتشر ہو جاؤ | اور نہ | جی لگا کر بیٹھے رہو | باتوں کے لیے | بے شک | یہ | ہے |

تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو۔ یہ بات

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یُؤۡذِی | النَّبِیَّ | فَیَسۡتَحۡیٖ | مِنۡکُمۡ | وَ اللّٰهُ | لَا | یَسۡتَحۡیٖ |
| ایذا دیتا | نبی کو | پس وہ شرماتا ہے | تم سے | اور اللہ | نہیں | شرماتا |

پیغمبر کو ایذا دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں۔ (اور کہتے نہیں ہیں) لیکن خدا حق بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مِنَ الۡحَقِّ | وَ اِذَا | سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ | مَتَاعًا | فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ | مِنۡ | وَّرَآءِ |
| حق سے | اور جب | تم مانگو ان سے | سامان | پس ان سے مانگو | سے | پیچھے |

اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| حِجَابٍ | ذٰلِکُمۡ | اَطۡهَرُ | لِقُلُوۡبِکُمۡ | وَ قُلُوۡبِهِنَّ | وَ مَا | کَانَ |
| پردے | یہ تمھارے لیے | بہت پاکیزہ ہے | تمھارے دلوں کے لیے | اور انکے دلوں کے لیے | اور نہیں | ہے (شایان شایان) |

یہ تمھارے اور انکے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| لَکُمۡ | اَنۡ | تُؤۡذُوۡا | رَسُوۡلَ اللّٰهِ | وَ لَاۤ | اَنۡ | تَنۡکِحُوۡۤا |
| تمھارے لیے | یہ کہ | تم تکلیف دو | اللہ کے رسول کو | اور نہ | یہ کہ | تم نکاح کرو |

اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ پیغمبر خدا کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَزۡوَاجَهٗ | مِنۡۢ | بَعۡدِهٖۤ | اَبَدًا | اِنَّ | ذٰلِکُمۡ | کَانَ |
| ان کی بیویوں سے | سے | کے بعد | کبھی | بے شک | یہ | ہے |

بے شک یہ خدا کے نزدیک بڑا (گناہ کا کام) ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عِنْدَ اللّٰهِ | عَظِيْمًا[53:33] | اِنْ | تُبْدُوْا | شَيْئًا | اَوْ تُخْفُوْهُ | فَاِنَّ اللّٰهَ |
| اللہ کے نزدیک | بڑا | اگر | تم ظاہر کرو | کچھ | تم چھپاؤ | تو بے شک اللہ |
| اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو تو (یاد رکھو کہ) خدا | | | | | | |
| كَانَ | بِكُلِّ | شَيْءٍ | عَلِيْمًا[54:33] | لَا | جُنَاحَ | عَلَيْهِنَّ |
| ہے | ہر | چیز سے | باخبر | نہیں | گناہ | ان پر |
| ہر چیز سے باخبر ہے۔ عورتوں پر | | | | | | |
| فِيْٓ | اٰبَآئِهِنَّ | وَ لَآ | اَبْنَآئِهِنَّ | وَ لَآ | اِخْوَانِهِنَّ | وَ لَآ |
| میں | باپوں اپنے | اور نہ | بیٹوں اپنے | اور نہ | بھائیوں اپنے | اور نہ |
| اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ | | | | | | |
| اَبْنَآءِ | اِخْوَانِهِنَّ | وَ لَآ | اَبْنَآءِ | اَخَوٰتِهِنَّ | وَ لَا | نِسَآئِهِنَّ |
| بیٹوں | اپنے بھائیوں کے | اور نہ | بیٹوں | اپنی بہنوں کے | اور نہ | اپنی عورتوں سے |
| اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے | | | | | | |
| وَ لَا | مَا مَلَكَتْ | اَيْمَانُهُنَّ | وَ اتَّقِيْنَ | اللّٰهَ | اِنَّ اللّٰهَ | كَانَ |
| اور نہ | اپنی لونڈیوں | دائیں ہاتھ | اور ڈرتی رہو | اللہ | بے شک اللہ | ہے |
| اور لونڈیوں سے۔ اور (اے عورتو) خدا سے ڈرتی رہو۔ بے شک خدا | | | | | | |
| عَلٰى | كُلِّ | شَيْءٍ | شَهِيْدًا[55:33] | اِنَّ اللّٰهَ | وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ | يُصَلُّوْنَ |
| پر | ہر | چیز | گواہ | بے شک اللہ | اور اس کے فرشتے | درود بھیجتے ہیں |
| ہر چیز سے واقف ہے۔ خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ | | | | | | |
| عَلَى النَّبِيِّ | يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْا | صَلُّوْا عَلَيْهِ | وَ سَلِّمُوْا | تَسْلِيْمًا[56:33] | اِنَّ الَّذِيْنَ |
| نبی پر | اے لوگو | جو ایمان لائے ہو | درود بھیجو اس پر | اور سلام بھیجو | خوب سلام | بے شک جو لوگ |
| مومنو تم بھی اُن پر درود اور سلام بھیجا کرو۔ بے شک | | | | | | |
| يُؤْذُوْنَ | اللّٰهَ | وَرَسُوْلَهٗ | لَعَنَهُمُ اللّٰهُ | فِي الدُّنْيَا | وَ الْاٰخِرَةِ | وَ |
| ایذا دیتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول | اللہ لعنت کرتا ہے | دنیا میں | اور آخرت میں | اور |
| جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں اُن پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور | | | | | | |
| اَعَدَّ لَهُمْ | عَذَابًا | مُّهِيْنًا[57:33] | وَ الَّذِيْنَ | يُؤْذُوْنَ | الْمُؤْمِنِيْنَ | وَ الْمُؤْمِنٰتِ |
| اس نے تیار کیا ان کے لیے | عذاب جہنم | ذلیل کرنے والا | اور جو لوگ | ایذا دیتے ہیں | مومنوں کو | اور مومنات کو |
| ان کیلئے اس نے ذلیل کرنیوالا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں | | | | | | |
| بِغَيْرِ | مَا اكْتَسَبُوْا | فَقَدِ | احْتَمَلُوْا | بُهْتَانًا | وَّ اِثْمًا | مُّبِيْنًا[58:33] |
| بغیر | اس کے کہ انھوں نے کمایا | تو بے شک | اُٹھایا انھوں نے | بہتان | اور گناہ | صریح |
| کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں۔ تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔ | | | | | | |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### آیت نمبر 53:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ز وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿٥٣﴾

ترجمہ: مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے اور تم سے شرم کرتے تھے (اور کہتے نہیں تھے) لیکن خدا سچی بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو یہ تمہارے اور انکے (دونوں کے دلوں کے لیے بہت پاکیزگی کی بات ہے) اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ پیغمبر خدا کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ انکی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو بیشک یہ خدا کے نزدیک بڑا گناہ (کا کام) ہے۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں کئی ایک معاشرتی آداب بیان فرمائے جا رہے ہیں۔ اسی سورہ میں پہلے ازواج النبی کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا کہ عورتوں کا اصل مقام گھر ہے۔ انھیں نہ تو بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا چاہئے اور نہ پہلی جاہلیت کی طرح عورتوں کو بن ٹھن کر باہر نکلنا اور اپنی زینت کی نمائش کرنا چاہئے اور یہ حکم بس باہر نکلنے تک یا آواز پر پابندی تک موقوف تھا۔ اب بھی لوگ سب گھروں میں حتیٰ کہ خود رسول اللہ کے گھروں میں بلا روک ٹوک آتے جاتے تھے اور سیدنا عمر کو بالخصوص یہ بات ناگوار تھی کہ نبی کے گھر میں ہر طرح کے لوگ بلا روک ٹوک داخل ہوا کریں۔ چنانچہ انھیں کی اس کی خواہش کے مطابق وحی الٰہی نازل ہوئی جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر نے نبی اکرم سے عرض کیا ''یا رسول اللہ! آپ کے ہاں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں۔ کیا اچھا ہو، اگر آپ امہات المومنین (اپنی بیویوں) کو پردے کا حکم دیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمایا'' (بخاری)

اس آیت کریمہ میں مزید دو ہدایات دی گئیں۔ ایک یہ کہ اگر صاحب خانہ خود تمہیں بلائے اور بالخصوص کھانے پر مدعو کرے تو تمہیں اس کے ہاں جانا چاہئے اور اس کا یہ بلانا ہی اسکی اجازت ہے دوسری ہدایت یہ تھی کہ جس وقت بلایا جائے اسی وقت آؤ پہلے نہ آؤ۔ ایسا نہ ہونا چاہیے پہلے آ کر دعوت پکنے والے اور کھانے والے برتنوں کی طرف دیکھتے رہو کہ کب کھانا پکتا ہے اور ہمیں کھانے کو ملتا ہے یہ بات بھی صاحب خانہ کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔

اس ضمن میں چوتھی ہدایت یہ ہے کہ جب کھانا کھا چکو تو وہیں دھرنا مار کر بیٹھ نہ جاؤ اور ادھر ادھر کے حالات اور قصے کہانیاں شروع کر دو۔ بلکہ کھانا کھا چکو تو چلتے بنو۔ اور صاحب خانہ کے لیے انتظار اور پریشانی کا باعث نہ بنو۔ کیونکہ دعوت کے بعد انھیں بھی کئی طرح کے کام ہوتے ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



اس آیت کریمہ کو آیہ حجاب کہتے ہیں۔ حجاب کے معنی کسی چیز یا کسی دوسری چیز سے دو چیزوں کے درمیان ایسی روک بنا دینا ہے جس سے دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں۔ اس آیت کی رو سے تمام ازواج النبی کے گھروں کے باہر پردہ لٹکا دیا گیا۔ پھر دوسرے مسلمانوں نے اپنے گھروں کے سامنے پردے لٹکا لیے اور یہ دستور اسلامی طرز معاشرت کا ایک حصہ بن گیا۔ اب اگر کسی شخص کو ازواج مطہرات سے کوئی بات پوچھنا یا کوئی ضرورت کی چیز مانگنے کی ضرورت ہوتی تو اسے حکم ہوا کہ پردہ سے باہر رہ کر سوال کرے۔

اس آیت کریمہ میں اس بات کا درس بھی دیا گیا ہے کہ اہل ایمان نبی کی بیویوں سے نکاح نہیں کر سکتے نبی کی حیات میں یا بعد میں نکاح کرنا گناہ عظیم ہے یہ عمل گناہ عظیم اس لحاظ سے ہے کہ ازواج النبی مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ اور اگر کوئی آدمی ان سے نکاح کرے تو گویا اس نے اپنی ماں سے نکاح کیا۔ پھر جو احترام انھیں اللہ نے بخشا ہے وہ بھی محفوظ نہ رہ سکے گا۔ اور اپنی عاقبت تباہ کرے گا۔

اس آیت کریمہ میں ایک اور معاشرتی مسئلہ فرمایا گیا "اور جب تمہیں ان سے کچھ مانگنا یا پوچھنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا اور پوچھا کرو"۔ پردے کے سلسلے میں اور ایک عمدہ پاکیزہ اور مثالی معاشرہ کے قیام کے لیے قرآن پاک کی ان مقدس تعلیمات کے ضمن میں سب سے پہلی پیش بندی تو یہ فرمائی گئی کہ خاتون اسلام کو اگر کسی غیر محرم سے بات کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو وہ کسی و چاپ کے بغیر صاف اور سیدھی بات کرے۔

سو ارشاد فرمایا گیا کہ "اس میں بڑی پاکیزگی ہے تمہارے دلوں کے لیے بھی اور ان عورتوں کے دلوں کے لیے بھی"۔ یعنی شک و فریب سے محفوظ رہنے کا سامان ہے۔ سو اس تعلیم و ہدایت و تم لوگ دونوں چیز سے محفوظ ہیں یا دلوں کو آفت سے محفوظ رکھنے کے لیے بڑی اہم تعلیم ہے۔ اس کی ہدایت تم دونوں کے خالق کی طرف سے دی جا رہی ہے۔

سو ارشاد فرمایا گیا کہ "اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو کوئی تکلیف پہنچاؤ"۔ خواہ کسی بھی طرح کی ایذا و تکلیف ہو۔ آنحضرت ﷺ کو ایذا اور تکلیف پہنچانا ممنوع اور حرام ہے۔

سو ارشاد فرمایا گیا "اور نہ ہی تمہارے لیے یہ جائز ہے کہ تم ان کی بیویوں سے نکاح کرو ان کے بعد کبھی بھی"۔ یعنی آپ ﷺ کی ایذا رسانی میں داخل ہے۔ نیز اس لیے کہ وہ امت کی اور تمہاری مائیں ہیں۔ تو اپنی ماں سے نکاح کا سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟ اور نبی ﷺ کے محسن اعظم ہیں جن کے ہم پر احسانات کی کوئی حد نہیں۔ اس کی ایذا رسانی سے بڑھ کر کون سا اور کون سا ہو سکتا ہے۔

## آیت نمبر 54:

**اِنۡ تُبۡدُوۡا شَیۡـًٔا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ○**

ترجمہ: اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو تو (یاد رکھو) کہ خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔

## تشریح:

اللہ تعالیٰ ذات کی طرح صفات میں بھی کامل و یکتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا کہ "اللہ ہر چیز کو پوری طرح جانتا ہے"۔ گویا اللہ کی ذات ایسی ذات ہے جس سے کسی کی ظاہری و باطنی کیفیت پوشیدہ نہیں۔ وہی وحدہ لاشریک ہے جو تمہاری ہر بات جانتا ہے اور پوری طرح جانتا ہے۔ خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو کہ اس عالم الغیب والشہادۃ کے یہاں سب ایک برابر ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



آیت کے آخر میں پھر اس مضمون کو دہرایا گیا، کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے ارادوں اور خیالات سے بھی واقف ہے، تم کسی چیز کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ کے سامنے سب ظاہر ہی ہے۔ اس میں تاکید ہے کہ مذکورہ بالا احکام میں کسی قسم کا شک و شبہ یا وسوسہ دل میں پیدا نہ ہونے دیں، اور احکام مذکورہ کی مخالفت سے بچنے کا پورا اہتمام کریں۔ یعنی اگر حضور ﷺ کے خلاف دل میں بھی برا خیال کوئی شخص رکھے گا، یا آپ ﷺ کی ازواج کے متعلق کسی کی نیت میں بھی کوئی برائی چھپی ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے وہ چھپی نہ رہے گی اور وہ اس پر سزا پائے گا۔

## آیت نمبر 55:

**لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝**

ترجمہ: عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے اور (اے عورتو!) خدا سے ڈرتی رہو بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کا ذکر فرمایا گیا جن سے پردے کے بارے میں رعایت ہے۔ روایات میں وارد ہے کہ جب پردے کا حکم نازل ہوا تو باپوں اور بیٹوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم پر بھی یہ پابندی ہے؟ تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان لوگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو پردے کے عام حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ اس طرح چچا اور ماموں کے بارے میں کہا گیا کہ چونکہ وہ باپ کے حکم میں ہیں اس لیے ان کا الگ بیان نہیں فرمایا گیا۔

اس آیت کریمہ میں عورتوں سے مراد ہیں ایماندار اور شریف عورتیں نہ کہ کافر عورتیں بھی اشتراک صنعت کی وجہ سے داخل اور شامل ہو جائیں گی جو نام کی تو مسلمان ہوں گی مگر ان کا اخلاق بگاڑ غیر مسلموں کی طرح ہو۔ ان سے بھی پرہیز کرو۔

آخر میں ازواج مطہرات کو بھی اسی طرح تقویٰ و پرہیزگاری کی تنبیہ و تلقین فرمادی گئی جس طرح کی تنبیہ و تلقین دوسروں کے لیے فرمائی گئی ہے۔ اور یہ کہ اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ اس سے انسان کی کسی بھی جگہ اور کسی بھی طرح چھپ نہیں سکتا۔

## آیت نمبر 56:

**اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝**

ترجمہ: خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود و سلام بھیجا کرو۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں نبی اکرم ﷺ پر درود پاک بھیجنے کے حوالے سے تعلیم دی گئی ہے۔ اللہ پاک کے درود بھیجنے سے مراد ہے آپ ﷺ پر رحمت بھیجنا۔ اور آپ کی ثنا کرنا۔ اور فرشتوں کے درود سے مراد ہے ان کی دعا و استغفار جبکہ عام اہل ایمان کے درود سے مراد آپ ﷺ کے لئے دعا اور آپ کی تعظیم۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



سید عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔ درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔ پس پیغمبر کے لیے درود سلام بہت بڑی نیکی اور عظیم سعادت ہے کہ جو کام خداوند قدوس اور اس کے فرشتے کریں اور جس کے لیے اللہ پاک کی طرف سے اہل ایمان کو حکم وارشاد بھی فرمایا جار ہا ہو اس کی عظمتوں کے کیا کہنے؟

سب سے افضل درود وہی ہے جو پیغمبر نے خود بتایا اور علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ اس کے علاوہ درود شریف کے ایسے تمام الفاظ و صیغ بھی اسی میں داخل اور شامل ہیں جو اپنے معانی کے اعتبار سے درود ابراہیمی کی طرح ہوں کہ ایک تو ان میں اللہ پاک کی طرف استناد پایا جاتا ہو، جیسے کہ درود ابراہیمی میں موجود ہے۔ دوسرے اس میں ''آل'' کا ذکر بھی ہو جیسے درود ابراہیمی میں ہے۔ تیسرے اس میں 'صلوٰۃ'' کے ساتھ ''سلام'' کا بھی ذکر بھی ہو آیت کریمہ میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ہے۔

## آیت نمبر 57:

**اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝**

ترجمہ: اور جو لوگ خدا اور اسکے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کے بارے میں بتایا جارہا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ اللہ کو دکھ پہنچانے کی کئی صورتیں ہیں۔ پہلی صورت شرک ہے کہ اس کی ذات اور صفات میں دوسروں کو شریک بنالیا جائے چنانچہ ایک حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدم کا بیٹا مجھے سخت دکھ پہنچاتا ہے۔ جب کہتا کہ اللہ کی اولاد ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ خلاف معاندانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے والے سب لوگ فی الحقیقت اللہ اور اس کے رسول دونوں کو دکھ پہنچاتے ہیں اور تیسری صورت یہ ہے کہ جو رسول اللہ کو الزام تراشیوں اور طعن و تشنیع سے دکھ پہنچانا فی الحقیقت اللہ کو دکھ پہنچانا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا رسانی کا جرم سب سے بڑا اور نہایت سنگین جرم ہے۔ جس پر ایسے مجرموں کے لیے نہایت سنگین سزا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں راہ حق وثواب سے محروم اور دور تر ہوتے چلے جائیں گے جس کے نتیجے میں ان کو آخرت میں دوزخ کے ہولناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا یہاں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ سو اللہ کی مار اور اس کی لعنت و پھٹکار بہت بڑی اور بہت بری ہے۔ اس سے ہمیشہ فکر کرتے رہنا چاہیے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 58:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو اایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

## تشریح:

یہ آیت بہتان کی تعریف متعین کر دیتی ہے، یعنی جو عیب آدمی میں نہ ہو یا جو قصور آدمی نے نہ کیا ہو وہ اس کی طرف منسوب کرنا بہتان کہلاتا ہے۔ نبی ﷺ نے بھی اس کی تصریح فرمائی۔ ابوداؤد و ترمذی کی روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا غیبت کیا ہے؟ فرمایا "تیرا اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرنا جو اسے ناگوار ہو۔" عرض کیا گیا اور اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو۔ فرمایا: اگر اس میں وہ عیب موجود ہے جو تو نے بیان کیا تو تُو نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔" یہ فعل صرف ایک اخلاقی گناہ ہی ہے جس کی سزا آخرت میں ملنے والی ہو۔ بلکہ اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ اسلامی ریاست کے قانون میں بھی جھوٹے الزامات لگانے کو جرم قرار دیا جائے۔

حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے۔ معلوم ہوا اہلِ ایمان کی ایذا رسانی کا جرم نہایت سنگین جرم ہے اور اس کا انجام بڑا ہی ہولناک ہے۔

## اَلتَّمَارِيْنُ

## اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

| معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ |
|---|---|---|---|---|---|
| تم نے کھانا کھالیا | طَعِمْتُمْ | تمہیں بلایا جائے | دُعِيْتُمْ | اس (کھانے) کے تیار ہونے کا وقت | اِنٰهُ |
| وہ ایذا دیتا ہے | يُؤْذِيْ | جی لگاتے ہوئے | مُسْتَأْنِسِيْنَ | تم منتشر ہو جاؤ | اِنْتَشِرُوْا |
| | | انھوں نے بوجھ اٹھایا، اپنے سر لیا | اِحْتَمَلُوْا | وہ شرماتا ہے | يَسْتَحْيٖ |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿مشقی سوالات﴾

**س ۱۔ ان آیات میں اہل ایمان کو رسول اکرم ﷺ کے گھرانے کے بارے میں کیا ادب سکھایا گیا ہے؟**

ج۔ **رسول اکرم ﷺ کے گھرانے کے آداب**

سورۃ الاحزاب کی ان آیات میں اہل ایمان کو نبی اکرم ﷺ کے گھرانے کے بارے میں درج ذیل آداب سکھائے گئے ہیں:

۱۔ نبی اکرم ﷺ کے گھروں میں بغیر اجازت داخل نہ ہوں۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

۳۔ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں سے نکاح حرام ہے۔

**س 2۔ رسول اکرم ﷺ کے ہاں کھانے کی دعوت پر آنے والوں کو کن آداب کی تعلیم دی گئی ہے؟** لاہور بورڈ 2005ء **(یا)**

**اس آیت میں مسلمانوں کو نبی ﷺ کے گھرانے کے بارے میں کیا آداب سکھائے گئے ہیں؟** لاہور 2008، 2009، گوجرانوالہ 2010

ج۔ **رسول اکرم ﷺ کے گھر آنے کے آداب**

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ﴾**

آیت مبارکہ میں تاکید کی گئی ہے کہ کھانے کی دعوت پر وہی شخص آئے جسے بلایا جائے۔ یہ بات مناسب نہیں کہ بن بلائے چلا جائے۔ دوسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ جب کھانا تیار ہو تب آؤ ایسا نہ ہو کہ تم کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی آکر بیٹھ جاؤ۔ جب کھانا تیار ہو جائے تو پھر نبی ﷺ کے گھر جاؤ اور جب کھانا کھا کر فارغ ہو جاؤ تو وہاں بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف نہ ہو جاؤ۔ اس سے نبی اکرم ﷺ کو اذیت ہوتی ہے لہٰذا تمہیں چاہیے کہ کھانا کھانے کے بعد منتشر ہو جاؤ۔

**س 3۔ نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام کی کیا اہمیت ہے؟ اور اس کے متعلق کیا حکم ہے؟**

ج۔ **درود و سلام کی اہمیت**

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ پر بہت مہربان ہے۔ آپ ﷺ کی تعریف فرماتا ہے، آپ ﷺ کے درجات بلند کرتا ہے اور آپ ﷺ کے کام میں برکت پیدا فرماتا ہے۔

فرشتوں کی طرف سے آپ ﷺ پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو مقام محمود پر پہنچا دے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی آپ ﷺ پر درود بھیجیں مسلمانوں کا آپ ﷺ پر درود بھیجنا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی درجات کی بلندی کے لیے دعا کریں۔ سلام بھیجنے کا مطلب یہ کہ آپ کے حق میں کامل سلامتی کی دعا کریں اور اچھے فرماں بردار بن کر رہیں۔"

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿اضافی سوالات﴾

س4۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے گھر کھانے کے لیے کب جانے کا حکم دیا ہے؟

ج۔ **پیغمبر کے گھر کھانے پر آنے کا ادب**

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے گھر کھانے کے لیے اس وقت جانے کا حکم دیا ہے جب کھانا تیار ہو جائے اور بلایا جائے۔

س5۔ پیغمبر کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنے کا اللہ نے کیا ادب سکھایا ہے؟

ج۔ **چیز مانگنے کا ادب**

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پیغمبر کی بیویوں سے جب کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔''

س6۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والی عورتوں کو کن سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے؟

ج۔ **پردہ نہ کرنے کی اجازت**

اللہ تعالیٰ نے ایمان والی عورتوں کو ان کے باپوں، بیٹوں، بھتیجوں، بھائیوں، بھانجوں، اپنی جیسی عورتوں سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی۔

س7۔ سورہ احزاب میں کن عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا ہے؟

ج۔ **نکاح سے ممانعت**

سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کی بیویوں سے ہمیشہ کے لیے نکاح کرنے کو منع کر دیا ہے۔

س8۔ نبی ﷺ کو ایذا دینے والوں کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

ج۔ **نبی ﷺ کو ایذا دینے والوں کے بارے میں وعید**

نبی ﷺ کو ایذا دینے والوں کے متعلق کہا گیا ہے

ترجمہ: ''ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

س9۔ آیت کے معنی لکھیے: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ o — لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008

ج۔ ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔''

س10۔ قرآن پاک میں نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی آیت کا ترجمہ تحریر کیجیے۔ — گوجرانوالہ 2009، 2010

ج۔ **درود و سلام کے متعلق آیت**

قرآن پاک میں نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کے متعلق آیت کا ترجمہ یوں ہے۔

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ ایمان والوں کو حکم ہے کہ وہ اپنے پیغمبر کے گھر جا کر انتظار نہ کریں:
(الف) کھانا پکنے کا (ب) انعامات کا (ج) کھجوروں (د) چائے کا

2۔ ایمان والوں کو حکم ہے کہ جب وہ کھانا کھالیں تو دل لگا کر نہ بیٹھیں:
(الف) مسجد میں (ب) پیغمبر کے گھر میں (ج) بازار میں (د) اپنے گھر میں

3۔ کھانا کھانے کے بعد پیغمبر کے گھر میں دیر تک بیٹھنے سے پیغمبر کو ہوتی ہے:
(الف) خوشی (ب) راحت (ج) فرحت (د) اذیت

4۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں سے حرام کیا ہے:
(الف) مسئلہ پوچھنا (ب) بات کرنا (ج) سلام کرنا (د) نکاح کرنا

5۔ مومنوں کو حکم ہے کہ جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی چیز مانگیں تو:
(الف) پردے کے پیچھے سے مانگیں (ب) آواز دے کر مانگیں (ج) ادب سے جھک کر مانگیں (د) اشارے سے مانگیں

6۔ پردے کے پیچھے چیز مانگنا اہل ایمان اور پیغمبر کی بیویوں کے لیے ہے:
(الف) شرم کی بات (ب) مایوسی کی بات (ج) پاکیزگی کی بات (د) ظلم کی کی بات

7۔ مومنین کو نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔
(الف) علماء کی بیویوں سے (ب) شہدا کی بیویوں سے (ج) اہل کتاب کی عورتوں سے (د) پیغمبر کی بیویوں سے

8۔ مومنو! پیغمبر ﷺ کے گھروں میں صرف اس صورت میں جاؤ جب تمھیں اجازت دی جائے:
(الف) اندر آنے کی (ب) کھانے کی (ج) کام کرنے کی (د) صفائی کی

9۔ اور تمھیں شایاں نہیں کہ تم پیغمبر ﷺ کو دو:
(الف) صدقہ (ب) انعام (ج) مال (د) تکلیف

10۔ مومنوں کو جائز نہیں ہے کہ پیغمبر ﷺ کی (رحلت) کے بعد ان کی بیویوں سے:
(الف) لین دین کریں (ب) باتیں کریں (ج) ملاقات کریں (د) نکاح کریں

11۔ اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر ﷺ پر بھیجتے ہیں:
(الف) رحمت (ب) سلام (ج) کرم (د) درود و سلام

12۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں کرتا ہے۔
(الف) لعنت (ب) مہربانی (ج) ناراضگی (د) غصہ

### جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ا | 2 | ب | 3 | د | 4 | د | 5 | ا | 6 | ج |
| 7 | د | 8 | ا | 9 | د | 10 | د | 11 | د | 12 | ا |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سورۃ الاحزاب رکوع نمبر 8

## رکوع نمبر 8 آیات 59 تا 68

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ | قُلْ | اَزْوَاجِكَ | وَبَنٰتِكَ | وَ نِسَآءِ | الْمُؤْمِنِيْنَ | يُدْنِيْنَ |
| اے نبی | کہہ دو | اپنی بیویوں کو | اور اپنی بیٹیوں کو | اور عورتوں کو | مومنوں کی | ڈال لیا کریں |

اے پیغمبر! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلَيْهِنَّ | مِنْ | جَلَابِيْبِهِنَّ | ذٰلِكَ | اَدْنٰۤى | اَنْ يُّعْرَفْنَ | فَلَا يُؤْذَيْنَ |
| اپنے اوپر اپنی | سے | چادریں | یہ | زیادہ قریب ہے | اس سے کہ ان کی شناخت ہو جائے | پس وہ ایذا نہ دے |

(کرگھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ ان کیلئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَ | كَانَ اللّٰهُ | غَفُوْرًا | رَّحِيْمًا [59:33] | لَئِنْ | لَّمْ | يَنْتَهِ |
| اور | اللہ ہے | بخشنے والا | مہربان | اگر | نہ | باز آئیں |

اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (اپنے کردار) سے باز نہ آئیں گے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الْمُنٰفِقُوْنَ | وَ الَّذِيْنَ | فِيْ | قُلُوْبِهِمْ | مَّرَضٌ | وَّ الْمُرْجِفُوْنَ | فِي الْمَدِيْنَةِ |
| منافق | اور وہ لوگ | میں | جن کے دلوں | مرض ہے | اور بری بری خبریں اڑانے والے ہیں | مدینہ میں |

اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو (مدینے کے شہر میں) بری بری خبریں اڑایا کرتے ہیں۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| لَنُغْرِيَنَّكَ | بِهِمْ | ثُمَّ | لَا | يُجَاوِرُوْنَكَ | فِيْهَاۤ | اِلَّا |
| تو ہم ضرور پیچھے لگا دیں گے تجھ کو | ان کے | پھر | نہ | تمہارے پڑوس میں رہ سکیں گے | اس میں | مگر |

تو ہم تم کو انکے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمھارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قَلِيْلًا [60:33] | مَّلْعُوْنِيْنَ | اَيْنَمَا | ثُقِفُوْۤا | اُخِذُوْا | وَ قُتِّلُوْا | تَقْتِيْلًا [61:33] |
| کم | پھٹکارے ہوئے | جہاں کہیں | پائے جائیں | پکڑے جائیں | اور مارے جائیں | خوب قتل کر کے |

تھوڑے دن، (وہ بھی) پھٹکارے ہوئے۔ جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| سُنَّةَ | اللّٰهِ | فِي | الَّذِيْنَ | خَلَوْا | مِنْ قَبْلُ | وَ لَنْ |
| سنت، دستور | اللہ کا | بارے میں | ان لوگوں کے جو | گزر چکے ہیں | سے پہلے | اور ہرگز |

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں انکے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَجِدَ | لِسُنَّةِ اللّٰهِ | تَبْدِيْلًا [62:33] | يَسْـَٔلُكَ | النَّاسُ | عَنِ السَّاعَةِ | قُلْ |
| تو پائے گا | دستور میں اللہ کے | تبدیلی | سوال کرتے ہیں تجھ سے | لوگ | قیامت کے بارے میں | کہہ دو |

اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔ لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی)

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنَّمَا | عِلْمُهَا | عِنْدَ اللّٰهِ | وَ مَا | يُدْرِيْكَ | لَعَلَّ | السَّاعَةَ |
| صرف | اس کا علم | اللہ کے پاس ہے | اور کیا | خبر تجھ | شاید کہ | قیامت |

کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔ اور تمھیں کیا معلوم ہے شاید قیامت



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تکون | قریبا (33:63) | انّ | اللہ | لعن | الکفرین | و |
| ہو | قریب | بے شک | اللہ نے | لعنت کی | کافروں پر | اور |
| قریب ہی آگئی ہو۔ بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اعدلھم | سعیرا (33:64) | خلدین | فیھا | ابدا | لا | یجدون |
| تیار کی ہے ان کے لیے | آگ (جہنم) | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | ہمیشہ | نہیں | وہ پائیں گے |
| ان کے لیے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ اس میں ابدالآباد رہیں گے۔ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ولیا | و لا | نصیرا (33:65) | یوم | تقلب | وجوھھم | فی النار |
| کوئی دوست | اور نہ | مددگار | اس دن | الٹائے جائیں گے | منہ ان کے | آگ میں |
| جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے | | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| یقولون | یلیتنا | اطعنا اللہ | و | اطعنا الرسولا (33:66) | و | قالوا |
| وہ کہیں گے | اے کاش | ہم نے اطاعت کی | اور | اطاعت کی ہوتی رسول کی | اور | وہ کہیں گے |
| کہیں گے اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔ اور کہیں گے | | | | | | |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ربنا | انا | اطعنا | سادتنا | و کبراءنا | فاضلونا |
| اے ہمارے رب | بے شک | ہم نے اطاعت کی | اپنے سرداروں | اور اپنے بڑوں | پس انھوں نے بھٹکایا |
| اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انھوں نے ہم کو | | | | | |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| السبیلا (33:67) | ربنا | اٰتھم | ضعفین | من العذاب | و | العنھم |
| راستہ | اے ہمارے رب | دے انھیں | دوگنا | عذاب | اور | لعنت کر ان پر |
| سیدھے راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر | | | | | | |

| | |
|---|---|
| لعنا | کبیرا (33:68) |
| لعنت | بہت بڑی |
| بڑی لعنت کر۔ | |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



آیت نمبر 59:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کے لیے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی انکو ایذا نہ دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان کی عورتوں کے لیے حجاب اور پردے سے متعلق بعض خاص ہدایت کا ذکر و بیان فرمایا گیا ہے۔ سو ارشاد فرمایا گیا "اے پیغمبر کہو اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہ وہ ان ہدایات کی پابندی کریں"

جلباب عربی زبان میں بڑی چادر کو کہتے ہیں اور ادنیٰ کے اصل معنی قریب کرنے اور لپیٹ لینے کے ہیں مگر جب اس کے ساتھ علیٰ کا صلہ آئے تو اس میں اوپر سے لٹکا لینے کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے آیت کا صاف مفہوم یہ ہے کہ عورتیں اپنی چادریں اچھی طرح اوڑھ (لپیٹ) کر ان کا ایک حصہ یا ان کا پلو اپنے اوپر سے لٹکا لیا کریں جسے عرف عام میں گھونگھٹ ڈالنا کہتے ہیں۔ یہی معنی عہد رسالت سے قریب ترین زمانے کے اکابر مفسرین بیان کرتے ہیں۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قریب قریب یہی تفسیر کرتے ہیں۔

بہرکیف پیغمبر کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور عام مسلمان خواتین سے کہو کہ وہ جب کسی ضرورت کے لیے گھر سے باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کا کچھ حصہ اپنے چہروں پر ڈال دیا کریں تاکہ اس طرح ان کے اور دوسری غیر مسلم عورتوں اور لونڈیوں کے درمیان امتیاز ہو جائے اور کوئی ان سے تعرض اور چھیڑ خانی نہ کرنے پائے۔ سورۂ نور میں ارشاد فرمایا گیا تھا یعنی جب انکے اعزا و اقربا اجازت لینے کے بعد گھروں میں داخل ہوں تو گھر کی خواتین گھر کے اندر سمٹ سمٹا کر رہا کریں۔ اپنی زیب و زینت کی چیزوں کا اظہار نہ کیا کریں اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بکل مار لیا کریں۔ سو اس ہدایت کا تعلق گھر کے اندر سے ہے جبکہ یہاں ارشاد فرمائی جانے والی اس ہدایت کا تعلق گھر سے باہر نکلنے کی صورت میں ہے کہ ایسی صورت میں مومن خواتین اپنی بڑی چادروں کا کچھ حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔ یعنی اپنی بڑی چادروں کے گھونگٹ لٹکا لیا کریں۔ اور اس کے دو قرینے پائے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ یہاں پر ارشاد فرمایا گیا ہے۔ یعنی "یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ ان عورتوں کو پہچان لیا جائے پھر انکو کوئی ایذا اور تکلیف نہ پہنچنے پائے"۔ اور ظاہر ہے کہ اس کا تعلق گھر سے باہر کی صورت سے ہی ہو سکتا ہے۔ نہ کہ گھر کے اندر سے۔ اور دوسرا قرینہ اس بارے یہاں پر یہ موجود ہے کہ یہاں پر "خمار" نہیں "**جلباب**" کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔ اور لغت میں "جلباب" اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جو اوڑھنی کے اوپر لی جاتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی بڑی چادر کے لینے کی ضرورت گھروں کے اندر نہیں ہوتی بلکہ گھروں سے باہر نکلنے کی صورت میں پیش آتی ہے۔

یوں بڑی چادر ہر شخص کو اول نظر میں معلوم ہو جائے گا کہ یہ شریف زادیاں ہیں، بے حیا نہیں ہیں اور اس لیے ان سے چھیڑ چھاڑ کی جرأت راہ چلتے بدمعاشوں کو نہ ہوگی۔ یعنی اس حکم میں اگر بلا قصد کچھ کمی یا بے احتیاطی رہ جائے گی تو اللہ اسے معاف کر دے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 60:

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ۞

ترجمہ: اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو مدینے (کے شہر) میں بری بری خبریں اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار) سے باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو انکے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں منافقین کے کردار سے آگاہی دی جا رہی ہے۔ منافقوں اور یہود مدینہ کے مسلمانوں کے خلاف مشترکہ ساز باز اور گٹھ جوڑ کی داستان بڑی طویل ہے مثلاً جب بدر میں اللہ نے مسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرمائی تو آپ ﷺ نے دو صحابہ زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ کو خوشخبری دینے کے لیے پہلے مدینہ بھیج دیا تھا۔ دریں اثناء منافق یہ خبر مشہور کر چکے تھے کہ زید بن حارثہ دور سے اونٹنی پر سوار آتے دکھائی دیئے۔ ایک منافق کہنے لگا دیکھو زید بن حارثہ کا اترا ہوا چہرہ صاف بتا رہا ہے کہ مسلمان شکست کھا چکے ہیں پھر جب اصل حالات کا علم ہوا تو مدینہ تکبیر و تہلیل کے نعروں سے گونج اٹھا اور یہی یہود و منافقین کے قلب و جگر کو چھلنی چھلنی کر رہے تھے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین اور یہود کا چہرہ بے نقاب کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہاں منافقین کو ایک تو بدنظری اور شہوت پرستی کا روگ لگا ہوا ہے۔ دوسرے نفاق کا کہ وہ اپنے آپ کو شمار تو مسلمانوں میں کرتے تھے۔ لیکن ہر معاملہ میں مسلمانوں کے بدخواہ تنگ کرنے والے انہیں بدنام کرنے والے تھے۔ ان کے ساتھی مدینہ کے یہود تھے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراز اور دونوں مسلمانوں کے ایک جیسے دشمن تھے۔ جو مسلمانوں کے ایک جیسے دشمن تھے۔ جو مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے کے لیے ایک بڑا بھاری لشکر جمع ہو رہا ہے اور عنقریب مدینہ سے مسلمانوں کو ختم کر دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں ان شرارتی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبردار کیا گیا کہ اگر یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز آئے تو آئندہ ان کے بارے میں چشم پوشی کا وہ رویہ جواب تک رہا ہے یکسر بدل دیا جائے گا۔ اور آپ کو اے پیغمبر ہر قدم پر ان کے تعاقب اور محاسبے کا حکم دے دیں گے۔ پھر ان کو اس شہر میں بہت کم رہنا نصیب ہوگا۔ اور اس کے بعد یہ لوگ جتنا بھی جیئیں گے ملعون ہو کر جیئیں گے۔ ہر قدم اور ہر موقع پر ان کو پکڑا جائے گا اور ان کو عبرت ناک طریقوں سے قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ بعد میں ان منافقوں کو ایسے ہی حشر سے دوچار ہونا پڑا۔

## آیت نمبر 61:

مَّلْعُوْنِیْنَ ۛۚ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ۞

ترجمہ: (وہ بھی) پھٹکارے ہوئے جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ سے قبل منافقین کے کردار کو بیان کیا گیا تھا (جو لوگ بدنیت تھے مدینہ میں عورتوں کو چھیڑتے، ٹوکتے، اور جھوٹی خبریں اڑاتے تھے)۔ اس آیت میں منافقین کی شرارتوں کی سزا کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ جہاں رہیں گے لعنت اور پھٹکار ان کے ساتھ ہوگی، اور

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



جہاں ملیں گے گرفتار کئے جائیں گے اور قتل کر دیئے جائیں گے۔ یہ سزا عام کفار کی نہیں، بے شمار نصوص قرآن وسنت اس پر شاہد ہیں کہ عام کفار کے لیے شریعت اسلام میں یہ قانون نہیں ہے، بلکہ قانون یہ ہے کہ اول ان کو دعوت اسلام دی جائے ان کی شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے اس پر بھی وہ اسلام نہ لائیں تو مسلمانوں کے تابع ذمی بن کر رہنے کا حکم دیا جائے، اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو ان کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت مسلمانوں پر مسلمانوں ہی کی طرح فرض ہو جاتی ہے، ہاں جو اس کو بھی قبول نہ کریں اور جنگ پر آمادہ ہو جائیں تو ان کے مقابلہ میں جنگ کرنے کا حکم ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو مطلقاً قید و قتل کی سزا سنائی گئی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معاملہ منافقین کا تھا جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے۔ اور جب کوئی مسلمان احکام اسلام کی کھلی مخالفت اور انکار کرنے لگے تو وہ اصطلاح شرع میں مرتد کہلاتا ہے، اس کے ساتھ شریعت اسلام میں کوئی مصالحت نہیں، بجز اس کے کہ وہ تائب ہو کر پھر مسلمان ہو جائے، اور احکام اسلام کو قولاً و عملاً تسلیم کر لے ورنہ پھر اس کو قتل کیا جائے گا جیسا کہ رسول ﷺ کے واضح ارشادات اور صحابہ کرام کے اجماعی تعامل سے ثابت ہے۔

## آیت نمبر 62:

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾

ترجمہ: جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ سے قبل منافقین کے کردار کو بیان کیا گیا کہ یہ لوگ بدنیت تھے مدینہ میں عورتوں کو چھیڑتے، ٹوکتے، اور جھوٹی خبریں اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا یہ لوگ جہاں رہیں گے لعنت اور پھٹکار ان کے ساتھ ہوگی، اور جہاں ملیں گے گرفتار کئے جائیں گے اور قتل کر دیئے جائیں گے۔ اس آیت کریمہ میں بتایا جا رہا ہے کہ یہ سزا ان کے لیے خاص نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پچھلی امتوں کے متعلق بھی یہی سزا رہی ہے۔ سو اس طرح واضح فرما دیا گیا کہ اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یعنی اس طرح کے فسادی لوگوں کو سزا دینا اللہ پاک کا پرانا دستور اور قدیم سنت ہے اور اللہ تعالیٰ کی سنت اور اس کا طریقہ سب کے ساتھ ایک ہی ہوتا ہے اور ایک ہی رہتا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسے حرکات کرتے تھے، ان کے لیے بھی سنت الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں۔

## آیت نمبر 63:

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾

ترجمہ: لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو۔

## تشریح:

منافقین اور یہودی مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے لیے طرح طرح کے سوال کرتے تھے۔ یہ لوگ مذاق اور استہزاء کے طور پر کہتے تھے کہ آخر قیامت آتی کیوں نہیں۔ کب سے اس کے بارے میں سنتے چلے آ رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ بہر کیف اشرار مفسدین کو جب قیامت کے بارے میں ڈرایا اور خبردار کیا جاتا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے کہ ہم نہ جانے کب سے اس طرح کے ڈراوے سن رہے ہیں لیکن قیامت نہ اب تک آئی اور نہ ہی اس نے کبھی آنا ہے بلکہ یہ محض ایک دھونس و دھمکی ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



سو ارشاد فرمایا گیا کہ "ان سے کہو کہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے"۔ کلمہ حصر "انما" کے ساتھ فرمایا گیا کہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اس کو سوا اس کو کوئی نہیں جان سکتا۔ علمِ غیب خاصہ خداوندی ہے۔ اور عالمِ غیب صرف اللہ وحدہ لاشریک ہی ہے۔

بہر کیف قیامت کے وقوع اور اس کے علم کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ جہاں تک قیامت کے آنے اور اس کے وقوع کے علم کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو اس کا پتہ نہ ہے نہ ہو سکتا ہے۔ اس کو اللہ ہی جانتا ہے۔ مجھے بھی اس کے وقوع کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ البتہ یہ بات قطعی ہے کہ وہ کائنات کی ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس نے اپنے وقت مقررہ پر بہر حال آ کر اور واقع ہو کر رہنا ہے۔ سو محض اس بنا پر اس کا انکار کرنا کہ اس کا وقت اللہ کے سوا کسی کے علم میں نہیں محض ایک حماقت اور سخت خسارے کا سودا ہے۔

## آیت نمبر 64:

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۝

ترجمہ: بیشک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے (جہنم کی) آگ تیار رکھی ہے۔

## تشریح:

منافقین اور یہودی مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے لیے طرح طرح کے سوال کرتے تھے۔ یہ لوگ مذاق اور استہزاء کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی۔ ساتھ انھیں ان کے انجام کار سے بھی خبردار کر دیا گیا۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگ تیار کر رکھی ہے۔ یہ اسی لعنت کا اثر ہے کہ بس فضول سے سوالات کیے جاتے ہیں جس سے ان کا مقصد محض شغل اور استہزاء ہوتا ہے اور اس دوزخ کی آگ سے نہیں ڈرتے جو ان کے لیے تیار کی جا چکی ہے۔

## آیت نمبر 65:

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

ترجمہ: اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

## تشریح:

منافقین اور یہودی مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے لیے طرح طرح کے سوال کرتے تھے یہ لوگ مذاق اور استہزاء کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی۔ ساتھ انھیں ان کے انجام کار سے بھی خبردار کر دیا گیا۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی۔ ساتھ انھیں ان کے انجام کار سے بھی خبردار کر دیا گیا۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگ تیار کر رکھی ہے۔

اس آیت کریمہ میں بتایا جا رہا ہے کہ ان لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔ یہ لوگ اپنی سرکشی کی سزا میں اسی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ روز آخرت اس قدر نامراد ہونگے کہ وہ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 66:

**يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۝**

ترجمہ: جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں کہیں گے اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کی ہولناکی کا نقشہ کھینچا جا رہا ہے۔ جنہوں نے اپنے کبر وغرور کے نشہ باطل میں نورِ حق و ہدایت سے اعراض وانکار کیا اور اس سے منہ موڑا ہوگا۔ ایسے لوگوں کو ان کے کیے کی سزا کے طور پر ان کو منہ کے بل آگ میں لٹکایا جائے گا۔ اس دن الٹ پلٹ کیا جائے گا ان کے چہروں کو دوزخ کی دہکتی بھڑکتی آگ میں۔ جس طرح کہ گوشت کو آگ پر پکایا اور بھونا جاتا ہے یا ہنڈیا کے اندر کھولتے پانی میں اس کو پکایا جاتا ہے۔ اس وقت ایسے لوگ کہیں گے کہ کاش ہم نے کہا مانا ہوتا اللہ اور اس کے رسول کا''۔ مگر بے وقت کے اس پچھتاوے سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا سوائے یاس وحسرت میں اضافہ کے۔ سو جو لوگ آج اس قدر لاپرواہی اور بے فکری سے قیامت کا مذاق اڑا رہے ہیں یہ اس روز نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ اور چیخ چیخ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کاش کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور ان کا کہا مانا ہوتا۔ تو آج ہمیں اس انجام سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ کاش کہ ہم نے اپنے بڑوں اور اپنے لیڈروں کے چکمے میں آ کر اپنے لیے یہ شامت نہ بلائی ہوتی مگر بے وقت کے اس پچھتاوے سے اس روز ان کو کوئی فائدہ بہر حال نہیں ہوگا سوائے ان کی آتش یاس وحسرت میں اضافے کے۔

## آیت نمبر 67:

**وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا۝**

ترجمہ: اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو راستے سے گمراہ کر دیا۔

### تشریح:

دنیا اور آخرت میں کامیابی کا واحد راستہ دینِ حق کی پیروی ہے۔ سو جو لوگ اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہنا مان کر دینِ حق سے منہ موڑتے ہیں آخرت کے روز جب وہ جہنم کا عذاب دیکھ لیں گے تو اپنے جرم میں اور اسی طرح عذاب میں تخفیف کی خاطر اطاعت کرنے والے اپنے بڑوں اور پیشواؤں پر یہ الزام لگائیں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والے تو یہ لوگ تھے۔ لہٰذا اے پروردگار! انھیں دوگنا عذاب کر۔

سادات اور کبراء سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان دو آیات سے چند باتیں مستفاد ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کی راہ سے مراد اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ دوسری یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے منہ موڑنے والے حضرات دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک دنیوی سردار، حاکم، رئیس، چودھری وغیرہ جن کا عوام پر اثر ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بجائے لوگوں سے اپنی اطاعت کروائیں۔ دوسری قسم کے لوگ علماء اور مشائخ یعنی مذہبی پیشوا ہوتے ہیں۔ ان کے گمراہ کرنے کا انداز دنیوی سرداروں سے بالکل جداگانہ ہوتا ہے۔ وہ لوگوں میں شرکیہ رسوم اور بدعات رائج کرتے، غلط فتوے دیتے، اولیاء اللہ تصرف کی دھاک بیٹھاتے اور یوں کئی طرح کے مفادات حاصل کرتے ہیں۔ مقصد دونوں کا حب مال اور جاہ ہوتا ہے۔ تیسری یہ بات کہ مطیع اور مطاع یعنی گمراہ ہونے والے اور گمراہ کرنے والے سب کے سب جہنمی ہوتے ہیں۔ جب وہ جہنم کا عذاب دیکھ لیں گے تو اپنے جرم میں اور اسی طرح عذاب میں تخفیف کی خاطر اطاعت کرنے والے اپنے بڑوں اور پیشواؤں پر یہ الزام لگائیں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والے تو یہ لوگ تھے۔ لہٰذا اے پروردگار! انھیں دوگنا عذاب کر۔ بالفاظ دیگر ان کی التجا یہ ہوگی کہ ہمارے عذاب میں ان کے مقابلہ میں آدھی تخفیف ہونی چاہئے اور ان دونوں فریقوں کے درمیان مکالمہ پہلے قرآن میں کئی مقامات پر گزر چکا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 68:

رَبَّنَآ اٰتِهِمۡ ضِعۡفَيۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَالۡعَنۡهُمۡ لَعۡنًا كَبِيۡرًا ۝

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کے بارے میں بتایا جا رہا ہے جو جہنمی ہوں گے جب وہ جہنم کا عذاب دیکھ لیں گے تو اپنے جرم میں اور اسی طرح عذاب میں تخفیف کی خاطر اطاعت کرنے والے اپنے بڑوں اور پیشواؤں پر یہ الزام لگائیں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والے تو یہ لوگ تھے۔ لہٰذا اے پروردگار! انھیں دوگنا عذاب کر۔ یہ شدت غیظ سے کہیں گے کہ ہمارا کوئی قصور نہیں کہ ہمارے ان دنیاوی سرداروں اور مذہبی پیشواؤں نے دھوکے دے کر اور جھوٹ فریب کہہ کر اس مصیبت میں پھنسوایا۔ ان ہی کے اغواء پر ہم راہ حق سے بھٹکے رہے۔ اگر ہمیں سزا دی جاتی ہے۔ تو ان کو دو گنی سزا دلوا کر اپنا دل ٹھنڈا کرنا چاہیں گے۔

''سادۃ''، ''سید'' کی جمع ہے جس کے معنی ''سردار'' کے آتے ہیں اور ''کبرا'' سے ''کبیر'' کی جس کے معنی بڑے کے آتے ہیں۔ سو ان سے سرمرادان کی قوم قبیلہ کے وہ بڑے لوگ ہیں جن کے کہنے پر یہ لوگ چلا کرتے تھے۔ سو جو بھی لوگ اپنے ماتحتوں اور اپنے پیروکاروں کو راہ حق و ہدایت سے روکتے ہیں وہ سب اس کے عموم میں داخل ہیں۔

# اَلتَّمَارِيۡنُ
## اَلۡكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيۡبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| يُدۡنِيۡنَ | نیچے کرلیا کریں | جَلَابِيۡبَ | چادریں | اَنۡ يُّعۡرَفۡنَ | کہ وہ پہچان لی جائیں |
| اَلۡمُرۡجِفُوۡنَ | افواہیں پھیلانے والے | لَنُغۡرِيَنَّكَ | ہم تجھے پیچھے لگا دیں گے | لَا يُجَاوِرُوۡنَ | وہ پڑوس میں نہ رہ سکیں گے |
| وَمَا يُدۡرِيۡكَ | تجھے کیا خبر | | | | |

## مشقی سوالات

**س 1۔ مسلمان عورتوں کو پردے کے سلسلے میں کیا ہدایت دی گئی ہیں؟ اور اس کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے؟**

**گوجرانوالہ، 2008، 2010، لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء**

**ج۔ پردے کے متعلق ہدایات**

- اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ وہ جب گھر سے باہر نکلیں تو لمبی چادریں اوڑھ کر اپنے سر سے کچھ نیچے چہرے پر لٹکا لیا کریں جسے اُردو زبان میں گھونگھٹ نکالنا کہتے ہیں اس پردے کی حکمت یہ ہے کہ شریر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ شریف زادیاں ہیں یہاں ہمارا مقصد پورا نہیں ہوسکتا اس طرح وہ عورتیں اوباش اور شریر لوگوں کے شر سے محفوظ ہو جائیں گی۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س2۔ ان آیات میں منافقین مدینہ کو کیا تنبیہ کی گئی ہے اور انہیں کیا وعید سنائی گئی ہے؟**

**ج۔ منافقین مدینہ کو کیا تنبیہ**

ان آیات مبارکہ میں منافقین مدینہ کو واضح طور پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر وہ عورتوں کو تنگ کرنے اور مدینے میں افواہیں پھیلانے سے باز نہ آئے تو ضرور ہم مسلمانوں کو تمہارے خلاف کر دیں گے یعنی یہ حکم دیں گے کہ آپ ﷺ ان کے خلاف قتال کریں یا انہیں جلاوطن کر دیں پھر تم مدینے میں رہ سکو گے تم جہاں ملو گے تمہاری پکڑ دھکڑ ہوگی۔ حتیٰ کہ جان سے مار ڈالے جاؤ گے۔

**س3۔ قرآن کریم کی ان آیات میں قیامت کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟**

**ج۔ قیامت کے متعلق ہدایت**

مشرکین اکثر آپ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ان کا سوال کرنا بطور طنز تھا۔ یہودی آزمائش کی خاطر قیامت کے متعلق سوال کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا کہ انہیں کہہ دیجیے قیامت کا حتمی علم تو اللہ کے پاس ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ قیامت کی گھڑی قریب ہے قیامت قریب ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہر صورت آ کر رہے گی۔

## اضافی سوالات

**س1۔ اللہ تعالیٰ نے مدینے میں افواہیں پھیلانے والوں کو کیا تنبیہ کی ہے؟**

**ج۔ افواہیں پھیلانے والوں کو تنبیہ**

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں ورنہ مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا جائے گا۔ پھر یہ لوگ ان کے پڑوس میں بھی نہیں رہ سکیں گے۔

**س2۔ ترجمہ کیجیے: يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۝ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء**

ج۔ ترجمہ: لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

**س3۔ يُدْنِيْنَ جَلَا بِيْبَ کے معنی تحریر کریں۔ گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010**

ج۔ يُدْنِيْنَ جَلَا بِيْبَ کے معنی ہیں: ”چادریں نیچے کر لیا کریں“

## کثیر الانتخابی سوالات

**سوال نمبر☆: درج ذیل میں سے درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔**

1۔ **نَارٌ کے معانی ہیں۔** گوجرانوالہ پہلا گروپ 2008ء
(الف) پانی (ب) آگ (ج) دودھ (د) تیل

2۔ **کافر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ۔**
(الف) دوست (ب) ساتھی (ج) حمایتی (د) مددگار

3۔ **کافر قیامت کے دن کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سرداروں کو دوگنا عذاب دے اور ان پر کر:**
(الف) رحمت (ب) لعنت (ج) غصہ (د) مہربانی

4۔ **اور تم تغیر و تبدل نہ پاؤ گے، اللہ کی----**
(الف) رحمت میں (ب) برکت میں (ج) عادت میں (د) مخلوق میں

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الاحزاب — رکوع نمبر 8

5۔ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ دیجیے کہ اس کا علم تو صرف ہے۔
(الف) اولیاء کو ہے (ب) فرشتوں کو ہے (ج) رسولوں کو ہے (د) اللہ کو ہے

6۔ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔
(الف) سزا (ب) جزا (ج) جہنم (د) آگ

7۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا انھوں نے ہمیں کر دیا۔۔۔۔
(الف) راستے سے گمراہ (ب) برباد (ج) تباہ (د) مرتد

8۔ ایمان والی عورتوں کو حکم ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو: لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010
(الف) پردہ کریں (ب) خوشبو لگائیں (ج) زیور پہنیں (د) بناؤ سنگھار کریں

9۔ پردہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ پہچان لی جائیں گی۔
(الف) کافر عورتیں (ب) مسلمان عورتیں (ج) یہودی عوتیں (د) عیسائی عورتیں

10۔ مدینہ میں مسلمانوں کے خلاف بری خبر اڑایا کرتے تھے۔
(الف) حاسدین (ب) مفسدین (ج) منافقین (د) عیسائی

11۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر مدینہ میں بری خبر پھیلانے والے منافق باز نہ آئے تو پھر وہ رہ نہ سکیں گے۔
(الف) نبی کے پڑوس میں (ب) اپنے گھروں (ج) مکہ (د) خیبر میں

12۔ قیامت آنے کا علم ہے۔ لاہور پہلا گروپ 2005ء
(الف) رسول ﷺ کو (ب) اولیاء کو (ج) فرشتوں کو (د) اللہ کو

13۔ قیامت کے روز کافر کہیں گے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی۔
(الف) اپنے سردار کی (ب) اپنے علماء کی (ج) اللہ اور اس کے رسول کی (د) حضرت عیسیٰ کی

14۔ اے نبی ﷺ لوگ آپ سے۔۔۔۔۔کی نسبت دریافت کرتے ہیں:
(الف) سزا (ب) جزا (ج) جہنم (د) قیامت

### جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ب | 2 | د | 3 | ب | 4 | ج | 5 | د | 6 | ج |
| 7 | ا | 8 | ا | 9 | ب | 10 | ج | 11 | ا | 12 | د |
| 13 | ج | 14 | د | | | | | | | | |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 69:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

ترجمہ: مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو (عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

### تشریح:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل فرمایا کرتے۔ بنی اسرائیل کہنے لگے۔ واللہ موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے سے بجز اس کے اور کوئی بات مانع نہیں کہ وہ تفق (جلدی بیماری) میں مبتلا ہیں۔ اتفاق سے ایک دن موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے تو اپنا لباس ایک پتھر پر رکھ دیا وہ پتھر ان کا لباس لے بھاگا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس کے تعاقب میں یہ کہتے ہوئے دوڑے کہ ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر (اے پتھر! میرے کپڑے۔ اے پتھر! میرے کپڑے) یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو (ننگے) دیکھ لیا اور کہنے لگے: واللہ! موسیٰ علیہ السلام کو کوئی بیماری نہیں ہے۔ (پتھر ٹھہر گیا) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا لباس لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: خدا کی قسم اس پتھر پر چھ یا سات نشان ہیں۔

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کو اپنے پیغمبر کی ایذا رسانی سے پرہیز و اجتناب کی تنبیہ و تذکیر فرمائی گئی ہے۔ اہل ایمان کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ ''ایمان والو، کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہیں ہو جانا جنھوں نے حضرت موسیٰ کو ایذا پہنچائی تھی'' کہ تم بھی اپنے پیغمبر کو اسی طرح ستانے لگو جس طرح کہ حضرت موسیٰ کی امت نے ان کو ستایا۔ اور اس طرح تم بھی انہی کی طرح اپنی تباہی کا سامان کرلو۔

روایات میں وارد ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے اعتراض کیا کہ یہ تقسیم صحیح نہیں۔ اس میں عدل و انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی رحمتیں ہوں حضرت موسیٰ پر کہ ان کو اس سے بھی زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے صبر ہی سے کام لیا''۔ سو یہاں سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ جب اللہ کی ایسی پاکیزہ اور مقدس ہستیاں بھی لوگوں کے طعن اور اعتراضات سے نہیں بچ سکیں تو پھر اور کون ہے جو اس سے بچ سکے؟

## آیت نمبر 70:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

ترجمہ: مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کو تقویٰ اور **قَوْلًا سَدِيْدًا** کو اپنانے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ سو ایمان والوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ ''ایمان والو'' ڈرتے رہا کرو تم اللہ سے اور بات کہا کرو سیدھی''۔ یعنی ایسی بات جو کہ حق و صداقت اور عدل و انصاف پر مبنی ہو۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اپنے تقویٰ کی ہدایت کرتا ہے ان سے فرماتا ہے کہ اس طرح وہ اس کی عبادت کریں کہ گویا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور بات بالکل صاف، سیدھی، سچی، اچھی بولا کریں، جب وہ دل میں تقویٰ، زبان پر سچائی اختیار کر لیں گے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں اعمال صالحہ کی توفیق دے گا اور ان کے تمام اگلے گناہ معاف فرما دے گا بلکہ آئندہ کے لیے بھی انہیں استغفار کی توفیق دے گا اور ان کے تمام اگلے گناہ معاف فرما دے گا بلکہ آئندہ کے لیے بھی انہیں استغفار توفیق دے گا تا کہ گناہ باقی نہ رہیں۔ اللہ رسول کے فرمانبردار اور سچے کامیاب ہیں جہنم سے دور اور جنت سے سرفراز ہیں۔ ایک دن ظہر کی نماز کے بعد مردوں کی طرف متوجہ ہو کر حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے اور سیدھی بات بولنے کا حکم دوں۔ پھر عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر بھی یہی فرمایا۔ حضرت خباب فرماتے ہیں سچی بات **قَوْلًا سَدِيْدًا** ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں ہر سیدھی بات قول سدید میں داخل ہے۔

## آیت نمبر 71:

**يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝**

وہ تمہارے سب اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا بیشک بڑی مراد پائے گا۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ سے قبل آیت میں ارشاد ربانی ہے ''مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو'' اب اس آیت میں اسی راست بازی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ راست بازی سے بعض دفعہ اپنی ذات کو، اپنے اقربا کو اور اپنے دوست احباب کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن قرآن پاک کی تعلیم یہ ہے کہ اگر راست بازی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بھی بخش دے گا۔

جب انسان کے اعمال درست ہو گئے تو سابقہ گناہ اللہ تعالیٰ خود ہی حسب وعدہ معاف فرما دیں گے اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ وہ اللہ سے ڈرتا ہو اور اللہ اور اس کے رسول کا مطیع فرمان ہو۔ اور ایسے شخص کی اخروی زندگی بھی بہرحال بہت کامیاب زندگی ہوگی۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت باعث سرفرازی ہے۔ سو اللہ اور اس کے رسول کا اطاعت کا نتیجہ وغیرہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا اور کلمات تاکید کے ساتھ فرمایا گیا'' اور جس نے اطاعت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو یقیناً وہ سرفراز ہو گیا بہت بڑی کامیابی سے''۔ سو معلوم ہوا کہ اصل اور حقیقی کامیابی اسی کی ہے جس کو اللہ پاک اور اس کے رسول کریم ﷺ کی اطاعت کی سعادت توفیق نصیب ہو گئی۔

## آیت نمبر 72:

**اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝**

ترجمہ: ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمینوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا بیشک وہ ظالم اور جاہل تھا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### تشریح:

امانت سے مراد بارِ خلافت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں دنیا میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" اللہ تعالیٰ نے آسمان، زمین اور پہاڑوں جیسی عظیم الجثہ مخلوق کو پیدا کر کے ان سے پوچھا: بتاؤ اگر میں تمہیں قوت ارادہ واختیار کر دوں اور تمہیں عقل وتمیز کی قوت بھی بخش دوں تو بتاؤ تم میرا خلیفہ بننے کو تیار ہو: تمہیں وہی کام کرنا ہوگا جو میں کہوں تمہیں نافرمانی کے اختیار کے باوجود میرے احکام پر کاربند رہنا اور اسے نافذ کرنا ہوگا تو یہ تینوں قسم کی عظیم الجثہ مخلوق اس بارِ عظیم کو اٹھانے سے ڈر گئیں اور اسے تسلیم نہ کیا۔ سوان کا یہ انکار نافرمانی اور حکم عدولی کے طور پر نہیں تھا بلکہ اپنی کمزوری اور مجبوری کی بنا پر تھا اور اس عظمت شان او مسئولیت وذمہ داری کے پیش نظر تھا۔ کیونکہ ان کو حکم نہیں فرمایا گیا تھا بلکہ اختیار دیا گیا تھا۔ سو آسمانوں زمین اور پہاڑوں کی یہ تمام عظیم الشان مخلوق حملِ امانت کی اس عظیم الشان ذمہ داری سے ڈر گئی اور انہوں نے اس کے اٹھانے سے اپنی معذرت پیش کر دی کہ ہمیں اس بارِ گراں کے اٹھانے سے معاف رکھا جائے۔ ان کے مقابلہ میں ضعیف مخلوق جو ایک منٹ سانس نہ چلنے سے مر بھی سکتی ہے۔ اس بارِ عظیم کو اٹھانے کے لیے تیار ہوگئی۔ حجرت انسان نے بڑی جرأت سے کہہ دیا کہ مجھے اگر قوت تمیز، عقل وفہم اور ارادہ واختیار دے دیا جائے تو میں اس بار کو اٹھانے کے لیے تیار ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے اس بات پر عہد بھی لیا۔ جو عہد الست بزم کے نام سے مشہور ہے۔

**ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا** دونوں ہی مبالغہ کے صیغے ہیں۔ یعنی انسان بڑا ہی ظالم اور بڑا ہی جاہل ہے جو اس نے یہ بارِ امانت اٹھالیا۔ وہ ظالم تو اس لحاظ سے ہے کہ تمام مخلوق میں سب سے بلند منصب پر فائز ہونے کی خواہش کی وجہ سے اس نے اس ذمہ داری کو قبول تو کرلیا مگر اس دار الامتحان دنیا کی رنگینیوں اور لغزشوں میں اس قدر محو و مستغرق ہوگیا کہ اسے یہ خیال بھی نہیں آتا کہ وہ کتنی بڑی عظیم ذمہ داری اپنے سر پر لادے ہوئے ہے۔ اس طرح جو امانت اس کے سپرد کی گئی تھی اس میں وہ خیانت کا مرتکب ہوا۔ اور جاہل اس لحاظ سے ہے کہ اس کی ساری توجہ اسی بات کی طرف رہی کہ اسے تمام مخلوق میں سے سب سے اونچا اعزاز ملنے والا ہے۔ مگر اس اعزاز کی ذمہ داریوں کا اندازہ کرنے سے قاصر رہا۔ اکثر انسانوں نے یہ جاننے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی کہ اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے سے اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

### آیت نمبر 73:

**لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝**

**ترجمہ:** تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

### تشریح:

اس آیت کریمہ کا تعلق (**حملها الانسان**) سے ہے، جس میں بارِ امانت اٹھانے اور نہ اٹھانے والوں کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے۔ انسان کے بارِ امانت اٹھانے کا انجام یہ ہوگا کہ نوعِ انسانی میں دو فریق ہو جائیں گے، ایک کفار و منافق وغیرہ جو اطاعت الٰہیہ سے سرکش ہو کر امانت کے ضائع کرنے والے ہو گئے، ان کو عذاب دیا جائے گا، دوسرے مومنین ومومنات جو اطاعت احکام شرعیہ کے ذریعہ حق امانت ادا کر چکے، ان کے ساتھ رحمت ومغفرت کا معاملہ ہوگا۔ حمل امانت کے اس عمل واختیار کا نتیجہ یہ ہونا ہے اور یہ ہوگا کہ جو لوگ سچے ایمان اور اس کے نتیجے میں صدق عمل



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



کی دولت سے سرشار ہوں گے وہ اللہ پاک کی خاص توجہ اور عنایت سے مشرف ہوں گے۔ اور ابدی جوز وفلاح اور حقیقی ودائمی کامیابی سے بہرہ ور سرفراز ہوں گے۔ اور جنہوں نے اس کے مقابلے میں کفر وعناد اور بغاوت وسرکشی سے کام لیا ہوگا اور منافقت برتی ہوگی وہ دائمی خسارے میں پڑیں گے اور ہولناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

بہرکیف ایک دن ایسا آئے جس میں اس کے بارے میں پوچھ ہوگی۔ اور یہ ظاہر ہو کہ کس نے اس کا حق ادا کیا۔ تاکہ ان لوگوں کو جنہوں نے اس بارے منافقت کا رویہ اپنایا ہوگا یا جو شرک کے مرتکب ہوئے ہوں گے ان کو اپنے اس جرم کی سزا ملے اور وہ اپنے کیے کی سزا پائیں گے، خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں۔ ہاں البتہ جنہوں نے دولت ایمان سے مشرف ہو کر اس کا حق ادا کیا ہوگا وہ اپنے رب کی رحمتوں اور عنایتوں سے مشرف و سرفراز ہوں، خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ تاکہ ہر حقدار کو اس کے کیے کرائے کا پورا پورا حق ملے۔ اور اس طرح اس عدل وحکمتوں بھری اس کائنات کے وجود اور اس کی تخلیق کا مقتضیٰ ہے۔

# اَلتَّمَارِیْنُ

## اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| بَرَّاَ | اس نے بے عیب ثابت کیا۔ برأت کی۔ | وَجِیْهًا | باعزت، صاحب وجاہت | قَوْلًا سَدِیْدًا | سیدھی بات، غیر مبہم جس میں کوئی پیچیدگی باقی نہ رہے اور جس کا مفہوم واضح ہو۔ |
| عَرَضْنَا | ہم نے پیش کیا | اَشْفَقْنَ | وہ ڈر گئیں | ظَلُوْمًا جَهُوْلًا | بڑا ظالم اور جاہل |

## مشقی سوالات

**س 1۔ اس سبق کی آیات میں اہل ایمان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010**

**ج۔ اہل ایمان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال**

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تم یہودیوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کر کے انہیں کئی دفعہ اذیت دی۔ اس نافرمانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں برے انجام سے دوچار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اے مسلمانو! اگر تم بھی قوم موسیٰ کی طرح اپنے پیغمبر کی نافرمانی کرو گے تو ہم تمہارا بھی وہی حشر کریں گے جو قوم موسیٰ کا کیا تھا۔

**س 2۔ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا کا مفہوم بتایئے اور اس میں ہمارے لیے کیا رہنمائی ہے؟**

**ج۔ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا کا مفہوم**

آیت کے اس ٹکڑے کا مفہوم یہ ہے "ٹھیک اور سیدھی بات کیا کرو"۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ وہ ہمیشہ درست کریں۔ غلط بیانی کرنا یا گول مول بات کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ وہ قول ہے جو ایسا سچا ہو کہ اس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہ ہو۔ اس میں مذاق اور دل لگی نہ ہو۔ نرم کلام ہو دل خراش نہ ہو۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿اضافی سوالات﴾

**س3۔ حضرت موسیٰ کا اللہ کے نزدیک کیا مرتبہ تھا؟**

**ج۔ حضرت موسیٰ کا اللہ کے نزدیک مرتبہ**

حضرت موسیٰ اللہ کے نزدیک بڑے عزت و آبرو والے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عیبوں سے بری کر کے عزت و آبرو بخشی۔

**س4۔ حضرت موسیٰ کو الزام سے کس نے بے عیب ثابت کیا؟**

**ج۔ حضرت موسیٰ کی بے عیبی**

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو عیب ثابت کیا۔

**س5۔ اللہ تعالیٰ نے بارِ خلافت کو کس کس پر پیش کیا؟**

**ج۔ بارِ خلافت کی سپردگی**

اللہ تعالیٰ نے بارِ خلافت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔

**س6۔ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو عذاب دے گا اور کن لوگوں پر مہربانی کرے گا؟**

**ج۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب اور مہربانی**

اللہ تعالیٰ منافقین اور مشرکین کو عذاب دے گا اور مومنین پر مہربانی کرے گا۔

**س7۔ سورۃ الاحزاب میں کس نبی کا ذکر ہے جن کی قوم نے انھیں تکلیف پہنچائی تھی؟**

**ج۔ سورۃ الاحزاب میں نبی کا ذکر**

سورۃ الاحزاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ آپ کی قوم نے آپ کو جسمانی تکلیف اور ذہنی کوفت پہنچائی تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بری قرار دے کر عزت بخشی۔

**س8۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ o کا ترجمہ کیجیے۔** لاہور بورڈ 2008

ج۔ ترجمہ: "ہم نے (بارِ) امانت آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا۔"

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ رکوع 1,2

## آیت 1 تا 13

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا | لَا | تَتَّخِذُوْا | عَدُوِّيْ | وَعَدُوَّكُمْ | اَوْلِيَآءَ | تُلْقُوْنَ |
| اے لوگو جو ایمان لائے ہو! | نہ | تم بناؤ | میرے دشمنوں کو | اور اپنے دشمنوں کو | دوست | تم پیغام بھیجتے ہو |

مومنو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِلَيْهِمْ | بِالْمَوَدَّةِ | وَقَدْ | كَفَرُوْا | بِمَا | جَآءَكُمْ | مِّنَ الْحَقِّ |
| ان کو | دوستی | اور تحقیق | کفر کیا انھوں نے | اس کے ساتھ جو | آیا تمھارے پاس | حق سے |

دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے تمھارے پاس آیا ہے (اس کے) منکر ہیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| يُخْرِجُوْنَ | الرَّسُوْلَ | وَاِيَّاكُمْ | اَنْ | تُؤْمِنُوْا | بِاللّٰهِ | رَبِّكُمْ |
| نکالتے ہیں | رسول کو | اور تم کو بھی | کہ | تم ایمان لائے | اللہ پر | رب اپنے |

پیغمبر کو اور تمہیں اس باعث سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِنْ | كُنْتُمْ | خَرَجْتُمْ | جِهَادًا | فِيْ | سَبِيْلِيْ | وَابْتِغَآءَ |
| اگر | ہو تم | تم نکلے | جہاد کے لیے | میں | میری راہ میں | اور چاہتے ہو |

اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے اور میری

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مَرْضَاتِيْ | تُسِرُّوْنَ | اِلَيْهِمْ | بِالْمَوَدَّةِ | وَاَنَا | اَعْلَمُ | بِمَآ |
| میری رضا | تم پوشیدہ بھیجتے ہو | ان کی طرف | دوستی کا پیغام | اور میں | جانتا ہوں | اس کو جو |

خوشنودی تلاش کرنے کے لئے نکلے ہو تم تو ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو وہ مجھے معلوم ہیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَخْفَيْتُمْ | وَمَآ | اَعْلَنْتُمْ | وَمَنْ | يَّفْعَلْهُ | مِنْكُمْ | فَقَدْ |
| تم چھپاتے ہو | اور جو | تم ظاہر کرتے ہو | اور جو | کرے وہ | تم میں سے | تو بے شک |

جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو اور جو کوئی تم میں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ضَلَّ | سَوَآءَ السَّبِيْلِ 1:60 | اِنْ | يَّثْقَفُوْكُمْ | يَكُوْنُوْا | لَكُمْ | اَعْدَآءً |
| گمراہ ہوا | سیدھی راہ سے | اگر | وہ پالیں تم کو | ہو جائیں | تمھارے لیے | دشمن |

سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمھارے دشمن ہو جائیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَيَبْسُطُوْٓا | اِلَيْكُمْ | اَيْدِيَهُمْ | وَاَلْسِنَتَهُمْ | بِالسُّوْٓءِ | وَوَدُّوْا | لَوْ |
| اور وہ کھولیں | تمھاری طرف | اپنے ہاتھ | اور اپنی زبانیں | برائی کے ساتھ | اور چاہتے ہیں | کاش کسی طرح |

اور ایذا کے لیے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَكْفُرُوْنَ 2:60 | لَنْ | تَنْفَعَكُمْ | اَرْحَامُكُمْ | وَلَا | اَوْلَادُكُمْ | يَوْمَ |
| تم کافر ہو جاؤ | ہرگز نہیں | نفع دیں گے تم کو | تمھارے رشتے | اور نہ | تمھاری اولاد | دن |

کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن تمہارے رشتے دار کام آئیں گے اور نہ اولاد اُس روز



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الْقِيٰمة | يَفْصِلُ | بَيْنَكُمْ | وَاللّٰهُ | بِمَا | تَعْمَلُوْنَ | بَصِيْرٌ [3:60] |
| قیامت کے | وہ فیصلہ کرے گا | تمھارے درمیان | اور اللہ | اس کو جو | تم عمل کرتے ہو | دیکھنے والا |

وہی تم میں فیصلہ کرے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| قَدْ | كَانَتْ | لَكُمْ | اُسْوَةٌ | حسنةٌ | فِيْ | ابْرٰهِيْم |
| بے شک | ہے | تمھارے لیے | نمونہ | بہترین | میں | ابراہیم |

تمھیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَالَّذِيْنَ | مَعَهٗ | اِذْ قَالُوْا | لِقَوْمِهِمْ | اِنَّا | بُرَءٰٓؤُا | مِنْكُمْ |
| اور جو لوگ | اس کے ساتھ ہیں | جب کہا انہوں نے | اپنی قوم کو | بے شک | لاتعلق ہیں | تم سے |

جب انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| وَمِمَّا | تَعْبُدُوْنَ | مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ | كَفَرْنَا | بِكُمْ | وَبَدَا |
| اور ان سے جن کی | تم عبادت کرتے ہو | سوائے اللہ کے | کفر کیا ہم نے | تمھارے ساتھ | اور ظاہر ہوئی |

اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں۔ (اور) تمھارے (معبودوں کے بھی) قائل نہیں (ہوسکتے)۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بَيْنَنا | وَبَيْنَكُمْ | الْعَدَاوَةُ | وَالْبَغْضَآءُ | اَبَدًا | حَتّٰى | تُؤْمِنُوْا |
| ہمارے درمیان | اور تمھارے درمیان | دشمنی | اور نفرت | ہمیشہ کے لیے | یہاں تک کہ | تم ایمان لاؤ |

اور جب تک خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلی عداوت اور دشمنی رہے گی۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بِاللّٰهِ | وَحْدَهٗ | اِلَّا قَوْلَ | اِبْرٰهِيْمَ | لِاَبِيْهِ | لَاَسْتَغْفِرَنَّ | لَكَ |
| اللہ پر | وہ ایک ہے | مگر کہنا | ابراہیم کا | اپنے ابا کو | البتہ میں معافی مانگوں | تیرے لیے |

ہاں، ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لیے مغفرت مانگوں گا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَمَآ | اَمْلِكُ | لَكَ | مِنَ اللّٰهِ | مِنْ شَيْءٍ | رَبَّنَا | عَلَيْكَ |
| اور نہیں | میں اختیار رکھتا | تیرے لیے | اللہ سے | کچھ بھی | اے ہمارے رب | تجھ ہی پر |

اور میں خدا کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھ پر ہی

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَوَكَّلْنَا | وَاِلَيْكَ | اَنَبْنَا | وَاِلَيْكَ | الْمَصِيْرُ [4:60] | رَبَّنَا | لَا تَجْعَلْنَا |
| بھروسہ کیا ہم نے | اور طرف تیری ہی | رجوع کیا ہم نے | اور تیری ہی طرف | لوٹ کر جانا ہے | اے ہمارے رب | نہ تو بنا ہم کو |

ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پروردِگار

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فِتْنَةً | لِّلَّذِيْنَ | كَفَرُوْا | وَاغْفِرْ لَنَا | رَبَّنَا | اِنَّكَ | اَنْتَ |
| آزمائش | ان لوگوں | کافر ہیں | اور ہمیں بخشش دے | اے ہمارے رب | بے شک تو | تو ہی |

ہم کو کافروں کے ہاتھ سے عذاب نہ دلا۔ اور اے پروردِگار ہمارے ہمیں معاف فرما، بے شک تو ہی



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الممتحنہ — رکوع نمبر 1 تا 2

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الْعَزِيْزُ | الْحَكِيْمُ ﴿5:60﴾ | لَقَدْ | كَانَ | لَكُمْ | فِيْهِمْ | اُسْوَةٌ |
| غالب | حکمت والا ہے | بے شک | ہے | تمہارے لیے | ان میں | نمونہ |

غالب حکمت والا ہے۔ تم (مسلمانوں) کو یعنی جو کوئی خدا (کے سامنے جانے) اور روزِ آخرت

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| حَسَنَةٌ | لِمَنْ | كَانَ | يَرْجُوا اللّٰهَ | وَالْيَوْمَ | الْاٰخِرَ | وَمَنْ |
| بہترین | اس کے جو | ہو | امید رکھتا اللہ کی | اور دن | آخرت کی | اور جو |

(کے آنے) کی امید رکھتا ہے ان لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ اور جو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| يَتَوَلَّ | فَاِنَّ | اللّٰهَ | هُوَ | الْغَنِيُّ | الْحَمِيْدُ ﴿6:60﴾ | |
| روگردانی کرے | تو بے شک | اللہ | وہی | بے نیاز | قابل تعریف ہے | |

روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا اور سزاوار حمد و ثناء ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَسَى | اللّٰهُ | اَنْ | يَّجْعَلَ | بَيْنَكُمْ | وَبَيْنَ | الَّذِيْنَ |
| ہوسکتا ہے | اللہ | کہ | ڈال دے | درمیان تم | درمیان | جو |

عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَادَيْتُمْ | مِّنْهُمْ | مَّوَدَّةً | وَاللّٰهُ | قَدِيْرٌ | وَاللّٰهُ | غَفُوْرٌ |
| تمہاری دشمنی ہے | ان سے | محبت | اور اللہ | قدرت والا | اور اللہ | بخشنے والا |

تم دشمنی رکھتے ہو، دوستی پیدا کر دے۔ اور خدا قادر ہے اور بخشنے والا ہے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| رَّحِيْمٌ ﴿7:60﴾ | لَا | يَنْهٰكُمُ | اللّٰهُ | عَنِ | الَّذِيْنَ | لَمْ |
| رحم کرنے والا | نہیں | روکتا تم کو | اللہ | سے | جو | نہیں |

ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| يُقَاتِلُوْكُمْ | فِي الدِّيْنِ | وَلَمْ | يُخْرِجُوْكُمْ | مِّنْ دِيَارِكُمْ | اَنْ تَبَرُّوْهُمْ | وَتُقْسِطُوْا |
| جنگ کرتے | دین میں | اور نہیں | وہ نکالتے تم کو | گھروں سے تم کو | کہ تم ان سے نیکی کرو | اور انصاف کرو |

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ کی، اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اِلَيْهِمْ | اِنَّ | اللّٰهَ | يُحِبُّ | الْمُقْسِطِيْنَ ﴿8:60﴾ | اِنَّمَا | يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ |
| طرف ان کے | بیشک | اللہ | پسند کرتا ہے | انصاف کرنے والوں کو | بس | اللہ روکتا ہے تم کو |

خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ خدا تم کو انہیں لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے،

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَنِ الَّذِيْنَ | قٰتَلُوْكُمْ | فِي الدِّيْنِ | وَاَخْرَجُوْكُمْ | مِّنْ دِيَارِكُمْ | وَظٰهَرُوْا | عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ |
| سے جو | جنگ کی تم | دین میں | اور نکالا | گھروں سے تم کو | مدد کی | تمہیں نکالنے کیلئے |

جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں ان کی مدد کی۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَنْ | تَوَلَّوْهُمْ | وَمَنْ | يَّتَوَلَّهُمْ | فَاُولٰٓئِكَ | هُمُ الظّٰلِمُوْنَ [9:60] | يٰٓاَيُّهَا |
| کہ | تم دوستی کرو ان سے | جو | دوستی کرے گا ان سے | یہ لوگ | وہ ظالم | اے |

تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الَّذِيْنَ | اٰمَنُوْٓا | اِذَا | جَآءَكُمُ | الْمُؤْمِنٰتُ | مُهٰجِرٰتٍ | فَامْتَحِنُوْهُنَّ |
| جو | ایمان لائے | جب | آئیں تم | مومن عورتیں | ہجرت کر کے | پس جانچ کر لو |

مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو ان کی آزمائش کر لو (اور)

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَللّٰهُ | اَعْلَمُ | بِاِيْمَانِهِنَّ | فَاِنْ | عَلِمْتُمُوْهُنَّ | مُؤْمِنٰتٍ | فَلَا |
| اللہ | زیادہ جاننے والا | اُن کے ایمان کو | پھر اگر | تم جان لو کہ وہ | مومنہ ہیں | پس نہ |

خدا تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ سو اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تَرْجِعُوْهُنَّ | اِلَى الْكُفَّارِ | لَا هُنَّ | حِلٌّ | لَّهُمْ | وَ | لَا |
| واپس نہ کرو ان کو | کفار کی طرف | نہ ہو | حلال | لیے ان | اور | نہ |

تو ان کو کفار کی طرف نہ بھیجو۔ کہ نہ یہ ان کو حلال ہیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| هُمْ | يَحِلُّوْنَ | لَهُنَّ | وَاٰتُوْهُمْ | مَّآ | اَنْفَقُوْا | وَلَا |
| وہ | حلال ہیں | لیے ان | دے دو ان کو | جو | انہوں نے خرچ کیا | اور نہ |

اور نہ وہ ان کو جائز۔ اور جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا ہو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| جُنَاحَ | عَلَيْكُمْ | اَنْ | تَنْكِحُوْهُنَّ | اِذَآ | اٰتَيْتُمُوْهُنَّ | اُجُوْرَهُنَّ |
| حرج | تم پر | کہ | تم ان سے نکاح کر لو | جب | تم دے دو ان کو | مہر ان کا |

وہ ان کو دے دو۔ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کر لو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَلَا | تُمْسِكُوْا | بِعِصَمِ | الْكَوَافِرِ | وَاسْئَلُوْا | مَآ | اَنْفَقْتُمْ |
| اور نہ | روکے نہ رکھو | ناموس | کافر عورتیں | مانگ لو | جو | تم نے خرچ کیا |

اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو۔ (یعنی کفار کو واپس کر دو) اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَلْيَسْئَلُوْا | مَآ | اَنْفَقُوْا | ذٰلِكُمْ | حُكْمُ | اللّٰهِ | يَحْكُمُ |
| وہ مانگ لیں | جو | انہوں نے خرچ کیا | یہ وہ | حکم | اللہ | فیصلہ کرتا ہے |

تم ان سے طلب کر لو اور جو انہوں نے اپنی عورتوں پر خرچ کیا ہو وہ تم سے طلب کر لیں یہ خدا کا حکم ہے۔ جو تم میں فیصلہ کیے دیتا ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بَيْنَكُمْ | وَاللّٰهُ | عَلِيْمٌ | حَكِيْمٌ [10:60] | وَ | اِنْ | فَاتَكُمْ |
| درمیان تم | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا | اور | اگر | تمہارے ہاتھ سے نکل جائیں |

اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اگر تمہاری عورتوں میں سے



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الممتحنہ — رکوع نمبر 1 تا 2

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| شَیْءٍ | مِنْ اَزْوَاجِکُمْ | اِلَی الْکُفَّارِ | فَعَاقَبْتُمْ | فَاٰتُوا | الَّذِیْنَ | ذَھَبَتْ |
| کچھ | بیویاں تم سے | کفار کی طرف | پھر تمہاری نوبت آئے | پس دے دو | جن | چلی گئی |

کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور اس کا مہر وصول نہ ہو) پھر تم ان سے جنگ کرو (اور ان سے تم کو جو غنیمت ہاتھ لگے)

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اَزْوَاجُھُمْ | مِّثْلَ | مَآ اَنْفَقُوْا | وَاتَّقُوا اللّٰہَ | الَّذِیْٓ | اَنْتُمْ | بِہٖ |
| بیویاں ان کی | مانند | جو خرچ کیا | ڈرو اللہ سے | جس نے | تم | پر اس |

تو جن کی عورتیں چلی گئی ہیں ان کو (اس مال سے) اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| مُؤْمِنُوْنَ \|11:60\| | یٰٓاَیُّھَا | النَّبِیُّ | اِذَا | جَآءَکَ | الْمُؤْمِنٰتُ | یُبَایِعْنَکَ |
| ایمان لائے ہو | اے | نبی | جب | آئیں تم | مومن عورتیں | بیعت کریں تم |

اور خدا سے جس پر تم ایمان لائے ہو ڈرو۔ اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| عَلٰٓی اَنْ | لَّا | یُشْرِکْنَ | بِاللّٰہِ | شَیْئًا | وَّلَا | یَسْرِقْنَ |
| پر کہ | نہ | شریک کریں گی | ساتھ اللہ | چیز | نہ | چوری کریں گی |

کہ خدا کے ساتھ نہ تو شریک کریں گی نہ چوری کریں گی،

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| وَلَا | یَزْنِیْنَ | وَلَا | یَقْتُلْنَ | اَوْلَادَھُنَّ | وَلَا | یَاْتِیْنَ |
| اور نہ | زنا کریں گی | اور نہ | قتل کریں گی | اپنی اولاد کو | اور نہ | آئیں گی |

نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں سے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بِبُھْتَانٍ | یَّفْتَرِیْنَہٗ | بَیْنَ | اَیْدِیْھِنَّ | وَاَرْجُلِھِنَّ | وَلَا | یَعْصِیْنَکَ |
| ساتھ بہتان | وہ گھڑیں اس | درمیان | ہاتھوں ان کے | پاؤں ان کے | اور نہ | نافرمانی کریں گی |

بہتان باندھ لائیں گی۔ اور نہ نیک کاموں میں نافرمانی کریں گی

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| فِیْ مَعْرُوْفٍ | فَبَایِعْھُنَّ | وَاسْتَغْفِرْ | لَھُنَّ | اللّٰہَ | اِنَّ | اللّٰہَ |
| معروف میں | پس بیعت لے لو ان سے | دعا مغفرت کرو | لیے ان | اللہ | کہ | اللہ |

تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لیے خدا سے بخشش مانگو۔ بیشک خدا بخشنے والا

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| غَفُوْرٌ | رَّحِیْمٌ \|12:60\| | یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ | اٰمَنُوْا | لَا | تَتَوَلَّوْا | قَوْمًا |
| بخشنے والا | رحم کرنے والا | اے لوگو جو | ایمان لائے | نہ | دوست بناؤ | لوگ |

مہربان ہے مومنو! ان لوگوں سے جن سے خدا غصے ہوا ہے دوستی نہ کرو

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| غَضِبَ اللّٰہُ | عَلَیْھِمْ | قَدْ | یَئِسُوْا | مِنَ الْاٰخِرَۃِ | کَمَا یَئِسَ | الْکُفَّارُ |
| غضب کیا اللہ | پر ان | تحقیق | مایوس ہو گئے | آخرت سے | جس طرح مایوس ہو گئے | کافر |

(کیونکہ) جس طرح کافروں کو مردوں (کے جی اٹھنے) کی امید نہیں اسی طرح ان لوگوں کو آخرت (کے آنے) کی امید نہیں۔

| | |
|---|---|
| مِنْ | اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ \|13:60\| |
| سے | قبروں والے |

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# تشریحات

## آیت نمبر 1

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۤ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

ترجمہ: اے لوگو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لے (مکے سے) نکلو ہو تو میرے اور میرے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں۔ تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

### تشریح:

اس آیت کا کریمہ میں اہل ایمان کی غیرت ایمانی کو تحریک دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ سچے مومن ہیں تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بنائیں۔ یہ آیت کریمہ ایک خاص پس منظر رکھتی ہے تفصیل ذیل میں ہے۔

### غزوہ مکہ کی مہم میں راز داری:

کفار مکہ نے صلح حدیبیہ کی بدعہدی کی تو آپ ﷺ کو قریش کی اس بدعہدی پر سخت افسوس اور صدمہ ہوا۔ قریش کی بدعہدی ہی حقیقتاً اعلان جنگ کے مترادف تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نہایت راز داری سے مکہ پر چڑھائی کی مہم کا آغاز کیا۔ حلیف قبائل کو جو پیغامات بھیجے گئے ان میں جس قدر راز داری سے آپ ﷺ نے اس موقع پر کام لیا۔ پہلے کبھی نہ لیا تھا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مکہ حرم تھا وروہاں لڑائی کرنا مکہ کے احترام کے خلاف تھا۔ آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ کفار مکہ کو خبر تک نہ ہو اور آپ ایک عظیم لشکر لے کر وہاں پہنچ جائیں۔ جس سے کفار مرعوب ہو کر مقابلہ کی جرات ہی نہ کر سکیں۔ گویا آپ اس راز داری سے دو فائدے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ایک یہ کہ مکہ فتح ہو جائے دوسرا یہ کہ وہاں کشت وخون بھی نہ ہو۔

### حاطب بن ابی بلتعہ کا کفار مکہ کو خط بھیجنا اور راز فاش ہونے کا خطرہ

انہی دنوں ایک نہایت سچے مسلمان حاطب ابن ابی بلتعہ سے ایک غلطی ہوگئی۔ ان کی بیوی بچے مکہ میں تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قریش مکہ کو اس راز سے مطلع کر کے ان پر ایک احسان کر دیں تاکہ وہ اس دوران اس احسان کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے بیوی بچوں کو گزند نہ پہنچائیں۔ مکہ سارہ نامی ایک عورت مدینہ آئی ہوئی تھی۔ حاطبؓ نے اس عورت کی خدمات حاصل کیں۔ ایک خط لکھ کر اس کے حوالہ کیا جو سرداران قریش کے نام سے تھا۔ اور اسے یہ تاکید کی کہ نہایت راز سے یہ خط کسی قریشی سردار کے حوالے کر دے اور اس عورت کی اس خدمت کے عوض اسے دینار بھی دے دیئے۔ اس طرح اس عورت کی حیثیت حاطبؓ کے قاصد کی بن گئی تھی۔ حاطبؓ کا یہ خط چونکہ بنے بنائے سارے کھیل پر پانی پھیر دینے کے مترادف تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی مدینہ سے روانگی کے فوراً بعد آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اس معاملہ سے مطلع فرما دیا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آپ کا خط واپس لانے کے لئے وفد بھیجنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے، زبیرؓ اور مقدادؓ تینوں آدمیوں کو (اس مہم پر) روانہ کیا۔ فرمایا (مکہ کے رستہ پر) روضہ خاخ (ایک مقام کا نام) تک جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک عورت (سارہ) ملے گی جو اونٹ پر سوار ہوگی۔ اس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ۔ چنانچہ ہم تینوں گھوڑے دوڑاتے روضہ خاخ پہنچ گئے تو فی الواقع وہاں ایک شتر سوار عورت ملی۔ ہم نے اس سے کہا: ''جو تمہارے پاس خط ہے وہ نکال دو'' وہ کہنے لگی: ''میرے پاس تو کوئی خط نہیں'' ہم نے کہا: نکال دو تو خیر ورنہ تمہاری خیر نہیں'' چنانچہ اس نے اپنے جُوڑے میں سے وہ خط نکال کر ہمیں دے دیا اور ہم وہ خط آپ کے پاس لے آئے۔ اس خط کا مضمون یہ تھا: ''حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام۔ اور اس میں انہیں نبی اکرمؐ کے معاملہ (مکہ پر چڑھائی) کی خبر دی گئی تھی۔

## حاطب بن بلتعہ سے باز پرس:

نبی اکرم ﷺ نے حاطب سے پوچھا: حاطب! یہ کیا بات ہے؟ (تم نے جنگی راز کیوں فاش کر دیا؟) حاطبؓ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! میرے معاملہ میں جلدی نہ کیجئے۔ (اور میری بات سن لیجئے) میں ایک ایسا آدمی ہوں جو اصل قریشی نہیں۔ آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجر ہیں (وہ اصل قریشی ہیں) ان کے رشتہ دار قریش کے کافروں میں موجود ہیں جن کی وجہ سے ان کے گھر بار اور مال و اسباب محفوظ رہتے ہیں۔ میں نے یہ چاہا کہ میرا ان سے کوئی نسبی رشتہ تو ہے نہیں میں ان پر کچھ احسان کر کے اپنا حق قائم کروں تا کہ وہ میرے رشتہ داروں کی حمایت کریں۔ میں یہ کام کفر یا اپنے دین سے پھر جانے کی بنا پر نہیں کیا''۔

## آپ کا سیدنا حاطب کی معذرت قبول کرنا:

حضرت حاطب کا جواب سن کر نبی اکرم ﷺ نے (مسلمانوں سے) کہا: ''حاطب نے تم سے سچ سچ بات کہہ دی'' حضرت عمرؓ کہنے لگے ''یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں'' آپ نے فرمایا: ''دیکھو! یہ جنگ بدر میں شریک تھا اور تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر پر (عرش معلیٰ سے) جھانکا پھر فرمایا: ''(ماسوائے شرک کے) تم جو بھی عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا'' عمرو بن دینا کہتے ہیں کہ یہ آیت اس باب میں نازل ہوئی۔ (بخاری۔ کتاب التفسیر)

## غیرت ایمانی کے تقاضوں کی تذکیر و یاد دہانی:

اس آیت کریمہ میں اُسی پس منظر میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ اے ایمان والو! اللہ اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ دونوں میں بڑا فرق یہ کہ تم اللہ اور اُس کے دین حق پر ایمان لائے جبکہ کفار دین حق کے منکر ہیں، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالتے ہیں۔ سو وہ تمہیں اس قدر تنگ کرتے ہیں کہ تم اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہو۔ اور ان کی طرف سے یہ ظلم و ستم اور تنگی و زیادتی تمہارے ساتھ محض اس بنا پر ہے کہ تم لوگ ایمان رکھتے ہو اللہ پر جو کہ رب ہے تم سب کا، سو جو لوگ دشمن ہوں، اللہ کے اس کے رسول اور اس کے دین کے، ان سے تمہاری محبت و دوستی اور تعلق کا کیا سوال پیدا ہو سکتا ہے؟ سو قرآن حکیم اس طرح کی شخصی مصلحتوں کو دین ایمان کے تقاضوں کے خلاف اور ان کے منافی قرار دیتا ہے، اور ایمان والوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا دین ایمان کی جس دولت سے تم لوگ سرفراز ہو اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے رشتہ محبت کبھی نہ جوڑو جو اللہ کے اس کے رسول کے اور تمہارے دین کے دشمن ہیں۔ پس اہل ایمان کی بھی دین دشمن انسان سے دوستی اور محبت ممکن نہیں کہ یہ اس کے دین وایمان کے تقاضوں کے منافی ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن کو ایک برابر جانتا ہے

اس واضح حقیقت کے باوجود بھی اگر کوئی دوستی کرے گا تو یہ بات اللہ تعالیٰ سے چھپ نہیں سکتی۔ سوارشاد فرمایا گیا کہ میں ایک برابر جانتا ہوں وہ سب کچھ جو تم لوگ چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ تو پھر مجھ سے کسی بات کو چھپانا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟ پس لوگوں سے تو تم لوگ چھپ سکتے ہو مگر مجھ سے چھپنا آخر کیسے اور کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟ سو مومن کا کام اور اس کی شان یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اس بات کا خیال دل و جان سے خیال رکھے کہ میرا معاملہ میرے خالق و مالک کے ساتھ کیسا ہے، کہ اس سے کسی بات کو چھپانا ممکن نہیں، پس اصل چیز اس کی رضا و خوشنودی ہے۔ یہ چیز اگر نصیب ہوگئی تو سب کچھ مل گیا اور اگر یہ نہ مل سکی تو کچھ نہ ملا۔

## دین کے دشمنوں سے دوستی کا نتیجہ راہ حق سے محرومی۔

سوارشاد فرمایا گیا کہ جو کوئی ایسا کرے گا وہ یقیناً بھٹک گیا سیدھی راہ سے، کہ دین کے دشمنوں سے دوستی رکھنے کا لازمی نتیجہ راہ حق و ہدایت سے محرومی ہے۔ سو اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کفار و مشرکین سے دل سے دوستی رکھنا صراط مستقیم سے محرومی کا باعث ہے جو کہ محرومیوں کی محرومی اور فساد و بگاڑ کی جڑ بنیاد ہے۔

## آیت نمبر 2:

**اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ۝**

**ترجمہ:** اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ کفار کبھی بھی مومنین کے دوست نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کفار اگر مومنین پر قابو پالیں تو اُن کے ساتھ کیا رویہ ہوگا۔ قرآن پاک میں ہے کہ اس صورت میں وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے۔ تم لوگوں پر دست درازی بھی کریں گے، اور زبان درازی بھی، اور چاہیں گے کہ کسی طرح تم بھی کافر بن جاؤ۔ سو قتل و قتال، ظلم و زیادتی، اور طرح طرح کے جھوٹے پروپیگنڈے وغیرہ میں سے جو بھی کچھ ان سے ہو سکے گا اس میں یہ کبھی فرق نہیں کریں گے، تو ایسوں سے تمہاری دوستی کس طرح ممکن ہو سکتی ہے؟ سو تم ان سے دوستی کے خواہش مند ہو لیکن ان کے دلوں میں تمہارے خلاف ایسا بغض اور عناد بھرا ہوا ہے کہ وہ اگر کہیں تم پر قابو پا گئے تو وہ تمہارے خلاف دست درازی سے باز آئیں گے، نہ زبان درازی سے، بلکہ ان کی تو اپنی طرف سے پوری کوشش ہوگی کہ تمہیں بھی مرتد کر کے چھوڑیں۔

یہاں تک جو ارشاد ہوا ہے، اور آگے اسی سلسلے میں جو کچھ آ رہا ہے، اگر چہ اس کے نزول کا موقع حضرت حاطب ہی کا واقعہ تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تنہا انہی کے مقدمہ پر کلام فرمانے کے بجائے تمام اہل ایمان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ درس دیا ہے کہ کفر و اسلام کا جہاں مقابلہ ہو، اور جہاں کچھ لوگ اہل ایمان سے ان کے مسلمان ہونے کی بنا پر دشمنی کر رہے ہوں، وہاں کسی شخص کا کسی غرض اور کسی مصلحت سے بھی کوئی ایسا کام کرنا جس سے اسلام کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہو اور کفر و کفار کے مفاد کی خدمت ہوتی ہو۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 3:

**لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝**

**ترجمہ:** قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے کام آئیں گے اور نہ اولاد۔ (قیامت کے روز) وہی تم میں فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں اُن لوگوں تعلیم دی جارہی ہے جو دینی تقاضوں کے مقابلے میں اپنے رشتے ناطوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ یاد رکھو یہ چیزیں قیامت کے روز تمہارے کچھ کام آنے والی نہیں ہیں، اس روز یہ سب رشتے ناطے کٹ جائیں گے اور اللہ ایسے لوگوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا، پس جو لوگ ایسے رشتوں ناطوں کی بناء پر دینی تقاضوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں وہ اس روز بڑے ہی خسارے میں رہیں گے۔

قیامت کے روز ہر شخص کو اپنی بخشش کی فکر ہوگی۔ اس روز گہرے رشتے دار بھی دوسرے کا حال نہ پوچھیں گے حالانکہ ان کو ایک دوسرے کو دکھایا بھی جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: "اس روز کوئی گہرا دوست بھی اپنے کسی گہرے دوست سے نہیں پوچھے گا حالانکہ ان کو ایک دوسرے کو دکھایا بھی جائے گا۔ اس روز مجرم انسان یہ تمنا کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں وہ اپنے بیٹوں، اپنی بیوی، اپنے بھائی، اور پانے اس قبیلے کو جو اس کو پناہ دیا کرتا تھا اور ان سب لوگوں کو بھی اپنے بدلے میں دے دے جو روئے زمین پر موجود ہیں اور خود بچ جائے"۔ مگر ایسے نہ ہوسکتا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔

### اولاد کی محبت کی حقیقت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس اولاد کے لئے تم کفار کے ساتھ محبت کا اظہار کر رہے ہو، یہ تمہارے کچھ کام نہ آئے گی، پھر اس کی وجہ سے تم کافروں سے دوستی کر کے کیوں اللہ کو ناراض کرتے ہو۔ قیامت والے دن جو چیز کام آئے گی، وہ تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے، اس کا اہتمام کرو۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ماں باپ اور اولاد کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ یعنی اہل اطاعت کو جنت میں اور اہل معصیت کو جہنم میں داخل کرے گا بعض کہتے ہیں آپس میں جدائی کا مطلب کہ ایک دوسرے سے بھاگیں گے۔

یہ اشارہ ہے حضرت حاطب کی طرف انہوں نے اپنی ماں، اپنے بھائی، اور اپنی اولاد کو جنگ کے موقع پر دشمنوں کی ایذا سے بچانے کے لیے یہ کام کیا تھا۔ اس پر فرمایا جارہا ہے کہ تم نے جن کی خاطر اتنے بڑے قصور کا ارتکاب کر ڈالا وہ قیامت کے روز تمہیں بچانے کے لیے نہیں آئیں گے۔ کسی کی یہ ہمت نہ ہوگی کہ خدا کی عدالت میں آگے بڑھ کر یہ کہے کہ ہمارے باپ یا ہمارے بیٹے یا ہمارے بھائی نے ہماری خاطر یہ گناہ کیا تھا اس لیے اس کے بدلے کی سزا ہمیں دے دی جائے۔ اس وقت ہر ایک کو اپنی ہی اپنی پڑی ہوگی، اپنے اعمال ہی کے خمیازے سے بچنے کا سوال ہر شخص کے لیے بلائے جان بن رہا ہوگا، کجا کہ کوئی کسی دوسرے کے حصے کا خمیازہ بھی اپنے اوپر لینے کے لیے تیار ہو۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 4:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

ترجمہ: تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو سکتے) اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلی دشمنی رہے گی ہاں ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا اور میں خدا کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہمارا بھروسا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ جانا ہے۔

## تشریح:

اس آیت کریمہ میں مومنین کو حضرت ابراہیمؑ کے اُسوہ حسنہ کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ ان کا دنیاوی زندگی رشتے ناطے میں کیسا ردعمل ہونا چاہیے۔ سو ارشاد فرمایا گیا کہ بلاشبہ تمہارے لیے (اے مسلمانو!) ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں عمدہ نمونہ ہے۔ پس تم لوگوں نے اگر اپنانا ہے تو اسی اسوہ ابراہیمی کو اپناؤ جو کہ دین وایمان پر مبنی نہایت پاکیزہ اُسوہ ہے، اور جو دارین کی سعادت وسرخروئی اور فوز فلاح سے سرفرازی کا ذریعہ اور وسیلہ ہے، اور جس کی اساس وبنیاد یہ ہے کہ دین کا تقاضا دوسرے ہر تقاضے پر مقدم اور فائق ہو۔

## مشرکین سے بیزاری کا درس:

گویا اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشرکوں سے اظہار بیزاری کی تذکیر و یاددہانی فرمائی گئی اور اس چیز کا درس دیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم اور اس کے جملہ معبودان باطلہ سے صاف طور پر براءت و بیزاری کے اُسوۃ ونمونہ کی تذکیر و یاددہانی فرمائی گئی ہے۔ سو دیکھو کہ کس طرح انہوں نے دینی قرابت ورشتہ داری کے مقابلے میں نسلی اور خونی قرابت کو یکسر اور علی الاعلان مسترد کر دیا تھا، پس تمہیں بھی ہمیشہ اور ہر موقع پر یہی نمونہ اپنانا چاہیے، تو پھر تمہارے لیے اے ایمان والو! اس بات کی کوئی گنجائش کس طرح ہو سکتی ہے کہ تم کفار ومشرکین سے موالات ومودت کی پینگیں بڑھاؤ؟

## رشتہ دین وایمان ہی اصل رشتہ ہے:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان پر واضح فرمایا کہ اب ہمارا اور تمہارا کوئی رشتہ نہیں، یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اللہ واحد پر، کہ اس وقت اور اس صورت میں یعنی جب کہ تم ایسا ایمان لے آؤ یہ دشمنی اور بیر نہ صرف یہ کہ ختم ہو جائے گا، بلکہ باہمی محبت والفت میں تبدیل ہو جائے گا۔

## پیغمبر مختار کل نہیں ہوتے:

سو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے صاف اور صریح طور پر فرمایا کہ میں آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ میں اختیار نہیں رکھتا کہ جو چاہوں کروں یا اس سے کروا دوں۔ سو اس ارشاد سے واضح فرما دیا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے موحد ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہمارا بھروسہ تجھ ہی پر ہے کہ تو ہی حاجتوں کو پورا کرنے والا اور مشکلات و مصائب کو دور فرمانے والا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## سب کا رجوع بہر حال اللہ تعالیٰ ہی کی طرف:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں نے اپنی دعا میں مزید عرض کیا کہ اے ہمارے رب تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے ہر کسی نے۔ یعنی قیامت کے روز، جہاں ہر کسی نے اپنے زندگی بھر کے کیے کرائے کا حساب دینا اور اس کا بھرپور بدلہ پانا ہے۔ پس ہر مومن کو ہمیشہ اور ہر حال میں آخرت میں کامیابی کے لئے کوشاں رہنا اور یہی دعا کرتے رہنا چاہیے تاکہ ان کیلئے اپنے ایمان و یقین کی تازگی و پختگی کا سامان بھی ہوتا رہے۔

### آیت نمبر 5:

**رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝**

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کے ہاتھ سے عذاب نہ دلانا اور اے پروردگار ہمارے ہمیں معاف فرما بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

### تشریح:

یہاں فتنہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جو بڑا وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ فتنہ کے معنی آزمائش، دکھ، رنج، رسوائی، دیوانگی، عبرت، عذاب، مرض سب کچھ آ سکتا ہے اور یہ لفظ عموماً برے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اس جملہ یا دعا کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک تو ترجمہ سے واضح ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر خدانخواستہ کافر ہم پر غالب آ گئے تو ہمیں ہمارے دین پر قائم نہ رہنے دیں گے۔ اور پھر سے کفر و شرک میں مبتلا کرنے کا باعث بن جائیں گے۔ نیز وہ یہ سمجھیں گے کہ ہم ہی سچے دین پر ہیں۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ایسے اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کی توفیق دے کہ کافر لوگ ہماری طرف انگشت نمائی نہ کر سکیں اور طعنے نہ دے سکیں۔

## فتنوں سے پناہ کی دعا و درخواست کا ذکر و بیان:

سوارشاد فرمایا گیا کہ انہوں نے اپنے رب کی خصوصی اپنی دعا میں مزید عرض کیا کہ اے ہمارے رب ہمیں فتنہ نہ بنانا کافروں کیلئے۔ کہ وہ ہم پر غالب آ کر ہم پر ظلم و ستم کرنے لگیں، اور اپنی اس کامیابی کو وہ اپنی حقانیت کی دلیل قرار دے کر حق سے اور دور ہو جائیں، اور دوسروں کو بھی راہ حق و ہدایت سے دور اور محروم کرنے لگیں، نیز یہ کہ ہمارے اندر کوئی ایسی کمزوری پیدا نہ ہونے پائے جس سے ہمارے دشمنوں کو ہم پر عیب گیری کا موقع ملے۔

## اللہ تعالیٰ بڑا ہی حکمت والا ہے:

ارشاد فرمایا گیا کہ بلاشبہ تو بڑا ہی حکمت والا ہے۔ پس کوئی سمجھے یا نہ سمجھے تیرا ہر کام بہر حال حد درجہ حکمت پر مبنی ہوتا ہے "**تبارک وتعالیت**" اس لیے ہم اپنے معاملہ "کلیتہ" تیرے ہی حوالے کرتے ہیں تو جو کرے گا اسی میں حکمت اور بہتری ہوگی، سو اس کامل تفویض کا درس ہے جو کہ مومن صادق کی اصل قوت اور اس کے اطمینان اور سکون قلب کا سب سے بڑا ذریعہ و وسیلہ ہے، کہ وہ اپنے معاملہ اللہ تعالیٰ ہی کے حوالے کر دے اور اس کی رحمت و عنایت کی امید رکھے۔ اور اس کی قدرت و حکمت پر مطمئن ہو جائے۔

### آیت نمبر 6:

**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝**

تم (مسلمانوں) کو یعنی جو کوئی خدا کے سامنے جانے اور روز آخرت (کے آنے) کی امید رکھتا ہو اسے اُن لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے اور جو روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا) ہے۔



TopStudyWorld.Com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## تشریح:

اس آیت کریمہ میں واضح فرمادیا گیا کہ قیامت کا اعتقاد و یقین اصلاح احوال کیلئے اہم اساس اور بنیاد ہے۔عقیدہ آخرت کے بغیر انسان سنجیدہ نہیں ہوتا، اور جب کوئی شخص کسی امر کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہوتا وہ بات کوتوجہ سے سنتا ہی نہیں، اور جب کوئی کسی کی بات کوتوجہ سے سننے ہی کے لئے تیار نہ ہوتو اس کیلئے اس سے مستفید ہونے کا سوال ہی کیا پیدا ہوسکتا ہے؟ پس قیامت کے دن کا اعتقاد اور یقین سب سے اہم اساس اور بنیاد ہے۔جو اللہ کی نصرت وامداد کی امید رکھتا ہوگا اور آخرت کی پیشی اور وہاں کے حساب کتاب سے ڈرتا ہوگا وہی ایسی آزمائشوں میں پورا اتر سکتا ہے۔اور جن لوگوں کے اندر یہ دونوں باتیں راسخ نہیں ہوں گی وہ یہ بازی نہیں کھیل سکیں گے۔

### اللہ پاک کی شان بے نیازی اور اس کے ایک اہم مقتضیٰ کا ذکر و بیان:

سو اللہ پاک کی شان بے نیازی کے اس ذکر و بیان سے اسوہ ابراہیمی سے منہ موڑنے والوں کے لیے ایک تنبیہ وتذکیر یہ فرمادی گئی کہ اس طرح کے اعراض وروگردانی کا نقصان خود ایسے لوگوں کو ہوگا نہ کہ اللہ پاک کا، وہ تو سب سے غنی و بے نیاز ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ جو کوئی اس سے اعراض روگردانی برتے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا نہ اللہ کا، کہ یقیناً اللہ بڑا ہی بے نیاز اوا پنی ذات میں آپ محمود ہے۔ پس اس کو نہ تو کسی کی روگردانی کی کوئی پرواہ ہے، اور نہ کسی کی حمد وثناء کی کوئی حاجت وضرورت، وہ اس سب سے غنی و بے نیازی ہے۔

### سیدنا ابراہیم کے ساتھیوں کے تین اوصاف:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کے یہاں اللہ تعالیٰ نے تین اوصاف بیان فرمائے۔ایک یہ کہ انہوں نے منکروں سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلیا تھا اور یہ قطع تعلق دائمی تھا، تا آنکہ مشرک شرک سے باز آجائیں۔دوسرے وہ صرف اللہ پر توکل رکھتے تھے، تیسرے وہ اپنے حق میں اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کی توفیق کی دعائیں بھی کرتے رہتے تھے اور بجا بھی لاتے ہیں۔یہ صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم لوگ فی الواقع اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے اور اس سے جزائے اعمال کی امید رکھتے ہوتو تمہیں بھی ان جیسے کام کرنے چاہئیں۔

اسی طرح یہ صورت نہیں کہ اگر کوئی اللہ کی حمد وثنا بیان کرے تو تب ہی وہ محمود ہے۔وہ کسی کے حمد وثنا بیان کرنے کا محتاج نہیں۔کیونکہ وہ اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔اس کی حمد وثنا بیان کرنے سے حمد کرنے والے کو ہی فائدہ پہنچتا ہے۔اللہ کا اس سے کچھ نہیں سنورتا اور حمد وثنا نہ کرنے سے اس کا بگڑتا بھی کچھ نہیں۔

### آیت نمبر 7:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ: عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کردے اور خدا قادر ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

### تشریح: اہل صدق وصفا کے لیے ایک عظیم الشان بشارت:

سو ارشاد فرمایا گیا، اور مومنین صادقین کے لیے عظیم الشان بشارت کے طور پر ارشاد فرمایا گیا کہ ''بعید نہیں کہ اللہ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان محبت ڈال دے کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی قدرت والا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا، نہایت ہی مہربان ہے''۔پس تمہیں اپنے اہل کفر رشتہ داروں سے بائیکاٹ اور قطع تعلقی میں زیادہ گرانی نہیں ہونی چاہیے، اس طرح ان حضرات کو ان کے رشتہ داروں کے ایمان لانے کی امید دلائی گئی، اور امام رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ یہ دراصل اللہ پاک کی طرف سے ایک وعدہ ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں انقلاب آئے



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



کا، اور وہ نورِ ایمان سے مشرف ہوں گے، چنانچہ ایسے ہی ہوا کہ اس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد فتح مکہ کے موقع پر اللہ پاک کا یہ وعدہ پورا ہو کر رہا، جب وہ لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔[خازن، کبیر وغیرہ]۔ بہر کیف اس ارشادِ ربانی میں اہلِ صدق و صفائی کیلئے ایک عظیم الشان بشارت ہے کہ آج تم لوگ اللہ کے دین اور اس کے رضا کیلئے اپنے کافر رشتہ داروں سے جس علیحدگی بائیکاٹ اور دشمنی کا اعلان کرو گے تو اس کے بارے میں یہ نہ سوچنا کہ یہ دشمنی ہمیشہ رہے گی بلکہ امید رکھو کہ اللہ اس کو محبت سے بدل دے گا اور وہ ایمان لا کر تم سے گلے ملیں گے۔ اللہ ہمیشہ اور ہر حال میں اپنا ہی بنائے رکھے، آمین۔

## اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا حوالہ و ذکر:

سو ارشاد فرمایا گیا اور اللہ پاک کی قدرت کاملہ کا حوالہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ بڑی ہی قدرت والا ہے۔ اس لئے وہ جو چاہے جب چاہے او جیسے چاہے کر سکتا ہے، اس کے لئے نہ کچھ مشکل ہے، اور نہ ہی اس کی قدرت سے کچھ بعید ہو سکتا ہے۔

## فتح مکہ سے پیشتر کفار مکہ کے ایمان لانے کی خوشخبری:

اس آیت میں مسلمانوں کو فتح مکہ سے پہلے ہی فتح مکہ کی خوشخبری دے دی گئی ہے۔ اور ابتداء میں عسیٰ کا لفظ محض شاہانہ انداز بیان کی رعایت سے آیا ہے۔ جیسے کوئی بادشاہ اپنے کسی ملازم کو کہے کہ ہوسکتا ہے کہ تمہیں ترقی دے دی جائے۔ تو اس کا مطلب ایک یقینی خبر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف فتح مکہ کی خبر ہی نہیں دی۔ بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ مکہ کے کافر جو آج تمہارے سخت دشمن ہیں۔ اسلام قبول کر لیں گے اور تم لوگ پھر آپس میں شیر و شکر بن جاؤ گے۔

یعنی اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ حالات کا رخ اس طرح موڑ دے کہ مکہ بھی فتح ہو جائے۔ کشت و خون بھی نہ ہو اور کافروں کی اکثریت بھی مسلمان ہو کر تمہارے ساتھ مل جائے۔ رہی وہ غلطی جو اس سلسلہ میں تم نے کی ہے۔ تو اللہ اس غلطی کو بھی اور اسی طرح تمہاری دوسری غلطیوں اور لغزشوں کو بھی از راہ کرم معاف کر دینے والا ہے۔

## آیت نمبر 8:

**لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝**

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

## تشریح: شان نزول:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ نہ آپ قتال کریں گے نہ آپ کیم خالفوں کی مدد دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ان کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لئے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ، تو حضرت اسماء نے ان کے تحفے قبول نہ کئے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں گھر میں بھی بلائیں ان کے تحائف قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ممانعت موالات کی حدود کی تعیین وتحدید:

سو اس سے دین کے دشمنوں کو دوست بنانے کی ممانعت کی حدود کی تعیین وتحدید فرما دی گئی اور یہ امر واضح فرما دیا گیا کہ اس سے مقصود یہ نہیں کہ تم ان کفار کے ساتھ حسن سلوک اور عدل وانصاف بھی نہ کرو، جنہوں نے دین کے معاملے میں نہ تم سے جنگ کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ ممانعت جس چیز کی جا رہی ہے وہ موالات اور دوستی ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ عدل واحسان کی نہیں اور یہ ممانعت بھی خاص طور پر ان کافروں سے ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی اور تم کو جلاوطن کیا کہ ایسوں سے اہل ایمان کی دلی دوستی ممکن نہیں ہو سکتی۔

## ترک موالات ظلم وزیادتی کرنے والوں سے:

سو اس ارشاد سے ایک تو یہ امر واضح فرما دیا گیا کہ ممانعت موالات کی ہے نہ کہ عدل واحسان کی۔ یعنی دلی دوستی اور تعلق سے منع کیا گیا ہے، کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے باغیوں اور سرکشوں سے قائم کرنا جائز نہیں، رہ گیا محض ظاہری تعلق اور لین دین تو وہ اس میں داخل ہے اور نہ ہی وہ منع ہے، اور عدل واحسان تو یوں بھی ایک مطلوب ومحمود چیز ہے کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

## آیت نمبر 9:

**اِنَّمَا یَنۡہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ اَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَ ظٰہَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡہُمۡ ۚ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝**

خدا انہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی۔ تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔

## ظالموں سے دوستی بھی ظلم ہے

سو ارشاد فرمایا گیا کہ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تمہیں ان لوگوں کی دوستی سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ کی۔ کہ یہ اللہ پاک کے حکموں کو توڑتے ہیں اور اللہ اور اس کے دین کے دشمن ہیں اور ان کی دوستی جو کہ اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کا حق تھا، اس کو جو لوگ اللہ کے دشمنوں کے ساتھ قائم کرتے ہیں وہ ظالم ہیں، کہ اس طرح یہ لوگ اپنی جانوں کے لئے عذاب کا سامان کرتے ہیں، اللہ پاک کے حقوق کے بارے میں بھی، دوسرے مسلمانوں کے حق میں بھی، اور خود ان لوگوں کی اپنی جانوں پر بھی ظلم کرتے ہیں۔

بہرکیف اس ارشاد کے ذریعے صراحت کے ساتھ بتا دیا گیا کہ اللہ تم کو کن لوگوں سے روکتا ہے، اور خاص طور کس چیز سے روکتا ہے۔ ایسے لوگ جنہوں نے دین کے بارے میں تم لوگوں سے جنگ کی، اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے، یا تمہارے نکالنے میں تمہارے دشمنوں کی مدد کی ہے، اور روک جس چیز سے رہا ہے وہ یہ ہے کہ تم ان کو اپنا دوست بناؤ اور بس، ورنہ وہ عدل واحسان سے نہیں روکتا کہ عدل وانصاف کی بنیاد تو قانون، معاہدے اور معروف پر ہوتی ہے۔ اس میں مومن وکافر اور دوست دشمن سب برابر ہوتے ہیں۔ اس میں اس طرح کے کسی فرق وامتیاز کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ قانون، معاہدے اور عرف کا جو تقاضا ہو گا وہ بہر حال پورا کرنا ہو گا۔ اس میں اس امر سے کوئی بحث نہیں ہوتی کہ معاملہ دوست کا ہے یا دشمن کا۔ سو جو لوگ اس تنبیہ کے بعد بھی کافروں سے موالات اور دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہوں گے کیونکہ ظالموں سے دوستی بھی ظلم ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آیت نمبر 10:

**يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْــَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْــَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰**

**ترجمہ:** مومنو جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو ان کی آزمائش کرلو۔ (اور) خدا تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے سو اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کہ نہ یہ ان کو حلال ہیں اور نہ وہ ان کو جائز۔ اور جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو دے، مومن ہیں تو ان کو دے اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کرلو اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو (یعنی کفار کو) واپس دے دو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو ان سے طلب کرلو اور جو کچھ انہوں نے (اپنی عورتوں) خرچ کیا ہو وہ تم سے طلب کرلیں یہ خدا کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کیے دیتا ہے اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

### تشریح: ہجرت کرنے والوں کی تین قسمیں:۔

آیت نمبر دس اور گیارہ میں ایک نہایت اہم معاشرتی مسئلہ کا حل پیش کیا گیا ہے جو آغاز ہجرت سے ہی کئی طرح کی الجھنوں کا باعث بنا ہوا تھا۔ مکہ میں بہت سے ایسے لوگ تھے جو خود مسلمان ہو چکے تھے مگر ان کی بیویاں مسلمان نہیں تھیں اسی طرح عورتیں مسلمان تھیں لیکن خاوند کافر تھے۔ ہجرت کے بعد سے یہ مسئلہ مزید سنگین بن گیا تھا۔ ہجرت کرنے والوں کو تین قسمیں تھیں۔

### میاں بیوی دونوں مسلمان اور ہجرت کر کے مدینہ آ گئے:۔

ایک وہ جو دونوں میاں بیوی مسلمان ہوں اور دونوں نے ہجرت کی ہو۔ جیسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ یعنی رسول اللہ کی صاحبزادی۔ ایسے لوگوں کا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ اور عموماً ایسے جوڑے آگے پیچھے یا ایک ساتھ مدینہ پہنچ ہی جاتے تھے۔

### میاں مسلمان مدینہ میں بیوی کافر مکہ میں:۔

دوسرے وہ جو خاوند مسلمان تھے مگر بیوی یا بیویاں کافر جیسے سیدنا عمر خود تو ہجرت کر کے مدینہ آ گئے لیکن ان کی دو کافر بیویاں مکہ ہی میں رہ گئیں۔

### بیوی مسلمان مدینہ میں میاں کافر مکہ میں:۔

تیسرے وہ جو بیوی مسلمان ہو چکی ہو اور خاوند کافر مکہ میں رہ جائے۔ جیسے رسول اللہ کی بڑی صاحبزادی سیدہ زینب تو مدینہ میں پہنچ گئیں مگر ان کا کافر خاوند عمرو بن عاص مکہ میں ہی رہ گیا۔ مردوں کے لیے یہ مسئلہ اس لحاظ سے زیادہ سنگین نہ تھا کہ وہ دوسرا نکاح کر سکتے تھے اور کر لیتے تھے۔ مگر عورتوں کے لیے اتنی مدت تک رشتہ ازدواج میں منسلک رہنا بڑا سنگین مسئلہ تھا۔

### ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کے امتحان:۔

یعنی ان ہجرت کرنے والی عورتوں کے ایمان یا دلوں کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن تم ظاہری طور پر ان کا امتحان لے لیا کرو کہ آیا وہ واقعی مسلمان ہیں اور محض اسلام کی خاطر وطن چھوڑ کر آئی ہیں؟ کوئی دنیوی یا نفسانی غرض تو اس ہجرت کا سبب نہیں تھی؟ یا کہیں خاوندوں سے لڑ کر یا خانگی جھگڑوں سے بیزار ہو کر یا محض سیر و سیاحت یا کسی دوسری غرض سے تو یہاں نہیں آئیں؟ اس حکم کے مخاطب چونکہ مومن ہیں، نبی نہیں۔ لہٰذا آپ نے اس غرض کے لیے سیدنا عمر کا انتخاب کیا تھا اور وہی مدینہ پہنچنے والی عورتیں کا امتحان لیتے تھے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### پہلا حکم:۔

ایسی عورتیں کے متعلق جو امتحان میں کامیاب ثابت ہوں پہلا حکم یہ ہوا کہ انہیں کسی صورت **کافروں کی طرف واپس نہیں کیا جائے گا اور** اس کی وجہ یہ بتائی کہ اس حکم کے بعد وہ اپنے کافر خاوندوں کے لیے حلال نہیں رہیں۔اس سے دو دو مسئلے **مستنبط کئے گئے ہیں ایک یہ کہ اختلاف دین سے** نکاح از خود ختم ہو جاتا ہے۔کافر مومنہ عورت کا یا مومن مرد اور کافر عورت کا رشتہ نکاح از خود ٹوٹ جاتا ہے۔**اور دوسرا یہ کہ اختلاف دارین سے بھی** نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔مثلاً ایک زوج دارالسلام میں ہو اور دوسرا دارالحراب میں تو نکاح از خود ختم ہو جائے گا **کیونکہ ان کے درمیان یہ رشتہ قائم رکھنا** محال ہے۔اس حکم کے بعد تمام مہاجر عورتوں کو نکاح کرنے کی اجازت مل گئی۔

### کافر عورتوں کے نکاح کی تنسیخ اور حق مہر کی ادائیگی کے طریقے:۔

اب رہا حق مہر کا مسئلہ جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے مدینہ آ گئی تھیں ان کے متعلق یہ حکم ہوا کہ **جو مسلمان ان سے نکاح کرے۔وہ اس** عورت کا سابقہ حق مہر اس کافر کو بھی ادا کرے گا۔جس کے نکاح میں وہ پہلے تھی۔اور اس نئے نکاح میں **جو حق مہر طے ہو وہ بھی ادا کرے گا اور** مسلمانوں کی جو عورتیں کافر تھیں اور کافروں کے پاس مکہ میں ہی رہ گئی تھیں ان کے متعلق یہ حکم ہوا کہ **جن کافروں کے قبضہ میں یا نکاح میں وہ ہیں۔وہ** مسلمانوں کو یا اس خاص مسلمان کو حق مہر ادا کریں یا لوٹا دیں جس کے نکاح میں وہ پہلے تھی۔اور مسلمانوں کو اس **رقم کا کافروں سے مطالبہ کرنا چاہیے۔** یعنی اس سلسلہ میں کافر مسلمان سے اور مسلمان کافروں سے اپنی سابقہ بیویوں کے حق مہر کی رقم کا **مطالبہ کر سکتے ہیں اور یہ حکم اس لیے نازل ہوا کہ ان** دنوں معاہدہ حدیبیہ کی رو سے صلح تھی۔کافروں اور مسلمانوں میں ایسے لین دین کا معاملہ یا تبادلہ ہو سکتا تھا۔

### مہاجر عورتوں کے بارے میں تحقیق حال کا حکم وارشاد:۔

سو اس سے ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کے بارے میں تحقیق حال کا حکم وارشاد فرمایا گیا ہے، تا کہ یہ **واضح ہو سکے کہ واقعی یہ دل وجان** سے مومن ہیں یا صرف ظاہری طور پر ایمان کا دعویٰ کرتی ہیں اور محض وقتی مصالح ومفادات کی بنا پر ایسا کہتی ہیں اور انہوں نے **جو ہجرت کی ہے وہ محض** اللہ و رسول کے لئے اور اس نے دین کی خاطر کی ہے یا اس کے پیچھے والی غرض کارفرما ہے، چنانچہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہر عورت سے قسم** دے کر پوچھتے کہ کیا اس نے کہیں اپنے شوہر سے ناراضگی کی بناء پر ہجرت نہیں کی؟ یا محض کسی جگہ سے تنگ ہو کر، **یا کسی دوسری جگہ کو پسند کرنے کی بناء** پر تو ایسی ہجرت نہیں کی؟ اور یہ کہ وہ قسم کھا کر کہے کہ اس نے یہ ہجرت محض اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی بناء پر کی ہے، **سو جب وہ اس امتحان میں** پاس ہو جاتی، تو اللہ کے رسول اس کے امتحان کی تصدیق فرما دیتے اور اس کو کفار کی طرف واپس نہیں لوٹاتے تھے، **اور اسکے شوہر کو مہر اور خرچہ وغیرہ** دے کر اس کی کسی مومن سے شادی کرا دیتے۔

### ایماندار عورتوں کو کفار کی طرف لوٹانے کی ممانعت کا ذکر وبیان:۔

### مومنہ مہاجرہ کے مہر کی ادائیگی کا حکم ارشاد:۔

سو اس سلسلے میں یہ ایک منصفانہ بات کی ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جس مومن عورت کو روکا گیا ہے اگر وہ **کسی کافر کی زوجیت میں رہی ہو تو** اس کا مہر ادا کر دو۔چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ جو کچھ ان لوگوں نے خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو تا کہ ان کو دوہرا خسارہ نہ اٹھانا پڑے، **کہ بیوی بھی جائے،** اور اس پر خرچ کیا جانے والا مال بھی

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



جب تحقیق سے ثابت ہو جائے کہ یہ مومن عورتیں ہیں تو یہ نہ ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ ہی وہ کافر ان کے لئے حلال ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں ان کو ان کافروں کی طرف واپس بھیجنا درست نہیں البتہ وہ عورت اگر کسی کافر کی زوجیت میں تھی تو مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے شوہر کو وہ مہر ادا کریں جو اس نے اس عورت کو دیا تھا۔ اور اس کی واپسی کی عملی شکل یہی ہوگی کہ اس کی واپسی کا ذمہ دار بیت المال ہوگا، "ماانفقوا" کے الفاظ اگرچہ عام ہیں لیکن میاں بیوی کی جدائی کی صورت میں چونکہ مہر ہی زیر بحث آتا ہے اس لیے یہ قرینہ دلیل ہے کہ یہاں پر وہی مراد ہے۔ مہر یعنی جس مہاجر عورت کو اس کے ایماندار ہونے کی بنا پر اس کے کافر شوہر کی طرف واپس نہیں کیا اس کا مہر اس کافر کو ادا کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے تاکہ اس کے سابق شوہر کی حق تلفی نہ ہو کہ یہ چیز جائز نہیں۔

**آیت نمبر 11:**

**وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿11﴾**

ترجمہ: اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور اس کا مہر وصول نہ ہوا ہو) پھر تم ان سے جنگ کرو (اور ان سے تم کو غنیمت ہاتھ لگے) تو جن کی عورتیں چلی گئی ہیں ان کو (اس مال میں سے) اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور خدا سے جس پر تم ایمان لائے ہو ڈرو۔

**تشریح:۔**

سو ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ سب کچھ جانتا نہایت حکمت والا ہے۔ پس وہ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو پوری طرح جانتا ہے۔ اور ان کے لیے جو حکم بھی فرماتا ہے وہ نہایت ہی حکمت پر مبنی ہوتا ہے، اور اس میں ان کے لئے دارین کی سعادت و سرخروئی کا سامان ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ہر حکم کو دل و جان سے اپنانا چاہیے۔

**بدلے کی ایک منصفانہ صورت کا ذکر و بیان:۔**

سو ارشاد فرمایا گیا کہ اگر مذکورہ اصول کے مطابق کافر لوگ کسی ایسی عورت کا مہر واپس نہ کریں جو اس کے مسلمان شوہر نے اس کو دیا تھا اور پھر تمہاری باری آئے تو تم یہ حق اپنا وصول کر لو۔ کے بیان ہو رہا ہے سو "عاقبتم" عقبہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی نوبت اور باری کے آتے ہیں یا یہ عقبیٰ سے ماخوذ ہے جس کے معنی انجام اور مال غنیمت کے ہوتے ہیں۔ مطلب بہر حال یہ ہے کہ تم کفار پر غلبہ پاؤ تو ایسے لوگوں کو جن کی بیویاں کفار کے پاس رہ گئی ہوں، ان کے مہر مال غنیمت سے ادا کر دو۔ اور ان مہروں سے مروی ہے کہ یہ خمس نکالنے سے پہلے ادا کرو۔

نیز یہ کہ اگر وہ لوگ مہر ادا نہ کریں جو اس عورت کے مسلمان شوہر نے اس کو دیا تھا تو اس صورت میں مسلمان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ ان کو کسی عورت کا مہر کفار کو ادا کرنا ہے تو وہ ان کو ادا کرنے کی بجائے اپنے اس بھائی کو ہی ادا کر دیں جس کی چلی جانے والی بیوی کا مہر واپس نہیں ہوا سو اس سے معاملے کی ایک منصفانہ کارروائی کی ہدایت ہوگی۔ جو عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ تاکہ اس طرح کسی کا حق نہ مارا جائے اور ہر کسی کو اس کا حق مل سکے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### تقویٰ و پرہیزگاری تقاضائے ایمان:۔

سو ارشاد فرمایا گیا کہ ڈرتے رہا کرو تم لوگ اللہ سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔ اس کے احکام و اوامر کی بجا آوری اور اس کی نواہی سے اجتناب کی پابندی کے ذریعے، کہ تمہارے ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ تم لوگ اس کے حکم کی دل و جان سے پاسداری و پابندی کرو، ورنہ ایمان کا دعویٰ محض زبانی جمع خرچ بن کر رہ جائے گا، جس کا کوئی فائدہ نہیں اور یہاں پر اس خاص وسباق میں تقویٰ کے اس حکم ارشاد میں اس بارے میں تنبیہ و تذکیر بھی ہے کہ کہیں تم لوگ اس اجزات کی حدود کو پھلانگ نہیں دینا۔ سو اس حکم ارشاد سے واضح فرما دیا گیا کہ دشمن کے ساتھ معاملہ کرنے کے سلسلے میں بھی تم لوگ اپنے اس اللہ سے ڈرتے رہنا جس پر ایمان لائے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی معقول وجہ کے بغیر کسی انتقامی کارروائی کے لیے کوئی بہانے ڈھونڈنے لگو۔

### آیت نمبر 12:

**يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾**

ترجمہ: اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ خدا کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے خدا سے بخشش مانگو۔ بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

### تشریح:۔

اس آیت کریمہ میں عورتوں سے بیعت لینے کے بارے میں بعض خاص ہدایات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ پیغمبر اسلام کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ جب عورتیں آپ کے پاس اسلام میں داخل ہونے کے لئے آئیں تو ان کو یونہی داخل نہ کرلیا جائے بلکہ ان سے اسلام کے تمام احکامات کی پابندی کے ساتھ ساتھ ان برائیوں سے بچنے کا بھی بطور خاص اقرار لیا جائے، جو کہ جاہلی معاشرے میں عام رہی ہیں تاکہ اسلامی معاشرے کے اندر ان برائیوں کے جراثیم پھیلنے نہ پائیں، جن میں سب سے پہلے شرک سے اجتناب کی بیعت کو ذکر فرمایا گیا کہ شرک سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ یہ دراصل بغاوت کا جرم ہے اسی لئے قرآن پاک میں ظلم عظیم قرار دیا گیا۔

شرک کے بعد دوسری برائی جس سے بچنے کی بیعت کا ذکر فرمایا گیا وہ ہے چوری سو وہ عہد کریں کہ وہ چوری نہیں کریں گی۔ سو جس طرح خداوند قدوس کے حقوق میں کسی قسم کا غلط تصرف جائز نہیں اسی طرح بندوں کے مال میں بھی بے جا تصرف جائز نہیں۔ اور تیسری چیز جس کا اس بیعت کے سلسلے میں ذکر فرمایا گیا ہے وہ ہے زنا کاری۔ وہ اس بات کا عہد کریں کہ وہ زنا کا ارتکاب نہیں کریں گی کہ زنا کاری کا جرم بھی ایک بڑا سنگین جرم ہے جو کہ معاشرے کی بنیادوں کو ڈھا دینے والا جرم ہے۔ اور اس کے بعد چوتھی چیز ہے قتل اولاد۔ یعنی وہ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، جس کا ارتکاب زمانہ جاہلیت میں مختلف وجوہ کی بنا پر کیا جاتا تھا اور ظاہر ہے کہ یہ بھی ایک بڑا ہولناک اور سنگین جرم ہے۔ اس لیے اس کو بھی بیعت کے سلسلے میں یہاں ذکر فرمایا گیا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



پانچویں چیز یہ ذکر فرمائی گئی کہ نہ وہ کوئی ایسا بہتان لائیں گی جس کو وہ گھڑیں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان۔ مثال کسی کا بچہ اٹھا کر اپنے خاوند کی طرف منسوب کر دیں، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں عورتیں بچہ نہ ہونے پر طلاق کے خوف سے ایسا کیا کرتی تھیں۔ زنا کا حمل بچہ پیدائش کے وقت چونکہ عورت کے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان ہی گرتا ہے اس لئے اس کو یوں تعبیر فرمایا گیا ہے، یہ دراصل کنایہ ہے جنسی اعضا سے، کہ یہ ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان ہی ہوتے ہیں، سو یہ ایک نہایت ہی شستہ اور مہذب اسلوب بیان ہے، اور اسی ان تمام برائیوں کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے جو جنسی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ بہتان تراشی خواہ کسی بھی قسم کی ہو نہایت سنگین برائی ہے لیکن جس بہتان کا تعلق جنسی امور سے ہو اس کی سنگینی دو چند بلکہ اور چند ہو جاتی ہے بعض اوقات بلکہ بسا اوقات ایسے فتنے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں جس کو دبانا ممکن نہیں رہتا۔

ارشاد فرمایا گیا کہ جو عورتیں ان تمام منکرات سے بچتے رہنے اور دین کے تمام معروفات کی پابندی کا عہد و اقرار کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں سے بیعت لیا کرو۔ چنانچہ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر رضا پہاڑی کے دامن میں مردوں کی بیعت کے بعد عورتوں کو بیعت فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے بیعت لے رہے تھے، مگر کسی عورت کے ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک کبھی چھوا نہیں۔

مختصر یہ کہ اس ارشاد میں بتا دیا گیا کہ جب ایسی عورتیں ان تمام منکرات سے بچنے اور دین کے تمام معروفات کی پابندی کا اقرار کر لیں، تو تم ان سے بیعت لے لیا کرو، اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت و بخشش کی دعا کیا کرو، کہ اس سے پہلے ان سے جو غلطیاں ہو گئی ہوں اللہ تعالیٰ ان سے درگزر فرمالے، بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا انتہائی مہربان بھی ہے، وہ ان کی بخشش بھی فرمائے گا اور ان کو اپنی رحمت سے بھی نوازے گا کہ اس کی شان ہی نوازنا اور کرم فرمانا ہے۔

## آیت نمبر 13:

**یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝۱۳**

ترجمہ: مومنو! ان لوگوں سے جن پر خدا غصہ ہوا ہے دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں (کے جی اٹھنے) کی امید نہیں اسی طرح ان لوگوں کو بھی آخرت کے آنے) کی امید نہیں۔

## تشریح:۔

اس آیت کریمہ میں واضح الفاظ میں ایمان والوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ تم ان لوگوں سے دوستی نہیں کرنا جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ یعنی یہود جو ''مغضوب علیہم'' کی صفت کے ساتھ مشہور و معروف ہیں، نیز نصاریٰ اور دوسرے سب کفار بھی اسی میں داخل ہیں کہ درحقیقت وہ سب ہی دین حق سے منہ پھیر کر اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ اس لیے اہل ایمان پر لازم ہے وہ ان سے دوستی نہ کریں۔

اس آخری آیت کریمہ میں اسی مضمون کی پھر تذکیر و یاددہانی فرما دی گئی، جس سے اس سورہ کریمہ کا آغاز ہوا تھا، تاکہ اس طرح اس مضمون کی تاکید بھی ہو جائے اور آغاز و انجام میں نظم و مناسبت کا جمال بھی واضح ہو جائے، جو اس کتاب حکیم کی عظمت شان کا ایک اہم اور واضح پہلو ہے۔

سو ارشاد فرمایا گیا کہ یہ لوگ آخرت سے ایسے مایوس ہو گئے جیسے قبروں میں پڑے ہوئے کافر لوگ۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



''مِن'' یہاں پر بیانیہ ہے اور اصحاب القبور، الکفار کا بیان ہے، یعنی جس طرح قبروں میں پڑے ہوئے کافر ہر خیر اور بھلائی سے مایوس ہو چکے ہیں، کہ اب نہ تو وہاں کے دائمی عذاب سے چھوٹ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ دنیا میں واپس آ سکتے ہیں، کہ توبہ و رجوع کر سکیں۔ دوسری صورت میں اگر اس ''مِن'' کو ابتدائیہ قرار دیا جائے، تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ لوگ آخرت سے ایسے مایوس ہو گئے ہیں کہ جس طرح کفار قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں سے مایوس ہو گئے ہیں، کہ کفار تو دوسری زندگی اور اس کے ثواب و عقاب کے سرے سے قائل ہی نہیں اور وہ اس دنیاوی اور ظاہری موت کو بالکل فناء محض سمجھتے ہیں، اور یہود و نصاریٰ کے دین میں عقیدہ آخرت اگرچہ موجود ہے، لیکن دین حق یعنی اسلام کے انکار کے باعث وہ بھی اپنے دل میں اپنے آپ کو جنت کی نعمتوں سے محروم سمجھتے ہیں۔

## مشقی سوالات

### سوال ☆: مشقی سوالات کے مختصر جوابات۔

**س1۔ سورۃ الممتحنۃ کی آیات کی روشنی میں اہل ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہیے؟**

**ج۔ اہل ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ رویہ**

سورۃ الممتحنۃ کی آیات میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اسلام دشمن کافروں کو دوست اور راز داں نہ بنائیں اور نہ ان کی طرف دوستی کے پیغام بھیجیں۔

**س2۔ سورۃ الممتحنۃ میں دشمنانِ حق کی کن باتوں کے سبب انہیں دوست اور راز داں بنانے سے منع کیا گیا ہے؟ لاہور 2009، گوجرانوالہ 2010ء**

**ج۔ دشمنانِ حق کو دوست اور راز داں نہ بنانے سے اسباب**

سورۃ الممتحنۃ میں دشمنانِ حق کی درج ذیل باتوں کے سبب انہیں دوست اور راز داں بنانے سے منع کیا گیا ہے:

ا۔ تم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا۔ اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں۔

۲۔ ان کا حال یہ ہے کہ رسول ﷺ کو اور تم کو صرف اس قصور پر جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب، اللہ پر ایمان لائے ہو تم چھپا کر ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ حالانکہ یہ مسلمان کو زبان اور ہاتھ سے تکلیف دیں گے اور چاہیں گے کہ مسلمان دوبارہ کافر بن جائیں۔

**س3۔ جب اہل کفر مسلمانوں پر غلبہ پا لیتے ہیں تو ان کا اہل ایمان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ 2009، 2010ء**

**ج۔ اہل کفر کا اہل ایمان کے ساتھ سلوک**

جب اہل کفر مسلمانوں پر غالب آ جاتے ہیں ان کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور ہاتھ اور زبان سے ان کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور کسی رشتے ناطے کا لحاظ نہیں رکھتے اور پھر سے انہیں کافر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

**س4۔ سورۃ الممتحنۃ کی آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے کس اُسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا؟ گوجرانوالہ 2009، لاہور 2010ء**

**ج۔ حضرت ابراہیمؑ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم**

سورۃ الممتحنۃ کی آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے درج ذیل اُسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا:

حق کی خاطر صاف گوئی سے کام لینا چاہیے جس طرح حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے، جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں ہم نہ تمہیں حق پر مانتے ہیں اور نہ تمہارے دین کو اور ہمارے تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت اور دشمنی رہے گی۔ جب تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الممتحنہ — رکوع نمبر 1 تا 2

**س5۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح کے کفار کے ساتھ عدل و احسان کی اجازت دی ہے؟** لاہور 2009، گوجرانوالہ 2010ء

**ج۔ کفار کے ساتھ عدل و احسان کی اجازت**

سورۃ الممتحنۃ کی آیات رو سے اللہ تعالیٰ نے صرف اُن کفار کے ساتھ عدل و احسان کی اجازت دی ہے:

''جن کفار نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور عدل و احسان کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا بیشک اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے''

**س6۔ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اہل ایمان کو کیا تلقین فرمائی ہے؟** لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008ء

**ج۔ مومن عورتوں کے بارے میں اہل ایمان کو تلقین**

اللہ تعالیٰ نے ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اہل ایمان کو یوں تلقین فرمائی:

''مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آ جائیں تو ان کی جانچ پڑتال کر لو ان کے ایمان کی حقیقت کا تو اللہ ہی کو علم ہے جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ واقعی مومن ہیں تو پھر انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو کیونکہ وہ کفار کے لیے حلال ہیں نہ کفار ان کے لیے حلال۔ ان کے کافر شوہروں نے جو مہر انکو دیا تھا وہ انہیں لوٹا دو اور ان سے نکاح کر لینے میں تم کو کچھ گناہ نہیں جب کہ ان کے مہر انکو ادا کر دو۔

**س7۔ نبی ﷺ کو مومن عورتوں سے کن باتوں پر بیعت لینے کو کہا گیا؟** گوجرانوالہ 2009ء

**ج۔ مومن عورتوں سے بیعت**

نبی ﷺ کو مومن عورتوں سے درج ذیل باتوں پر بیعت لینے کو کہا گیا۔

| | |
|---|---|
| ا۔ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کریں گی۔ | ۲۔ چوری نہیں کریں گی۔ |
| ۳۔ وہ زنا یعنی بدکاری نہیں کریں گی۔ | ۴۔ وہ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔ |
| ۵۔ کسی پر بہتان نہیں لگائیں گی۔ | ۶۔ اور نہ نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی کریں گی۔ |

## اضافی سوالات

**سوال☆: اضافی سوالات کے مختصر جوابات**

**س8۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ مکی ہے یا مدنی؟**

**ج۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کا نزولی دور**

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ مدنی سورت ہے۔

**س9۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کس زمانے میں نازل ہوئی؟**

**ج۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کا نزولی زمانہ**

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ اُن دنوں میں نازل ہوئی جب قریش مکہ نے معاہدہ حدیبیہ کو توڑ دیا تھا اور حضور خفیہ طور پر فتح مکہ کی تیاری فرما رہے تھے۔

**س10۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کتنے رکوع اور کتنی آیات ہیں؟**

**ج۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کے رکوع اور آیات**

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ میں دو رکوع اور تیرہ آیات ہیں۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



س11۔ اَلْمُمْتَحِنَۃ کا لفظی معنیٰ کیا ہے؟

ج۔ اَلْمُمْتَحِنَۃ کا لفظی معنیٰ

اَلْمُمْتَحِنَۃ کا لفظی معنیٰ ہے "امتحان لینے والی، جانچنے والی"

س12۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

ج۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کی وجہ تسمیہ

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس سورۃ میں ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کے ایمان کا امتحان لینے کی تلقین کی گئی ہے۔

س13۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کی پہلی آیت میں کون سے صحابی کے حوالے سے تمام مؤمنین کو ہدایت کی گئی ہے؟

ج۔ صحابی کے حوالے سے تمام مؤمنین کو ہدایت

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ میں حضرت حاطبؓ ابن بلتعہ کے حوالے سے نصیحت کی گئی ہے۔

س14۔ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟

ج۔ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کی خطا

انھوں نے مکہ سے آنے والی ایک مغنیہ سارہ کے ہاتھ قریش کو ایک خط لکھ کر حضور ﷺ کی خفیہ جنگی تیاریوں کی اطلاع دینے کی کوشش کی تھی۔

س15۔ ترجمہ بیان کیجیے: عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ ترجمہ: "عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے۔"

س16۔ ترجمہ کیجیے: قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ ترجمہ: "تمھیں ابراہیم اور اُن کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔"

س17۔ سورۃ ممتحنہ کی ابتدائی آیات میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟ لاہور بورڈ 2005ء

ج۔ ابتدائی آیات میں پیش واقعہ

جب قریش مکہ نے معاہدہ حدیبیہ کو توڑ دیا تھا اور حضور خفیہ طور پر فتح مکہ کی تیاری فرما رہے تھے۔ حضرت حاطبؓ نے مکہ سے آنے والی ایک مغنیہ سارہ کے ہاتھ قریش کو ایک خط لکھ کر حضور ﷺ کی خفیہ جنگی تیاریوں کی اطلاع دینے کی کوشش کی تھی۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

س18۔ حضور ﷺ کو عورتوں سے بیعت لینے کا حکم کس سورت میں ہے؟ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ بیعت لینے کا حکم

حضور ﷺ کو عورتوں سے بیعت لینے کا حکم سورۃ الممتحنہ میں ہے۔

س19۔ معانی لکھیے: "تُلْقُوْنَ اور حِلٌّ" گوجرانوالہ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ ان کے بالترتیب معانی یہ ہیں 'تم پہنچاتے ہو اور حلال' ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## سورۃ الممتحنہ — رکوع نمبر 1 تا 2

**س11۔ اَلْمُمْتَحِنَۃ کا لفظی معنیٰ کیا ہے؟**

ج۔ **اَلْمُمْتَحِنَۃ کا لفظی معنیٰ**

اَلْمُمْتَحِنَۃ کا لفظی معنیٰ ہے "امتحان لینے والی، جانچنے والی"

**س12۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟**

ج۔ **سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کی وجہ تسمیہ**

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس سورۃ میں ہجرت کرکے آنے والی عورتوں کے ایمان کا امتحان لینے کی تلقین کی گئی ہے۔

**س13۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ کی پہلی آیت میں کون سے صحابی کے حوالے سے تمام مؤمنین کو ہدایت کی گئی ہے؟**

ج۔ **صحابی کے حوالے سے تمام مؤمنین کو ہدایت**

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ میں حضرت حاطبؓ ابن بلتعہ کے حوالے سے نصیحت کی گئی ہے۔

**س14۔ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟**

ج۔ **حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کی خطا**

انھوں نے مکہ سے آنے والی ایک مغنیہ سارہ کے ہاتھ قریش کو ایک خط لکھ کر حضور ﷺ کی خفیہ جنگی تیاریوں کی اطلاع دینے کی کوشش کی تھی۔

**س15۔ ترجمہ بیان کیجیے: عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً o** لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ ترجمہ: "عجب نہیں کہ خدا تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کردے۔"

**س16۔ ترجمہ کیجیے: قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ o** لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ ترجمہ: "تمھیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔"

**س17۔ سورۃ ممتحنہ کی ابتدائی آیات میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟ لاہور بورڈ 2005ء**

ج۔ **ابتدائی آیات میں پیش واقعہ**

جب قریش مکہ نے معاہدہ حدیبیہ کو توڑ دیا تھا اور حضور خفیہ طور پر فتح مکہ کی تیاری فرما رہے تھے۔ حضرت حاطبؓ نے مکہ سے آنے والی ایک مغنیہ سارہ کے ہاتھ قریش کو ایک خط لکھ کر حضور ﷺ کی خفیہ جنگی تیاریوں کی اطلاع دینے کی کوشش کی تھی۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

**س18۔ حضور ﷺ کو عورتوں سے بیعت لینے کا حکم کس سورت میں ہے؟** لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ **بیعت لینے کا حکم**

حضور ﷺ کو عورتوں سے بیعت لینے کا حکم سورۃ الممتحنہ میں ہے۔

**س19۔ معانی لکھیے: "تُلْقُوْنَ اور حِلٌّ"** گوجرانوالہ، دوسرا گروپ 2008ء

ج۔ ان کے بالترتیب معانی یہ ہیں 'تم پہنچاتے ہو اور حلال' ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر☆: درج ذیل میں سے درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ ظٰھَرُوْا کا معنی ہے:

(الف) بے زار (ب) انھوں نے ایک دوسرے کی مدد کی

(ج) کافر عورتیں (د) کہ تم نیکی (بھلائی) کرو

2۔ اَلْکَوَافِرِ کا معنی ہے:

(الف) بے زار (ب) انھوں نے ایک دوسرے کی مدد کی

(ج) کافر عورتیں (د) کہ تم نیکی (بھلائی) کرو

3۔ اَنْ تَبَرُّوْا کا معنی ہے: لاہور بورڈ، پہلا گروپ 2008ء

(ا) بے زار (ب) انھوں نے ایک دوسرے کی مدد کی

(ج) کافر عورتیں (د) کہ تم نیکی (بھلائی) کرو

4۔ قَدْ یَئِسُوْا کا معنی ہے:

(الف) بے زار (ب) وہ مایوس ہو گئے (ج) کافر عورتیں (د) عزت و ناموس

5۔ عِصَمِ کا معنی ہے:

(الف) بے زار (ب) وہ مایوس ہو گئے (ج) کافر عورتیں (د) عزت و ناموس

6۔ اَلْکَوَافِرِ سے مراد ہے۔ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء

(الف) کافر عورتیں (ب) منافق عورتیں (ج) کافر مرد (د) منافق مرد

7۔ جَآءَ کا معنی ہے: گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2009ء

(الف) وہ آیا (ب) تو آیا (ج) تم آؤ (د) وہ آئے

8۔ تُلْقُوْنَ کا معنی ہے:

(الف) تم ڈالتے ہو (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں (ج) تم نے دشمنی مول لی (د) حلال

9۔ اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ کا معنی ہے:

(ا) تم ڈالتے ہو (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں (ج) تم نے دشمنی مول لی (د) حلال

9۔ عَادَیْتُمْ کا معنی ہے:

(الف) تم ڈالتے ہو (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں (ج) تم نے دشمنی مول لی (د) حلال



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



10۔ حِلٌّ" کا معنی ہے:
(الف) تم ڈالتے ہو (ب) اگر وہ تم پر قابو پالیں (ج) تم نے دشمنی مول لی (د) حلال

11۔ یُبَایِعْنَ کا معنی ہے:
(الف) وہ بیعت کرتی ہیں (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو (ج) پھر تمھاری نوبت آئے (د) تم چھپاتے ہو

12۔ فَامْتَحِنُوهُنَّ کا معنی ہے:
(الف) وہ بیعت کرتی ہیں (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو (ج) پھر تمھاری نوبت آئے (د) تم چھپاتے ہو

13۔ فَعَاقَبْتُمْ کا معنی ہے:
(الف) وہ بیعت کرتی ہیں (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو (ج) پھر تمھاری نوبت آئے (د) تم چھپاتے ہو

14۔ تُسِرُّوْنَ کا معنی ہے:
(الف) وہ بیعت کرتی ہیں (ب) تم اُن کی آزمائش کرلو (ج) پھر تمھاری نوبت آئے (د) تم چھپاتے ہو

15۔ بُرَءٰٓؤُا کا معنی ہے:
(الف) بےزار (ب) اُنھوں نے ایک دوسرے کی مدد کی
(ج) کافر عورتیں (د) کہ تم نیکی (بھلائی) کر

16۔ تم کافروں کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ہے۔
(الف) منکر ہیں (ب) ماننے والے ہیں (ج) نفرت کرنے والے ہیں (د) محبت کرنے والے ہیں

17۔ ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو نہ بناؤ:
(الف) دوست (ب) بھائی (ج) مددگار (د) ہمسائے

18۔ تم کافروں کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے ہو:
(الف) غصے سے (ب) خوشی خوشی (ج) علی الاعلان (د) پوشیدہ پوشیدہ

19۔ مومنو! کافر چاہتے ہیں کہ تم بھی ہو جاؤ۔
(الف) مشرک (ب) منافق (ج) کافر (د) گناہگار

20۔ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ:
(الف) ماں باپ (ب) اساتذہ (ج) بیوی (د) اولاد

21۔ اگر کافر تم پر قدرت پالیں تو تمھیں ایذ دیں: لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010ء
(الف) زبان و ہاتھ سے (ب) تلوار سے (ج) بھوک سے (د) قید سے

22۔ اے ہمارے پروردگار! کافروں کے ہاتھوں ہمیں نہ دلانا:
(الف) شکست (ب) عذاب (ج) غصہ (د) حساب



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



23۔ مومنو! ان لوگوں سے جن پر اللہ غصے ہوا ہے نہ کرو۔

(الف) دوستی (ب) بھائی چارہ (ج) محبت (د) نفرت

24۔ سورۃ الممتحنہ میں اُسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے: لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010ء

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) کوئی بھی نہیں

25۔ تمہیں نیک چال چلنی ہے ابراہیمؑ کی اور ان کے:

(الف) رفقاء کی (ب) دوستوں کی (ج) والدین کی (د) رشتہ داروں کی

26۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور تمہارے خداؤں سے ہیں۔

(الف) علیحدہ (ب) بے پرواہ (ج) بدظن (د) بے تعلق

27۔ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا میں خدا سے آپ کے لیے مانگوں گا۔

(الف) دعائے خیر (ب) مال (ج) معافی (د) مغفرت

28۔ مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو:

(الف) ان کو واپس بھیج دو (ب) ان کی تلاشی لے لو (ج) ان کی آزمائش کرلو (د) انہیں پناہ دے دو

29۔ عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور جن سے تم دشمنی رکھتے ہو: لاہور بورڈ 2008ء

(الف) نفرت پیدا کردے (ب) محبت پیدا کردے (ج) دوستی پیدا کردے (د) ہمدردی پیدا کردے

30۔ ــــــــ کو جی اُٹھنے کی اُمید نہیں ہے۔

(الف) کافروں (ب) یہودیوں (ج) سکھوں (د) عیسائیوں

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ب | 2 | ج | 3 | د | 4 | ب | 5 | د | 6 | ا |
| 7 | ا | 8 | ا | 9 | ا | 10 | د | 11 | ا | 12 | ب |
| 13 | ج | 14 | د | 15 | ا | 16 | ا | 17 | ا | 18 | د |
| 19 | ج | 20 | د | 21 | ا | 22 | ب | 23 | ا | 24 | ا |
| 25 | ا | 26 | ب | 27 | د | 28 | ج | 29 | ج | 30 | ا |



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# حدیث نمبر 11

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْنِ وَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ ھَدَمَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ o

ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھایا گویا اس نے دین کو ڈھا دیا۔

## ارکان اسلام

ارکان اسلام سے مراد وہ بنیادیں یا ستون ہیں جن پر اسلام اور اسلامی زندگی کی عمارت کھڑی ہے جس طرح ایک عمارت ستون کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اسی طرح دین کی عمارت بھی نماز کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے۔

## فرضیت نماز

عبادات میں سب سے پہلے فرض کی گئی۔ پانچ وقت کی نماز نبوت کے نویں برس شب معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ نماز کے اوقات اور نماز کا طریقہ حضرت جبرائیل نے آپ کو سکھایا تھا۔ ہر مسلمان کے لیے روزانہ پانچ مرتبہ ایمان کے امتحان کا موقع آتا ہے مؤذن اسے نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے اگر وہ اس پکار پر لبیک کہتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ نماز ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطہ قائم رہتا ہے جو ترک نماز سے کمزور ہو جاتا ہے۔

## نماز کی تاکید

قرآن مجید میں تقریباً ساڑھے سات سو مرتبہ نماز کا حکم آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (ابراھیم: 31)

ترجمہ: اے نبی ﷺ! آپ ﷺ میرے بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان لائے ہیں وہ نماز قائم کریں۔

**اسی طرح سورۃ النساء میں ارشاد ہوا:**

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا o [النساء:103]

ترجمہ: ''بیشک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے''

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ (طہ :132) ترجمہ: اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو۔

## ترک نماز مشرکانہ فعل

قرآن میں ہے کہ نماز قائم کرنے والے فلاح پائیں گے اور اسے ترک کرنے والے ذلت و خواری کا شکار ہوں گے۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ [الروم:31] ترجمہ: ''نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو''

## تارک نماز جہنم میں جائے گا

(سورۃ مدثر، پارہ ۲۹، ۴۳،۴۲) میں ہے اہل جنت جہنم والوں سے پوچھیں گے مَاسَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ تمہیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟ وہ کہیں گے لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## بے حیائی اور برائی سے بچنے کا ذریعہ

[illegible]

ارشاد باری تعالیٰ ہے

**"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَر"(سورۃ العنکبوت:۴۵)**

"بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"

## قیامت کے روز پہلا سوال

نماز کی اہمیت کے پیش نظر قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

**اَوَّلُ مَا سُئِلَ ، سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ(بخاری)**

"پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا"۔

**اول ما یحاسب به العبد الصلوة**

"بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا"۔

## نماز کی اہمیت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

**صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ**

"ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو"

**اِنَّ اَحَدَ کُمْ اِذَا صَلّٰی یُنَاجِیْ رَبَّہٗ(بخاری)**

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے رب سے چپکے چپکے بات چیت کرتا ہے۔"

**اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّین**

"نماز دین کا ستون ہے۔"

**مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ (ترمذی)**

"جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی، اس نے کفرانہ روش اختیار کی۔"

**اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن**

"نماز مومن کی معراج ہے۔"

**قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃ**

"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃ**

''نماز جنت کی کنجی ہے۔''

**بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃُ**

''نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔''

حضرت علیؓ کا بیان ہے آخری لمحات میں آپؐ کی زبان پر یہ الفاظ اور کلمات تھے۔

الصلوۃ، الصلوۃ نماز، نماز

## حاصل کلام

اس حدیث مبارکہ سے نماز کی اہمیت پوری طرح سے واضح ہو جاتی ہے کہ جس نے اس کو قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھادیا اس نے دین کو ڈھادیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز قائم کرتا ہے وہی دین دار ہے اور جو نماز قائم نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

## حدیث نمبر 12

**اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ وَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ**

**ترجمہ:** جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہا ''خاموش ہو جاؤ'' جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول بات کی۔

## جمعہ کے معنی و مفہوم

جمعہ کے معنی ہیں اجتماع یعنی جمع ہونا۔ جمعہ کو سید الایام (دنوں کا سردار) بھی کہتے ہیں۔

## جمعہ کے خطبہ کی اہمیت و افادیت

خطبہ جمعہ دو رکعات نماز کے برابر ہے۔ جمعہ کا خطبہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں مسلمانوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہے اگر جمعہ کے دن ہم اپنے علماء کا خطبہ غور سے نہیں سنیں گے یا دیر سے مسجد میں آئیں گے اور آکر باتوں میں وقت ضائع کر دیں گے تو ہمارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ کے آخری رکوع میں خطبہ جمعہ کے آداب کچھ یوں ارشاد فرمائے ہیں:

## آداب جمعہ

''اے مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ اور خرید و فروخت ترک کر دو۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے

''جمعہ کی رات سفید رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن'' (کنز العمال)

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## آداب علم

علم کا پہلا ادب یہ ہے کہ علم کی بات کو خاموشی اور توجہ سے سنا جائے۔ وعظ و نصیحت کو اگر دھیان سے نہ سنا جائے تو اسے سمجھنا بھی ناممکن ہوگا اور جو بات ہم سمجھیں گے نہیں اس پر عمل کیسے کریں گے۔

## خطبہ جمعہ تبلیغ دین کا ذریعہ

امام ابو حنیفہ کے نزدیک دوران خطبہ خطیب کے لیے دنیاوی باتیں کرنا حرام ہے، لیکن کسی نیکی اور بھلائی کی تعلیم دینا حرام نہیں۔ دین کی باتیں سننے سے ایمان تروتازہ ہوتا اور نشوونما پاتا ہے بالکل ایسے جیسے پانی سے کھیتی پھلتی پھولتی اور نشوونما پاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہفتے میں ایک دن یعنی جمعہ کا دن مقرر کر دیا ہے تاکہ لوگ جمع ہو کر باتیں سنیں اس طرح ان کا ایمان اور عقیدہ مضبوط ہوتا ہے اور وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے لگتے ہیں۔

## امام غزالی کا قول

''جمعہ کے فیوض و برکات سے وہی مومن مالا مال ہوتا ہے جو اس کے انتظار میں گھڑیاں گنتا ہے۔ (امام غزالی، احیاء العلوم الدین)

## امام شافعیؒ کا قول

امام شافعی کا ارشاد ہے کہ ہمارے زمانے کی سب سے بڑی بدعت یہ ہے کہ لوگ جمعہ کی اذان سن کر مسجد میں آتے ہیں جبکہ نبی کے زمانہ میں صحابہ جمعہ کے دن صبح ہی مسجد میں جمع ہونا شروع ہو جاتے تھے۔

## جمعۃ المبارک کا خطبہ سننے کے آداب

۱۔ جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت سے لے کر ختم نماز تک ذکر اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔

۲۔ کھانا پینا، سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا حرام ہے۔

۳۔ امر بالمعروف (نیکی کی تلقین) کی بھی اجازت نہیں۔

۴۔ جب خطبہ پڑھا جا رہا ہو تو حاضرین پر سننا اور چپ رہنا واجب ہے۔

۵۔ اگر کسی کو کوئی بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے نہیں۔

## حاصل کلام

اس حدیث مبارکہ میں جمعۃ المبارک کا خطبہ پورے غور و توجہ سے سننے کی تعلیم دی گئی ہے، اور اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ جمعہ کے وقت کوئی شخص ذرا سی بات بھی منہ سے نہ نکالے حتی کہ اگر کوئی شخص پاس بیٹھا باتیں کر رہا ہے تو اس کو خاموش کرانے کا طریقہ یہ ہے اشارے سے منع کر دیں کہ یہ بات کہنا کہ خاموش ہو جاؤ یہ بھی فضول یعنی لغو بات ہے۔ مراد یہ کہ ہر شخص پورے دھیان اور خاموشی سے خطبہ سنے حدیث پاک ہے'' جب نبی اکرم ﷺ خطبہ فرماتے تو سامعین میں مکمل خاموشی ہوتی''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## حدیث نمبر 13

**مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ**

**ترجمہ:** جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر گیا گویا اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔

اس حدیث پاک میں درج ذیل باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔

۱۔ آداب جمعہ ۲۔ آداب مجلس ۳۔ احترام انسانیت

۴۔ تہذیب وسلیقہ ۵۔ نظم وضبط کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

نماز جمعہ کی اسلامی معاشرے میں بہت اہمیت ہے قرآن پاک میں ہے:

"اے مومنو! جب جمعہ کی نماز کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ اور خرید وفروخت ترک کردو"

## گردنیں پھلانگنیں کی ممانعت

جمعہ کے دن مسجد میں پہلے آنے اور اگلی صف میں جگہ پانے کی بہت فضیلت ہے اس طرح مسجد اور مجلس کے آداب مقرر ہیں ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ آداب نماز جمعہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو بعد میں آنے والے پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر آگے نہ جائیں کیونکہ یہ بات آداب مجلس کے خلاف ہے۔ بعد میں آنے والوں کو چاہیے کہ پچھلی صفوں میں جہاں جگہ مل جائے وہاں بیٹھ جائیں۔

## گردنیں پھلانگنیں کے نقصانات

گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش میں انسان جن گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ نمازیوں کی عبادت میں خلل ڈالتا ہے۔

۲۔ بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہے۔

۳۔ احترام انسانیت کا لحاظ نہیں رکھتا۔

۴۔ آداب مجلس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

۵۔ گردن پھلانگنا تہذیب وسلیقہ کے بھی منافی ہے۔ لہٰذا شائستگی کے ساتھ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں اور جہنم کی طرف پل نہ بنائیں۔

۶۔ **نبی ﷺ نے فرمایا:** "تم میں سے جو کوئی مجلس میں آئے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے اور مجلس والے اس کے لیے گنجائش پیدا کریں"۔

## احترام انسانیت کی خلاف ورزی

گردنیں پھلانگنیں والا جب آگے آتا ہے تو یقینی امر ہے کہ اس کا پاؤں کسی کے کندھے، کسی کے سر سے ٹکراتا ہے یا پاؤں کسی دوسرے کے پاؤں پر آتا ہے اس طرح وہ دوسرے انسانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے تکبر وغرور کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو نمایاں کرنا چاہتا ہے۔ جو دوسروں کو اچھا نہیں لگتا۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## حدیث نمبر 14

**اِذَااُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَاتَاتُوْهَاتَسْعَوْنَ وَاتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَ مَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔**

**ترجمہ:** ''جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ جو نماز تم پالو اسے ادا کرلو اور جو تم سے رہ جائے تو اسے پورا کرلو''۔

اس حدیث میں نماز باجماعت کے آداب اور اس کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○** [103:4]

''بیشک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے''

### انسانی وقار کا تقاضا

اس حدیث پاک میں انسانی وقار کو اجاگر کیا گیا ہے۔اس لیے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس وقت بھی دوڑنے سے منع فرمادیا، بلکہ باوقار چلنے کا حکم دیا تاکہ جتنی رکعتیں مل جائیں جماعت کے ساتھ ادا کرلو اور جو رہ جائیں انہیں پورا کرلو۔

### باجماعت نماز کی فضیلت

نماز دین کا ستون ہے نماز کو قائم کرنا دین کو قائم کرنا ہے نماز کی ایک فضیلت یہ ہے کہ نماز کو مسجد میں باجماعت ادا کیا جائے حضورؐ نے باجماعت نماز پڑھنے کو اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل قرار دیا ہے۔

### مساجد میں دوڑنے کی ممانعت

ہمارے ہاں یہ رواج عام ہے کہ ہم اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو ہم بھاگ بھاگ اس کے ساتھ ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ اذان ہوتے ہی مسجد کی طرف چل پڑیں تاکہ دوڑنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔اور تکبیر اولیٰ میں شریک ہو جائیں۔مساجد اللہ کے گھر ہیں اس لیے ان کا تقدس واحترام لازم ہے،کوئی ایسا فعل یا کلام جس سے مسجد کی حرمت پامال ہوتی ہو اُس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

### مسجد میں دوڑنے کے نقصانات

#### ا۔ اللہ کی ناراضگی

مسجد میں دوڑنے سے مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے۔اس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

#### ۲۔ چوٹ لگنے کا خدشہ

تکبیر اولیٰ یا رکعت لینے کے لیے آدمی بے تحاشا دوڑتا ہے۔دوڑنے سے گرنے اور چوٹ لگنے کا بھی ڈر رہتا ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### ۳۔ نماز میں خلل پڑنا

دوڑنے سے پاؤں کی آواز پیدا ہوتی ہے جس کی طرف دوسرے نمازی متوجہ ہوتے ہیں اور ان کے خشوع و خضوع میں خلل پڑتا ہے۔

نبی اکرم محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**اِنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَلَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ○**

"اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کی جائے جیسے تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو نماز اس طرح ادا کی جائے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے"۔

### ۴۔ انسانی وقار کے خلاف

اللہ کے گھر میں بھاگنا عجیب لگتا ہے اور دینی وقار کے بھی خلاف ہے اس سے دین کے دشمنوں کو اعتراض کرنے اور ہنسنے کا موقع ملتا ہے یہ ناشائستہ عمل اللہ تعالیٰ کو ناپسند اور خانہ خدا کے آداب اور انسانی وقار کے بھی خلاف ہے۔ سلیقہ یہ ہے کہ شائستگی کے ساتھ چل کر آرام سے جماعت میں شامل ہو جائے۔

### ۵۔ عجلت شیطان کی طرف سے ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

**اَلْعَجِلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ**

جلدی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

### حاصل کلام

اس لیے حدیث بالا میں حکم دیا گیا ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ جو نماز پالو اسے ادا کر لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔ امام شافعیؒ نے اسی حدیث کو یوں بیان کیا ہے۔

"جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے وقار سے چلتے ہوئے آؤ اگر تم نے ایک رکعت یا اس کا کچھ حصہ بھی پالیا تو گویا تم نے جماعت کی نماز پالی" (موطا)

حاصل کلام یہ ہوا کہ مسجد میں دوڑنا اور دنیاوی باتیں کرنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# حدیث نمبر 15

**مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهٗ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ**

ترجمہ: جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس (کی راتوں) میں قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

## روزے کا مفہوم

قرآن پاک میں روزے کے لیے صوم اور صیام کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں صوم کی جمع صیام ہے صوم کے معنی کسی کام سے رکنے اسے ترک کرنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ جب کہ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر تمام گناہوں سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔

## اسماء رمضان

حضور ﷺ نے ماہ رمضان کو مندرجہ ذیل چار نام دیئے ہیں:

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | شہر عظیم | (عظمت والا مہینہ) | ۲۔ | شہر الصبر | (صبر کا مہینہ) |
| ۳۔ | شہر مبارک | (بابرکت مہینہ) | ۴۔ | شہر المواساۃ | (ہمدردی کا مہینہ) |

## فرضیت روزہ

**یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ** [2:183]

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''

**فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ** (البقرۃ: ۱۸۵)

''سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینہ کو تو ضرور روزے رکھے اس مہینہ کے''

روزہ ایک بدنی عبادت ہے اس میں انسان اور جنسی ملاپ (تعلقات) سے رکا رہتا ہے۔ روزہ دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور ہر عاقل، بالغ اور تندرست مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے بیمار اور مسافر روزے چھوڑ سکتے ہیں بعد میں رکھ لیں۔

## فضیلت رمضان

[illegible]

''لیلۃ القدر'' کو جشن قرآن کی رات بھی کہتے ہیں۔

## ضبط نفس

انسان مسلسل ایک ماہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر اپنی نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھ کر برائیوں سے [illegible] اس طرح اسے ضبط نفس کی وہ قوت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ ہر شیطانی ترغیب کا مقابلہ کر سکتا ہے۔



TopStudyWorld.com

## احادیث 11-20 — احادیث

### روزوں کا ثواب

جو روزے نبی اکرم ﷺ کے قول کے مطابق ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے جائیں ان کے ثواب کا اندازہ درج ذیل حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔

**كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ o(مسلم)**

''آدمی کے ہر عمل کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے یہاں) دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہو جاتا ہے۔ (لیکن روزے کی تو بات ہی جداور ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ تو خاص میرے لیے ہے اس لیے اس کا ثواب میں اپنی مرضی سے جتنا (چاہوں گا) دوں گا''۔

### باب الریان

حضرت سھل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ صرف روزے داروں کے لیے ہے۔ جسے باب الریان کہتے ہیں''۔

### روزہ ڈھال ہے

**نبی پاک ﷺ نے فرمایا:**

''روزہ گناہوں سے بچانے والی ڈھال ہے۔ (یہ انسان کو غیبت، چغلی، جھوٹ، حرام خوری اور بدکاری سے بچاتا ہے)''

### رمضان میں اعمال کی جزا

**نبی پاک ﷺ نے فرمایا:**

''رمضان المبارک میں اعمال کی جزا ستر گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ نوافل کی جزا فرائض کے برابر ہے''۔

### احتساب کے بغیر روزے

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ o (بخاری)

''اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹ اور غلط کاریوں سے نہیں بچتا تو اس کا کھانا پینا چھڑانے سے اللہ کو کوئی دلچسپی نہیں''۔

### حاصل کلام

روزہ رکھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اجر و ثواب اور ایمان کی حالت میں رکھا جائے۔ ماہ رمضان کی راتوں کو قیام یعنی نماز تراویح سنت ہے۔ ایک حدیث پاک ہے کہ ''بے شک اللہ نے تم پر روزے فرض کیے اور میں رمضان کی راتوں کا قیام تم پر فرض کر رہا ہوں جو روزے رکھے گا اور نماز تراویح پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' (کنز العمال)

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## حدیث نمبر 16

### لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ

**ترجمہ:** ''روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت''

### روزے کا مفہوم

قرآن پاک میں روزے کے لیے صوم اور صیام کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں صوم کی جمع صیام ہے صوم کے معنی کسی کام سے رکنے اسے ترک کرنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ جب کہ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر تمام گناہوں سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔

### اسماء رمضان

حضور ﷺ نے ماہ رمضان کو مندرجہ ذیل چار نام دیے ہیں:

۱۔ شہر عظیم (عظمت والا مہینہ) ۲۔ شہر الصبر (صبر کا مہینہ)

۳۔ شہر مبارک (بابرکت مہینہ) ۴۔ شہر المواساۃ (ہمدردی کا مہینہ)

### فرضیت روزہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (2:183)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیے گئے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۝ (البقرۃ: ۱۸۵)

''سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینہ کو تو ضرور روزے رکھے اس مہینے کے''

روزہ ہر عاقل، بالغ اور تندرست مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے بیمار اور مسافر روزے چھوڑ سکتے ہیں بعد میں رکھ لیں۔

### فضیلت رمضان

ماہ رمضان میں انسان کے اندر دینی مزاج اور صبر و تقویٰ پیدا کرنے کے لیے مخصوص دینی فضا پیدا ہو جاتی ہے اس ماہ کو نیکیوں کی فصل اور ''لیلۃ القدر'' کو جشن قرآن کی رات بھی کہتے ہیں۔

### فرحت افطار

روزہ بظاہر ایک مشقت والی عبادت ہے۔ لیکن روزہ دار تمام دن اپنے آپ کو بھوکا اور پیاسا رکھتا ہے اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں نہ کچھ کھاتا ہے اور نہ کچھ پیتا ہے مگر جب افطاری کا وقت آتا ہے اور روزہ دار اللہ کی پاک نعمتوں سے روزہ افطار کرتا ہے تو وہ اپنے فرض کی ادائیگی پر ایک عجیب فرحت اور راحت محسوس کرتا ہے کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس پر خاص رحمتیں نازل ہو رہی ہوتی ہیں۔ اسی طرح جو شخص دوسرے روزہ داروں کو روزہ افطار کراتا ہے اس کے متعلق حدیث پاک میں آیا ہے:



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا ٥ (سنن ابن ماجہ، ترمذی)

جو شخص اس (رمضان) میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے گا اس کے گناہوں کی مغفرت ہوگی، اس کی گردن دوزخ سے آزاد ہوگی اور اس کو روزہ دار جتنا ہی ثواب ملے گا جب کہ اس روزہ دار کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

## روزوں کا ثواب

جو روزے نبی اکرم ﷺ کے قول کے مطابق ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے جائیں ان کے ثواب کا اندازہ درج ذیل حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔

كُلُّ عملِ ابنِ آدم يُضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف قال الله تعالىٰ الا الصوم فانه لى و انا اجزى به ٥ (مسلم)

آدمی کے ہر عمل کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے یہاں) دس گنا سے سات سو گنا تک ہو جاتا ہے۔ (لیکن روزے کی تو بات ہی نرالی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ تو خاص میرے لیے ہے اس لیے اس کا ثواب میں اپنی مرضی سے جتنا (چاہوں گا) دوں گا۔

## باب الریان

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ صرف روزے داروں کے لیے ہے۔ جسے باب الریان کہتے ہیں۔"

## حدیث قدسی ہے

الصوم لی و انا اجزی به

روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

## احادیث نبویؐ

۱۔ "روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ عزیز ہے۔"

۲۔ "افطار کے وقت روزہ افطار کرنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ خاص توجہ اور رحمت فرماتا ہے"

۳۔ "جس شخص نے رمضان کی آمد پر خوشی منائی اللہ تعالیٰ اسے اگلے رمضان تک کسی غم سے دوچار نہیں ہونے دیتا"۔

## حاصل کلام

روزہ دار افطار کے وقت اللہ سے جو دعا کرتا ہے اللہ اس کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بات روزہ دار کی خوشی کا باعث بنتی ہے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اسے حاصل ہوگی۔ اس دیدار کی لذت جنت کی ہر نعمت سے زیادہ پر لطف ہوگی۔ یعنی روزہ دار جب قیامت کے دن اپنے پروردگار کی تجلیات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرے گا تو اس کی خوشی اور لطف کا کیا کہنا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# حدیث نمبر 17

**مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَقَضٰى مَنَاسِكَهٗ وَسَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ**

**ترجمہ:** جس نے بیت اللہ کا حج اور اس کے مناسک پورے ادا کیے اور مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے

## حج کے لغوی و اصطلاحی معنی

زیارت کا ارادہ کرنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں حج سے مراد مخصوص دنوں (یعنی 8 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ تک) میں خاص مناسک / اعمال کے ساتھ خانہ کعبہ کی زیارت کرنا ہے۔

## حج کی فرضیت و اہمیت

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا [97:3]

''لوگوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس کے گھر کا حج کرے'' (قرآن حکیم)

## گناہوں کی بخشش

**مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ**

''جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور اس کے مناسک پورے کیے اور مسلمان اس کے زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہے تو وہ ایسے گھر لوٹے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو''۔

## فرض حج نہ کرنے کا گناہ

مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَّ اِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا (صحیح بخاری)

جس (صاحب استطاعت) شخص کو نہ کوئی ظاہری ضرورت حج سے روک رہی ہو، نہ کوئی ظالم بادشاہ اس کی راہ میں حائل ہو اور نہ کوئی روکنے والی بیماری اسے لاحق ہو اور پھر بھی وہ حج کیے بغیر مر جائے تو وہ ایک مسلمان کی نہیں کسی یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔

## صبر و تحمل کا درس

حج کے موقع پر دنیا کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے، ہر مقام پر بے پناہ ہجوم ہوتا ہے، دنیا کے تمام ممالک سے حاجی آئے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں کسی نہ کسی سے کوئی نہ کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو حاجی کا فرض ہے کہ وہ اُخوت اور بردباری کا مظاہرہ کرے۔ زبان سے محفوظ رہنے کا مطلب ہے کہ آپ کی زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلنے پائے۔ جس سے کسی کی دل آزاری ہو اور ہاتھ سے محفوظ رہنے کا مطلب ہے کہ کسی کو نہ ماریں، نہ کسی کی کوئی چیز چوری کریں ہاتھ سے کسی کو ہتک آمیز اشارہ نہ کرے اور ہاتھ سے ایسی تحریر نہ لکھیں جس سے کسی کو نقصان پہنچنے کا دکھ ہو یا ہتک محسوس ہو۔ یقیناً ایسا حج حج مقبول ہوگا۔ حج مقبول کے متعلق نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

۱۔ ''مقبول حج کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ اور نہیں''

۲۔ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر اس سے دعا کریں تو وہ قبول کرے گا اگر اس سے بخشش مانگیں تو انہیں بخش دے گا۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## حدیث نمبر 18

**مَنْ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّار**

**ترجمہ:** ''جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا''۔

اس حدیث میں اللہ کی راہ میں نکلنے اور مشقت و تکالیف اُٹھانے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

### جہاد کے لغوی معنی

لفظ ''جہاد'' جہد سے نکلا ہے۔ جس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔

### جہاد کا مفہوم

حق کی سر بلندی اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا جہاد کہلاتا ہے۔

### فضیلت جہاد

قدموں کا غبار آلودہ ہونا محاورۃً استعمال ہوا ہے جس کے معنی مشقت اٹھانے کے ہیں۔

بندہ اپنے رب کو خوش کرنے کے لیے جو بھی مشقت اور تکلیف برداشت کرتا ہے اسے ''جہاد'' کہتے ہیں یہاں صرف ان قدموں کی فضیلت بیان ہو رہی ہے جو راہ خدا میں گرد آلود ہوئے یعنی جن لوگوں نے مشقت اٹھائی اور تکالیف برداشت کیں۔ انسان کا جو قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے وہ اس کے لیے بخشش، بلندی درجات اور سعادت کا باعث بنتا ہے۔

### شہید زندہ ہیں

**ارشاد باری تعالیٰ ہے**

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ o [2:154]

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے''۔

### اللہ کا فضل

**فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَۃً o**

''اللہ تعالیٰ نے اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ جانے والوں پر درجہ میں فضیلت دی''۔

### اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ

**اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ o** [61:4]

''بے شک اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### ایمان والے ہی اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں

"الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ"

"ایمان والے تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں"

"وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ"

"اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے"

### جہاد کی صورتیں

۱۔ علم کی طلب

۲۔ نماز کی ادائیگی

۳۔ مسلمان بھائی کی مدد یا اس کی بیمار پرسی کے لیے جو قدم غبار آلود ہوں گے وہ اس کی فلاح اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔

۴۔ جو شخص اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے نکلے تو اس کے ہر قدم پر نیکی ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے چلے تو اس راستے میں اس کے غبار آلود ہونے والے قدموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اس پر حرام کر دے گا۔

۵۔ خدا کی راہ میں کفار اور مشرکین سے جنگ کرنا اور جان کی بازی لگا کر اسلام کی سربلندی کے لیے کوشش کرنا جہاد کی آخری منزل ہے۔

جو مسلمان اللہ کے دین کی خاطر میدان جنگ میں شہید ہو جائے تو خدا اسے مردہ کہہ کر پکارنا گوارا نہیں کرتا بلکہ اسے دائمی زندگی سے نوازتا ہے۔

### فضیلت جہاد ارشادات نبوی ﷺ کی رو سے

۱۔ "قسم ہے اللہ کی جس کی مٹھی میں محمد کی جان ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے ایک صبح یا شام کا سفر دنیا بھر کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے اور اللہ کی راہ میں دشمن کے مقابل آ کر ٹھہرنے کا ثواب گھر میں ساٹھ نمازوں سے زیادہ ہے"

۲۔ مجاہد کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

۳۔ اللہ کے راستے کی مسافری مقبول ہے۔

۴۔ شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اس کے تمام گناہ معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# حدیث نمبر 19

## كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِه

**ترجمہ:** تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

### راعی کا مفہوم

حدیث میں "راعی" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے چرواہا۔ جیسے بکریاں چرانے والا اپنے ریوڑ کی دیکھ بھال اور نگہبانی کرنے والا ہے کہ کوئی جانور ادھر ادھر بھٹکنے نہ پائے اور کوئی درندہ (چیرنے پھاڑنے والا جانور) انہیں نقصان نہ پہنچائے۔

### ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ○

"مسلمانوں پر محمد ﷺ گواہ اور ذمہ دار ہیں اور امت مسلمہ باقی قوموں کے لیے ذمہ دار ہے۔"

اس دنیا میں ہر شخص اپنی جگہ نگہبان اور ذمہ دار ہے اور جو لوگ اس کے ماتحت ہیں اس کی رعیت (رعایا) ہیں۔ ان کے بارے میں وہ جواب دہ ہے۔ قیامت کے روز ہر شخص خدا کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

### احساس ذمہ داری

مسلم معاشرہ میں ہر ایک کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد ہوتی ہے مثلاً باپ اپنے خاندان اور اولاد کا ذمہ دار ہے اللہ اس سے پوچھے گا کہ تم نے اپنے خاندان کو رحمٰن کی راہ پر چلایا یا شیطان کی راہ پر؟ اولاد کی تعلیم و تربیت کیسی کی؟ انہیں حلال کھلایا یا حرام؟

شوہر سے پوچھا جائے گا کہ تو نے بیوی کا حق ادا کیا؟ اسے شرعی احکام کا پابند بنایا یا شتر بے مہار (آوارہ اونٹ) کی طرح چھوڑ دیا؟ اس سے پردے کی پابندی کہاں تک کروائی؟

امام اپنے مقتدیوں کے بارے میں جواب دہ ہے ہر محکمے کا افسر اپنے محکمے کا ذمہ دار ہے وزرا اپنے صوبے کا اور صدر پورے ملک کا ذمہ دار ہے وزیر اعظم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے حکومت کس طریقے سے کی۔

### ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا

"بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا"

### حضرت عمرؓ کا قول

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے بکری کا ایک بچہ بھی بھوکا مر گیا تو عمرؓ قیامت کے روز خدا کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

"جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کی کوئی رعایا نہیں اس کے اعضاء ہی رعایا ہیں جن کے بارے میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔"

### حاصل حدیث

ہر ذمہ دار شخص کے اندر یہ احساس پیدا ہونا چاہیے کہ قیامت کے دن ہر شخص سے اس کے اعمال اور ذمہ داریوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر ہر فرد اپنی ذمہ داری کو پورا کرے تو ہمارا معاشرہ امن، سلامتی اور جنت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# حدیث نمبر 20

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ ۝

**ترجمہ:** بہترین انسان (لوگوں میں اچھا) وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اس دنیا میں عزت اور کامیابی انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو خلق خدا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

## مخلوق خدا سے بھلائی

ارشاد نبویؐ ہے" ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے وہ اللہ کو مخلوق میں سب سے زیادہ پسند ہے"

اس حدیث کی رُو سے صحیح معنوں میں انسان کہلانے کے قابل وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ دوسروں کے کام آئے۔

ایک اچھا انسان دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے اور انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو مسلمان جس قدر خلق خدا کی مدد کرتا جائے گا اسی قدر اس کی انسانیت کا درجہ بلند ہوتا جائے گا اور جو سب سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے وہ سب انسانوں سے بہتر ہے۔

## نیکی کے کاموں میں تعاون

قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر خدمت خلق کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۝

"اور نیکی و تقویٰ (کے کاموں میں) میں ایک دوسرے سے تعاون کرو"

اسی طرح ایک اور مقام پر خادم خلق کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"اور وہ خود پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ تنگی میں ہوں" (سورۃ الحشر)

## بھلائی کا کام

قرآن پاک کے مطابق کامیابی ان لوگوں کا مقدر ہے جو بھلائی کا کام کرتے ہیں چنانچہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [22:77] "اور بھلائی کا کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"

## خدمت خلق کی تلقین

دوسروں کو فائدہ پہنچانا اور ان کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے اپنی جان، مال اور ذہنی صلاحیتوں کو دوسروں کے فائدے کے لیے بروئے کار لانے والے کے لیے حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ

"جو شخص لوگوں کی خدمت میں سبقت لے جاتا ہے قیامت کے دن کوئی شخص کسی عمل کی بدولت ثواب میں اس سے نہیں بڑھ سکے گا۔ سوائے شہید کے" (کنز العمال)



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**آپ کا فرمان ہے:** مرنے کے بعد انسان کے نیک اعمال کا ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے وہ تین اعمال یہ ہیں۔

ا۔ **نیک اولاد:** جو مرنے والے کے لیے دعا کرتی رہے۔

۲۔ **مفید علم:** جو مرنے والا دوسروں کو سکھا کر جاتا ہے۔

۳۔ **صدقہ جاریہ:** ایسے ادارے بنانا جہاں معذور اور بے سہارا لوگوں کی مدد اور نگہداشت ہو سکے مسجد، ہسپتال، سکول، کنویں اور پل بنوانا تاکہ خلق خدا ان سے فیض یاب ہو سکے۔ یہ صدقہ جاریہ کے کام ہیں جب تک لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے مرنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔

**خدمت خلق اعتکاف سے بہتر**

**نبی ﷺ کا ارشاد ہے:**

''میں مسجد حرم میں اعتکاف کرنے سے بہتر کسی کی خدمت کرنا سمجھتا ہوں۔''

## مشقی سوالات

**مختصر سوالات و جوابات**

**س1۔ ترجمہ کیجیے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ o**

ج۔ ترجمہ: سب سے فضیلت والا عمل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہترین دعا اِسْتِغْفَارُ ہے۔

**س2۔ حدیث میں سب سے افضل عمل اور بہترین دعا کسے قرار دیا گیا ہے؟**

ج۔ **افضل عمل اور بہترین دعا**

حدیث میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' یعنی ایک رب تعالیٰ کی گواہی اور اقرار اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگنا ہے۔

**س3۔ حدیث بہترین دعا کسے قرار دیا گیا ہے؟** لاہور بورڈ، دوسرا گروپ، 2008

ج۔ **بہترین دعا**

**حدیث میں** بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگنے کو قرار دیا گیا ہے۔

**س4۔ لفظ الٰہ سے کیا مراد ہے؟** لاہور بورڈ، دوسرا گروپ، 2008

ج۔ **لفظ الٰہ سے مراد**

الٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو ظاہر ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہمیں عقل اور بصیرت (دل کی بینائی) عطا کی ہمیں نہ صرف زندگی دی بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



س6۔ استغفار کا مفہوم واضح کریں؟ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2010

ج۔ استغفار کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ سے اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کو استغفار کہتے ہیں۔

س7۔ اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے۔ کہ سچے دل و جان سے لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اور استغفر اللہ کا ورد کرتا رہے۔

س8۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ کا ترجمہ کریں۔

ج۔ ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔

س9۔ علم حاصل کرنا مرد و عورت کے لیے کیوں ضروری ہے؟ لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010

ج۔ علم کی فرضیت

علم حاصل کرنا مرد و عورت کے لیے اس لیے ضروری ہے کیونکہ علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے۔ علم کے زیور سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ علم انسان کو آسمانوں کی بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے جبکہ بے علمی انسان کو جہالت اور بے راہ روی کی پستیوں میں لے جاتی ہے۔ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ کامیابی اور ترقی، عزت اور عظمت انہیں کو ملی جو علم کی روشنی میں چلے۔

س10۔ کیا قرآن محض نماز اور روزے کی تعلیمات پر مبنی ہے؟

ج۔ قرآن کی تعلیمات

قرآن محض نماز اور روزے کی تعلیمات پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ قرآن انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ دنیاوی ہوں یا اخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی سیاسی ہوں یا معاشرتی یا مذہبی سب کے بارے میں تا ابد رہنمائی رکھتا ہے۔

س11۔ اللہ تعالیٰ کو الٰہ ماننے اور اس سے معافی مانگنے سے کیا تعلق ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010

ج۔ اللہ تعالیٰ کو الٰہ ماننا

اللہ کو الٰہ ماننے سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے کیونکہ اخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کرے۔

س12۔ حدیث نبوی ﷺ میں درود شریف کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

ج۔ حدیث کی رُو سے درود شریف کی فضیلت

حدیث نبویؐ ہے کہ: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س13۔ نبی ﷺ کو محسن انسانیت کیوں کہاں جاتا ہے؟**

**ج۔ محسن انسانیت**

نبی ﷺ نے بنی نوع انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا اور اپنی عملی زندگی سے ہمارے لیے اسوہ حسنہ پیش کیا آپ کے اس احسان پر آپ ﷺ کو محسن انسانیت کہا جاتا ہے۔

**س14۔ نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کی کیا اہمیت ہے؟ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ درود وسلام کی اہمیت**

نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اگر ہم نبی پر درود وسلام بھیجیں تو ہمیں دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو رسول پاک ﷺ کے احسانات کو خراج تحسین پیش کرنے کا حق ادا ہوتا ہے اور دوسرا بہا اجر وثواب ملتا ہے۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجنے کی توفیق عطا فرمائی یہ اس کی بڑی خوش نصیب ہونے کی دلیل ہے۔

**س15۔ درود شریف کے بارے میں قرآن میں نے کیا فرمایا ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ پہلا گروپ 2010**

**ج۔ درود شریف قرآن میں**

درود شریف کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما الاحزاب 33:56

"بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو"

**س16۔ ترجمہ تحریر کریں: خیرکم من تعلم القرآن و علمہ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ ترجمہ:** "تم میں سے بہتر ہو ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔"

**س17۔ حضرت محمد ﷺ سے محبت کی عملی شکل کیا ہے؟**

**ج۔ حضرت محمد ﷺ سے محبت کی عملی شکل**

آپ ﷺ سے محبت کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت وعقیدت کے اظہار کے لیے آپ پر درود بھیجا جائے۔

**س18۔ نبی ﷺ کی تعلیمات کی مومن کے لیے کیا اہمیت ہے؟**

**ج۔ نبی ﷺ کی تعلیمات کی مومن کے لیے اہمیت**

نبی کا ارشاد ہے کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات اس تعلیم کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔"

**س19۔ کون سا شخص ایمان کی لذت سے محروم ہوتا ہے؟**

**ج۔ ایمان کی لذت سے محروم شخص**

جو شخص اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو اللہ اور رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ڈھالتا وہ شخص ایمان کی لذت سے محروم ہوتا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س20۔ "لا یومن احد کم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ" کا ترجمہ بیان کریں۔ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008**

ج۔ ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔"

**س21۔ چھٹی حدیث میں ایمان کی تکمیل کے کونسے چار اصول بیان ہوئے ہیں؟**

**ج۔ ایمان کی تکمیل کے چار اصول**

حدیث کی رُو سے تکمیل ایمان کے چار اصول یہ ہیں۔

ا۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے ۲۔ کسی سے بغض رکھے تو اللہ کے لیے

۳۔ کسی کو عطا کرے تو اللہ کے لیے ۴۔ کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روکے تو اللہ کے لیے

**س22۔ "لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَ نَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا" کا ترجمہ تحریر کریں۔ گوجرانوالہ بورڈ، 2008، 2009**

ج۔ ترجمہ: "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔"

**س23۔ بچوں پر رحم کرنے والی حدیث میں والدین پر کون سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2010**

**ج۔ والدین کی ذمہ داریاں**

جاہلیت میں اولاد کے حقوق، والدین کے مرتبہ اور تکریم کے خلاف سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے والدین پر اولاد کے حقوق کی بھی بہت سخت تاکید کی ہے۔ اور ان کے اعمال کا ذمہ دار والدین کو ٹھہرایا ہے۔

**س24۔ نبی ﷺ نے معاشرے میں باہمی احترام کو کیا اہمیت دی ہے؟**

**ج۔ باہمی احترام کو اہمیت**

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔"

**س25۔ حدیث نبوی ﷺ کی رو سے رحم اور عزت و تکریم کے حقدار کون لوگ ہیں؟**

**ج۔ رحم اور عزت و تکریم کے حقدار لوگ**

حدیث نبوی ﷺ کی رو سے رحم کے حقدار چھوٹے ہوتے ہیں جبکہ عزت و تکریم کے حقدار بڑے ہوتے ہیں چھوٹے رحم کے اور بڑے عزت تکریم کے حقدار ہوتے ہیں۔

**س26۔ کون لوگ نبی ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے؟**

**ج۔ نبی ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم لوگ**

حدیث کی رُو سے: "جو لوگ چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے اور بڑوں کی عزت نہیں کرتے وہ نبی کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے۔"

**س27۔ رشوت کا لین دین کرنے والوں کو نبی ﷺ نے کس انجام کی وعید سنائی ہے؟**

**ج۔ رشوت کا لین دین کرنے والوں کے متعلق وعید**

نبی ﷺ کا ارشاد ہے "رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں"



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س28۔ رشوت کا چلن کب کسی قوم میں عام ہوتا ہے؟**

**ج۔ رشوت کا چلن**

رشوت کا چلن تب کسی قوم میں عام ہوتا ہےجب کسی معاشرے میں عدل وانصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل رہے ہوں تو یہ معاشرتی بگاڑ رشوت کو عام کرنے کا باعث بنتا ہے۔

**س29۔ حدیث کی روشنی میں رشوت کے متعلق تحریر کریں۔** گوجرانوالہ بورڈ، 2009

**ج۔ حدیث کی روشنی میں رشوت**

نبی ﷺ کا ارشاد ہے "رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں"

جب کسی معاشرے میں عدل وانصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل رہے ہوں تو یہ معاشرتی بگاڑ رشوت کو عام کرنے کا باعث بنتا ہے۔

**س30۔ اسلام نے باہمی تعاون کا کیا معیار مقرر کیا ہے؟**

**ج۔ باہمی تعاون کا معیار**

اسلام نے باہمی تعاون کا جو معیار مقرر کیا ہے وہ یہ کہ ہمیں بھلائی اور نیکی کے کاموں میں قوم اور نسل یا زبان اور علاقے کے اعتبار سے بالاتر ہو کر تعاون کرنا چاہیے۔ ناجائز کام میں کسی کا ساتھ نہ دیں چاہے وہ اپنا کنبہ اور قبیلہ کیوں نہ ہو۔

**س31۔ ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کرنے والے کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ کیا ہے؟**

**ج۔ ناجائز معاملے میں مدد**

**فرمان نبویؐ ہے:** "جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔"

**س32۔ اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا" کا ترجمہ تحریر کریں۔** گوجرانولہ، لاہور دوسرا گروپ 2008

**ج۔ ترجمہ:** "یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہے۔"

**س33۔ حدیث شریف میں کامل ترین ایمان والا کسے قرار دیا گیا ہے؟** لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010

**ج۔ کامل ترین ایمان والا**

نبی ﷺ نے کامل ترین ایمان والا اس شخص کو قرار دیا ہے جو اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

**س34۔ حسن اخلاق کی کیا اہمیت ہے۔**

**ج۔ حسن اخلاق کی اہمیت**

نبی ﷺ نے حسن اخلاق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔

**س35۔ انسانی شخصیت کے ظاہر و باطن کا اظہار کس چیز سے ہوتا ہے؟**

**ج۔ ظاہر و باطن میں فرق والی چیز**

انسانی شخصیت کا ظاہر و باطن اس کے اخلاق سے واضح ہوتا ہے کیونکہ انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی اچھی پیش نہیں کرتا جتنا اس کا اخلاق۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س 36۔ نماز کی اہمیت پر چار جملے لکھیں۔ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009، لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010**

**ج۔** نماز کی اہمیت پر چار جملے

۱۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ ۲۔ ترک نماز کفر ہے۔

۳۔ نماز دین کا ستون ہے۔ ۴۔ نماز کافر اور مسلمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

**س 37۔ دین اسلام میں نماز کو کیا اہمیت حاصل ہے؟**

**ج** نماز کی اہمیت

نبی ﷺ نے فرمایا: "نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا گویا اس نے دین کو قائم کیا۔ اور جس نے اسے ڈھا دیا گویا اس نے دین کو ڈھا دیا۔"

**س 38۔ وہ کون سا عمل ہے جو انسان اور اللہ کے درمیان تعلق و رابطے کا ذریعہ ہے؟**

**ج۔** انسان اور اللہ کے درمیان رابطے والا عمل

نماز ایسا عمل ہے جو انسان اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطے کا ذریعہ ہے۔ جو ترک نماز سے محروم ہو جاتا ہے۔

**س 39۔ حدیث نبوی ﷺ میں خطبہ جمعہ کے کیا آداب بتائے گئے ہیں؟ گوجرانوالہ بورڈ، 2009، لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء**

**ج۔** خطبہ جمعہ کے کیا آداب

حدیث نبوی کی تعلیمات کی رو سے دوران خطبہ مسلمان کے لیے لازمی ہے کہ خطبہ توجہ سے اور خاموشی سے سنے اور اللہ اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو سمجھے۔ نبی کے ارشاد ہے "جس شخص نے خطبہ جمعہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جاؤ تو گویا اس نے فضول بات کی۔"

**س 40۔ "من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرا الى جهنم" کا ترجمہ تحریر کریں۔**

**ج۔** ترجمہ: "جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر گیا گویا اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔"

**س 41۔ رسول اللہ ﷺ نے کس عمل کو دوزخ کی طرف پل بنانے کے مترادف قرار دیا ہے؟**

**ج۔** دوزخ کے پل کے مترادف عمل

رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر جانے کو دوزخ کی طرف پل بنانے کے مترادف قرار دیا ہے۔

**س 42۔ نبی ﷺ نے باجماعت نماز میں شامل ہونے کے کیا آداب بتائے ہیں؟ لاہور 2008، 2009، گوجرانوالہ 2010**

**ج۔** باجماعت نماز کے آداب

ارشاد نبوی ﷺ ہے جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ جو نماز تم پاؤ اسے ادا کر لو اور جو تم سے رہ جائے اس بعد میں پورا کرو۔

**س 43۔ کس روزہ دار کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں؟**

**ج۔** روزہ دار کے گناہوں کی معافی

ارشاد نبوی ہے: "جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔"

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س20۔ ''لا یومن احد کم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ'' کا ترجمہ بیان کریں۔ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008**

ج۔ ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔''

**س21۔ چھٹی حدیث میں ایمان کی تکمیل کے کونسے چار اصول بیان ہوئے ہیں؟**

ج۔ **ایمان کی تکمیل کے چار اصول**

حدیث کی رُو سے تکمیل ایمان کے چار اصول یہ ہیں۔

۱۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے ۲۔ کسی سے بغض رکھے تو اللہ کے لیے

۳۔ کسی کو عطا کرے تو اللہ کے لیے ۴۔ کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روکے تو اللہ کے لیے

**س22۔ ''لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَ نَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا'' کا ترجمہ تحریر کریں۔ گوجرانوالہ بورڈ، 2008، 2009**

ج۔ ترجمہ: ''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔''

**س23۔ بچوں پر رحم کرنے والی حدیث میں والدین پر کون سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2010**

ج۔ **والدین کی ذمہ داریاں**

جاہلیت میں اولاد کے حقوق ... والدین کے مرتبہ اور تکریم کے خلاف سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے والدین پر اولاد کے حقوق کی بھی بہت سخت تاکید کی ہے۔ اور ان کے اعمال کا ذمہ دار والدین کو ٹھہرایا ہے۔

**س24۔ نبی ﷺ نے معاشرے میں باہمی احترام کو کیا اہمیت دی ہے؟**

ج۔ **باہمی احترام کو اہمیت**

''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔''

**س25۔ حدیث نبوی ﷺ کی رو سے رحم اور عزت و تکریم کے حقدار کون لوگ ہیں؟**

ج۔ **رحم اور عزت و تکریم کے حقدار لوگ**

حدیث نبوی ﷺ کی رو سے رحم کے حقدار چھوٹے ہوتے ہیں جبکہ عزت و تکریم کے حقدار بڑے ہوتے ہیں چھوٹے رحم کے اور بڑے عزت تکریم کے حقدار ہوتے ہیں۔

**س26۔ کون لوگ نبی ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے؟**

ج۔ **نبی ﷺ کے سایہ شفقت سے محروم لوگ**

حدیث کی رُو سے: ''جو لوگ چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے اور بڑوں کی عزت نہیں کرتے وہ نبی کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے۔''

**س27۔ رشوت کا لین دین کرنے والوں کو نبی ﷺ نے کس انجام کی وعید سنائی ہے؟**

ج۔ **رشوت کا لین دین کرنے والوں کے متعلق وعید**

نبی ﷺ کا ارشاد ہے ''رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س28۔ رشوت کا چلن کب کسی قوم میں عام ہوتا ہے؟**

**ج۔ رشوت کا چلن**

رشوت کا چلن تب کسی قوم میں عام ہوتا ہےجب کسی معاشرے میں عدل وانصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل رہے ہوں تو یہ معاشرتی بگاڑ رشوت کو عام کرنے کا باعث بنتا ہے۔

**س29۔ حدیث کی روشنی میں رشوت کے متعلق تحریر کریں۔** **گوجرانوالہ بورڈ، 2009**

**ج۔ حدیث کی روشنی میں رشوت**

نبی ﷺ کا ارشاد ہے ''رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں''

جب کسی معاشرے میں عدل وانصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل رہے ہوں تو یہ معاشرتی بگاڑ رشوت کو عام کرنے کا باعث بنتا ہے۔

**س30۔ اسلام نے باہمی تعاون کا کیا معیار مقرر کیا ہے؟**

**ج۔ باہمی تعاون کا معیار**

اسلام نے باہمی تعاون کا جو معیار مقرر کیا ہے وہ یہ کہ ہمیں بھلائی اور نیکی کے کاموں میں قوم اور نسل یا زبان اور علاقے کے اعتبار سے بالاتر ہوکر تعاون کرنا چاہیے۔ ناجائز کام میں کسی کا ساتھ نہ دیں چاہے وہ اپنا کنبہ اور قبیلہ کیوں نہ ہو۔

**س31۔ ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کرنے والے کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ کیا ہے؟**

**ج۔ ناجائز معاملے میں مدد**

**فرمان نبویؐ ہے:** ''جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔''

**س32۔ اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا'' کا ترجمہ تحریر کریں۔** **گوجرانولہ، لاہور دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ ترجمہ:** ''یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہے۔''

**س33۔ حدیث شریف میں کامل ترین ایمان والا کسے قرار دیا گیا ہے؟** **لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010**

**ج۔ کامل ترین ایمان والا**

نبی ﷺ نے کامل ترین ایمان والا اس شخص کو قرار دیا ہے جو اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

**س34۔ حسن اخلاق کی کیا اہمیت ہے۔**

**ج۔ حسن اخلاق کی اہمیت**

نبی ﷺ نے حسن اخلاق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔

**س35۔ انسانی شخصیت کے ظاہر وباطن کا اظہار کس چیز سے ہوتا ہے؟**

**ج۔ ظاہر وباطن میں فرق والی چیز**

انسانی شخصیت کا ظاہر وباطن اس کے اخلاق سے واضح ہوتا ہے کیونکہ انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی اچھی پیش نہیں کرتا جتنا اس کا اخلاق۔



TopStudyWorld.com

**س36۔ نماز کی اہمیت پر چار جملے لکھیں۔** لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009، لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010

**ج۔ نماز کی اہمیت پر چار جملے**

۱۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ ۲۔ ترک نماز کفر ہے۔

۳۔ نماز دین کا ستون ہے۔ ۴۔ نماز کافر اور مسلمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

**س37۔ دین اسلام میں نماز کو کیا اہمیت حاصل ہے؟**

**ج نماز کی اہمیت**

نبی ﷺ نے فرمایا: "نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا گویا اس نے دین کو قائم کیا۔ اور جس نے اسے ڈھا دیا گویا اس نے دین کو ڈھا دیا۔"

**س38۔ وہ کون سا عمل ہے جو انسان اور اللہ کے درمیان تعلق و رابطے کا ذریعہ ہے؟**

**ج۔ انسان اور اللہ کے درمیان رابطے والا عمل**

نماز ایسا عمل ہے جو انسان اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطے کا ذریعہ ہے۔ جو ترک نماز سے کمزور ہو جاتا ہے۔

**س39۔ حدیث نبوی ﷺ میں خطبہ جمعہ کے کیا آداب بتائے گئے ہیں؟** گوجرانوالہ بورڈ، 2009، لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء

**ج۔ خطبہ جمعہ کے کیا آداب**

حدیث نبوی کی تعلیمات کی رو سے دوران خطبہ مسلمان کے لیے لازمی ہے کہ خطبہ توجہ سے اور خاموشی سے سنے اور اللہ اور رسول ﷺ کی باتوں کو سمجھے۔ نبی کا ارشاد ہے "جس شخص نے خطبہ جمعہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہا خاموش ہو جاؤ تو گویا اس نے فضول بات کی۔"

**س40۔ "من تخطّی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جهنم" کا ترجمہ تحریر کریں۔**

ج۔ ترجمہ: "جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر گیا گویا اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔"

**س41۔ رسول اللہ ﷺ نے کس عمل کو دوزخ کی طرف پل بنانے کے مترادف قرار دیا ہے؟**

**ج۔ دوزخ کے پل کے مترادف عمل**

رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر جانے کو دوزخ کی طرف پل بنانے کے مترادف قرار دیا ہے۔

**س42۔ نبی ﷺ نے باجماعت نماز میں شامل ہونے کے کیا آداب بتائے ہیں؟** لاہور 2008، 2009، گوجرانوالہ 2010

**ج۔ باجماعت نماز کے آداب**

ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ جو نماز تم پا لو اسے ادا کر لو اور جو تم سے رہ جائے اس کو بعد میں پورا کر لو۔

**س43۔ کس روزہ دار کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں؟**

**ج۔ روزہ دار کے گناہوں کی معافی**

ارشاد نبوی ہے: "جس نے ایمان اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔"



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س44۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟**

**ج۔ روزوں کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم**

رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

**س45۔ حدیث مبارکہ میں روزہ دار کے لیے کن دو خوشیوں کا ذکر آیا ہے؟** لاہور 2009ء، 2010، گوجرانوالہ 2010

**ج۔ حدیث کی رُو سے روزہ دار کے لیے خوشیاں**

حدیث میں ہے کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہے۔"

**س46۔ نبی ﷺ نے حج کی کیا فضیلت بیان فرمائی ہے؟**

**ج۔ حج کی کیا فضیلت**

نبی ﷺ نے حج کی کیا فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"جس نے بیت اللہ کا حج اور اس کے مناسک پورے پورے ادا کیے اور مسلمان اسکی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔"

**س47۔ حج کے دوران کس بات کا اہتمام کرنا ضروری ہے؟**

**ج۔ حج کے دوران ضروری اعمال**

حج کے موقع پر صبر، عفو و درگزر اور برداشت سے کام لینا ضروری ہے نیز فسق، فجور اور بے حیائی سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ فرمایا گیا۔

"حج کے موقع پر جس نے ان باتوں کا اہتمام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔"

**س48۔ حج کن لوگوں پر فرض ہے؟**

**ج۔ حج کی فرضیت**

حج صاحب استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

**س49۔ جو قدم دین حق کی سربلندی کے لیے اٹھیں ان کے بارے میں حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

**ج۔ دین کی سربلندی**

جو قدم دین حق کی سربلندی کے لیے اٹھیں ان کے بارے میں حدیث مبارکہ کا ترجمہ ہے۔

"جو قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر اللہ نے آگ حرام کر دی۔"

**س50۔ رعیت و نگہبانی سے متعلقہ مسول عن رعیتہ کا ترجمہ تحریر کریں۔**

**ج۔ رعیت و نگہبانی سے متعلقہ حدیث کا ترجمہ**

ترجمہ: "تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



س51۔ لوگوں میں سے سب سے اچھا کون ہے؟

ج۔ لوگوں میں سے سب سے اچھا

نبیؐ کا ارشاد ہے کہ: ''لوگوں میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔''

س52۔ ''خَیْرُ النَّاس'' بننے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010

ج۔ ''خَیْرُ النَّاس'' بننے کا بہترین طریقہ

''خیرُ النّاس'' بننے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کے کام آئیں ان کی فلاح و بہبود کی کوشش کریں کیونکہ فرمان نبویؐ ہے کہ ''لوگوں میں اچھا وہ ہے جو دوسروں کے لیے اچھا ہے۔''

س53۔ انسان کے کس عمل میں دنیاوی اور اُخروی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے؟

ج۔ دنیاوی اور اُخروی کامیابی کا راز

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اس دنیا میں عزت اور کامیابی ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، جو خلق خدا کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

س54۔ نماز کی اہمیت کے بارے میں کوئی ایک حدیث لکھیے۔ گوجرانوالہ، دوسرا گروپ 2008

ج۔ ترجمہ: اَلصَّلٰوۃ عِمَادُ الدِّیْن ''نماز دین کا ستون ہے۔''

س55۔ اَلصَّلٰوۃ عِمَادُ الدِّیْن کا ترجمہ کیجیے۔ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008، گوجرانوالہ 2009

ج۔ ''نماز دین کا ستون ہے۔''

س56۔ ''خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ'' کا ترجمہ کریں۔ گوجرانوالہ، دوسرا گروپ 2008

ج۔ ترجمہ: ''لوگوں میں اچھا وہ ہے، جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔''

س57۔ رَاشِیْ، مُرْتَشِیْ میں کیا فرق ہے؟ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008

ج۔ رَاشِیْ اور مُرْتَشِیْ میں فرق

''رَاشِیْ'' رشوت لینے والا کہتے ہیں جب کہ ''مُرْتَشِیْ'' رشوت دینے والے کو کہتے ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## کثیر الانتخابی سوالات

## حدیث نبوی ﷺ (گیارہ تا بیس)

سوال نمبر 1: ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ کس نماز کو صلوٰۃ الوسطیٰ کہا گیا ہے۔ گوجرانوالہ، لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008ء

(الف) فجر (ب) ظہر (ج) عصر (د) مغرب

2۔ مؤذن اذان دے کر مسلمان کو بلاتا ہے:

(الف) نیکی کی طرف (ب) مسجد کی طرف (ج) کامیابی کی طرف (د) جہنم کی طرف

3۔ اَنْصِتْ کا معنی ہے:

(الف) چلے جاؤ (ب) خاموش ہو جاؤ (ج) خوش رہو (د) انتظار کرو

4۔ نماز جمعہ کس نماز کا نعم البدل ہے۔ گوجرانوالہ، لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008ء

(الف) ظہر (ب) عصر (ج) مغرب (د) عشاء

5۔ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر گیا گویا اس نے پل بنایا:

(الف) نیکی کی طرف (ب) برائی کی طرف (ج) جنت کی طرف (د) جہنم کی طرف

6۔ کس عمل سے انسان کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم رہتا ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ؛ 2004ء

(الف) نماز سے (ب) خیرات سے (ج) ایمانداری سے (د) محنت سے

7۔ دین کا ستون ہے۔ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء پہلا گروپ 2010

(الف) نماز (ب) حج (ج) زکوٰۃ (د) روزہ

8۔ مسلمان کے لیے روزانہ ایمان کے امتحان کا موقع آتا ہے: لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010

(الف) پانچ بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

9۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو: گوجرانوالہ بورڈ؛ 2004ء

(الف) دوڑ کر آؤ (ب) جلدی کرو (ج) دوڑ کر نہ آؤ (د) انتظار کرو

10۔ اس نے ایمان مکمل کر لیا۔ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء

(الف) جس نے اللہ کے لئے محبت کی (ب) جس نے اللہ کے لئے عداوت کی (ج) دونوں

11۔ روزہ دین اسلام کا ہے:

(الف) تیسرا رکن (ب) اہم رکن (ج) چوتھا رکن (د) پانچواں رکن

12۔ ماہ رمضان کو نیکیوں کا قرار دیا جاسکتا ہے: لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء

(الف) آمد (ب) فصل بہار (ج) بارش (د) خوشی



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



13۔ روزہ دنیا میں موجب راحت اور آخرت میں ہے:

(الف) باعث رحمت (ب) باعث بخشش (ج) باعث نجات (د) باعث رحم

14۔ حج بھی اسلام کا ہے:

(الف) پہلا رکن (ب) تیسرا رکن (ج) چوتھا رکن (د) اہم رکن

15۔ حج ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں فرض ہے:

(الف) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

16۔ حج ہر مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں فرض ہے: گوجرانوالہ بورڈ؛2004ء

(الف) دو مرتبہ (ب) چار مرتبہ (ج) ایک مرتبہ (د) تین مرتبہ

17۔ اگر کوئی شخص اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے نکلے تو اس کے ہر قدم پر ہے:

(الف) نیکی (ب) کرم (ج) رحمت (د) مہربانی

18۔ رَاعٍ سے مراد ہے۔ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008، 2005ء، 2009 لاہور بورڈ، پہلا گروپ 2008

(الف) صبر کرنے والا (ب) نگہبانی کرنے والا (ج) رعایت دینے والا (د) دوست

19۔ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں ہے۔

(الف) ذمہ دار (ب) جواب دہ (ج) نگہبان (د) حق دار

20۔ ماں باپ اپنی اولاد کی ۔۔۔۔ بارے میں جواب دہ ہیں: گوجرانوالہ بورڈ؛2004ء

(الف) خوراک (ب) لباس (ج) تعلیم و تربیت (د) سیر و تفریح

21۔ جمعہ کا خطبہ کس رہنمائی کا ذریعہ ہے: لاہور بورڈ 2004ء

(الف) لین دین (ب) معاملات (ج) عبادات (د) اسلامی تعلیمات

22۔ کس کی ہستی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے: لاہور بورڈ 2004ء

(الف) علمائے دین (ب) والدین (ج) رسول اللہ (د) اسلاف

23۔ اگر کسی کو مال عطا کریں تو اس کی بنیاد: لاہور بورڈ 2004ء

(الف) ریاکاری ہو (ب) اللہ کی رضا ہو (ج) دین میں سربلندی ہو (د) مال کی نمائش ہو

24۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں:

(الف) خوشی سے (ب) مجبوری سے (ج) مشکل سے (د) دیانت اور محنت سے

25۔ لوگوں میں سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو دیتا ہے: لاہور بورڈ 2005، لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010

(الف) دولت (ب) محبت (ج) نفرت (د) نفع

26۔ عربی زبان میں صائم کے معانی ہیں۔ گوجرانوالہ پہلا گروپ 2008ء

(الف) بھوکا (ب) پیاسا (ج) روزہ دار (د) مؤذن

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## احادیث 20-11

27۔ ایک روزہ دار شخص کے لئے کتنی خوشیاں ہیں: لاہور بورڈ 2004ء، لاہور بورڈ، پہلا گروپ 2008، لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

28۔ روزہ دار خوشیاں حاصل کرتا ہے۔ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008 گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010

(الف) 4 (ب) 3 (ج) 2 (د) 1

29۔ نیکیوں کی فصل بہار کس مہینے کو قرار دیا گیا ہے: لاہور بورڈ 2004ء گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2009

(الف) رمضان (ب) ربیع الاول (ج) محرم (د) شعبان

30۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو بچاؤ: لاہور بورڈ 2004ء

(الف) بیماری سے (ب) دوزخ سے (ج) آرام سے (د) نغمات سے

31۔ مسلمان ایک دوسرے کے ہیں: گوجرانوالہ پہلا گروپ 2005ء

(الف) بھائی (ب) راہبر (ج) معاون (د) مسافر

32۔ واقعہ معراج کا ذکر کس سورت میں ہے؟ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2005ء

(الف) سورۃ النجم (ب) سورۃ الانبیاء (ج) سورۃ الرحمن (د) سورۃ مریم

33۔ آپ جواب دہ ہیں۔ گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010

(الف) دولت کے (ب) اپنی رعیت کے (ج) نفرت کے (د) نفع کے

### جوابات

### (جوابی کاپی کوری چیک کرنا ہے)

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ج | 2 | ج | 3 | ب | 4 | ا | 5 | د | 6 | ا |
| 7 | ا | 8 | ا | 9 | ج | 10 | ا | 11 | ب | 12 | ج |
| 13 | ج | 14 | ا | 15 | ج | 16 | ا | 17 | ب | 18 | ب |
| 19 | ج | 20 | د | 21 | ج | 22 | ب | 23 | د | 24 | د |
| 25 | ج | 26 | ا | 27 | ج | 28 | ا | 29 | ب | 30 | ا |
| 31 | د | 32 | ب | | | | | | | | |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# باب نمبر 5

## طہارت اور جسمانی صفائی

س: قرآن وحدیث کی روشنی میں طہارت پر ایک مختصر نوٹ لکھیں

ج: طہارت اور جسمانی صفائی

**لغوی معنی:** طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے، پاکیزگی حاصل کرنے اور ناپاکی سے دور رہنے کے ہیں۔

**شرعی مفہوم:** شریعت کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نجاست اور گندگی کو دور کر کے صفائی اور پاکیزگی حاصل کرنے کو طہارت کہتے ہیں۔

### دین فطرت کا اصول

اسلام دین فطرت اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور انسان کی تمام ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ انسان طبعاً صفائی پسند ہے اس لیے اسلام نے ظاہری اور باطنی صفائی کے تمام اصول بتا دیئے۔ تمام انسانوں کو اور بالخصوص مسلمانوں کو قرآن وحدیث کے ذریعے ہر چھوٹے اور بڑے مسائل سے آگاہ کر دیا اور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی بنا کر عملی طور پر ان تمام باتوں کو سمجھا دیا تاکہ کوئی مشکل نہ رہے۔

### طہارت پر زور

دنیا کے ہر مذہب نے طہارت و پاکیزگی کو پسند کیا ہے اور اس کی تلقین بھی کی ہے مگر جتنا زور اسلام نے دیا ہے کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔

طہارت قرآنی آیات کی روشنی میں

قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر طہارت وتزکیہ نفس کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

۱۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ [4:74] وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [المدثر :5] ''اور اپنے کپڑے کو پاک رکھیے اور ناپاکی سے دور رہیے''

۲۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [آل عمران:222]

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے''

۳۔ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (المائدہ : ٦) ''اور اگر تم ناپاک ہو جاؤ تو (نہا دھو کر) پاکی حاصل کرو۔''

**اہمیت طہارت احادیث کی روشنی میں:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

۱۔ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان (مسلم) پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

۲۔ اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَان صفائی ایمان کا حصہ ہے

۳۔ نماز جنت کی کنجی ہے اور طہارت نماز کی کنجی ہے۔

۴۔ چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔

۱۔ حیا ۲۔ نکاح ۳۔ خوشبو لگانا ۴۔ مسواک کرنا

۵۔ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ کو مشابہ لگ گیا۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اچھی طرح پاکیزگی حاصل نہیں کرتے اور امام ان کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔

طہارت کے ذرائع: شریعت میں طہارت کے دو ذرائع ہیں۔

۱۔ وضو ۲۔ غسل



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س: وضو کا طریقہ بیان کیجیے**

ج: وضو: ''نماز، تلاوت قرآن اور دیگر عبادات کے لیے مسنون طریقہ کے مطابق چہرے، بازو اور پاؤں دھونا، وضو کہلاتا ہے۔''

نماز سے پہلے وضو کرنا واجب ہے بشرطیکہ جسم اور لباس پاک ہو اور اگر جسم ولباس پاک نہیں تو وضو سے پہلے غسل کرنا اور لباس کو پاک کرنا لازمی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدۃ: ۶)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے جاؤ تو اپنے چہرے اور بازو کہنیوں تک دھولیا کرو۔ اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھولیا کرو''

اس آیت کی روشنی میں وضو کے درج ذیل چار فرائض ہیں۔

**وضو کے فرائض**

۱۔ چہرے کو دھونا (پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک)
۲۔ کہنیوں سمیت ہاتھوں کا دھونا
۳۔ سر کا مسح کرنا
۴۔ ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا (ان کے علاوہ باقی چیزیں سنت اور مستحب ہیں۔)

مسائل وضو: وضو کی بعض چیزیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا۔ انہیں فرض کہتے ہیں۔ بعض ایسی چیزیں ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے، مگر ناقص رہتا ہے انھیں سنت کہتے ہیں۔ بعض ایسی ہیں کہ انکے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے گناہ نہیں ہوتا، انھیں مستحب کہتے ہیں۔

**وضو کی سنتیں: وضو کی تیرہ (13) سنتیں ہیں۔**

۱۔ نیت کرنا
۲۔ بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا
۳۔ پہلے دونوں ہاتھوں کو تین بار پہنچوں تک دھونا
۴۔ مسواک کرنا
۵۔ تین بار کلی کرنا
۶۔ تین بار ناک میں پانی ڈالنا
۷۔ داڑھی کا خلال کرنا
۸۔ ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا
۹۔ ہر عضو کو تین بار دھونا
۱۰۔ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا
۱۱۔ دونوں کانوں کا مسح کرنا
۱۲۔ ترتیب سے وضو کرنا
۱۳۔ اس طرح وضو کرنا کہ کسی عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھولیا جائے۔

**مستحبات وضو: وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں۔**

۱۔ دائیں طرف سے وضو شروع کرنا
۲۔ گردن کا مسح کرنا
۳۔ وضو میں کسی سے مدد نہ لینا
۴۔ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا
۵۔ اُونچی اور پاک جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**مکروہاتِ وضو:** وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں۔

۱۔ ناپاک جگہ پر وضو کرنا
۲۔ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا
۳۔ وضو کرتے وقت دنیوی باتیں کرنا
۴۔ سنت کے خلاف وضو کرنا

**نواقضِ وضو:** وضو آٹھ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ پاخانہ کرنا
۲۔ ریح یا خون کا خارج ہونا
۳۔ بدن کے کسی حصے سے خون یا پیپ کا نکلنا
۴۔ منہ بھر کے قے آنا
۵۔ سہارا لے کر یا لیٹ کر اونگھنا
۶۔ بے ہوش ہو جانا
۷۔ پاگل ہو جانا
۸۔ نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسنا

**وضو کرنے کا مسنون طریقہ**

☆ پاک صاف پانی لے کر پاک صاف اونچی جگہ پر بیٹھیں قبلہ کی طرف منہ کرنا اچھا ہے۔

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔
۲۔ اچھی طرح ہاتھوں کو تین بار دھونا۔
۳۔ تین بار کلی کرنا۔
۴۔ تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا اور ناک کو بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اچھی طرح صاف کرنا۔
۵۔ چہرے کو پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسری کان کی لو تک اچھی طرح دھونا۔
۶۔ کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا۔
۷۔ سر کا مسح کرنا۔
۸۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین بار دھونا۔
۹۔ وضو کرتے وقت یہ خیال رکھیں کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھویا جائے۔

وضو کرنے کے بعد دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف بلند کر کے کلمہ شہادت پڑھیں

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ

''میں گواہی دیتا ہوں/دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا/دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

اس کے بعد کی دعا مانگیں

اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا دے''

**س: غسل کا مسنون طریقہ بیان کیجئے۔**

ج: غسل عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے دھونا۔ اور عام معنوں میں غسل سے مراد نہانا ہے۔

غسل پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (المائدۃ:٦)

اور اگر تم ناپاک ہو جاؤ تو (نہا دھو کر) پاک صاف ہو جایا کرو

اگر جسم ناپاک ہو تو وضو سے پہلے غسل کرنا واجب ہے اگر غسل نہ کیا جائے تو انسان گناہ گار رہتا ہے اور کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

# طہارت اور جسمانی صفائی — باب نمبر 5

## غسل کے فرائض؛ غسل کے فرائض تین ہیں۔

۱۔ کلی کرنا ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا

۳۔ سارے بدن پر پانی بہانا تاکہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے (بالوں کی جڑوں اور ناخنوں کے اندر بھی پانی پہنچانا ضروری ہے)

## غسل کرنے کا مسنون طریقہ

نہانے سے پہلے ضروری ہے۔

۱۔ جسم کا جو حصہ گندا ہے اسے دھولیا جائے۔

۲۔ وضو کر لینا بہتر ہے۔

۳۔ تین بار اس طرح کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔

۴۔ ناک میں پانی تین بار جہاں تک ممکن ہو آگے تک لے جائیں۔

۵۔ سر میں پانی ڈالنا اور اسے بالوں کی جڑوں تک پہنچانا

۶۔ پورے جسم پر تین بار پانی بہانا اور جسم کو اچھی طرح مل کر صاف کر لیا جائے۔

## غسل کے مسنون مواقع

۱۔ حضور ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو مسنون قرار دیا ہے۔ ۲۔ عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحی) کے دن۔

۳۔ عمرہ اور حج کے لیے احرام باندھنے سے پہلے۔ ۴۔ اور یوم عرفہ (حج والے دن)

زوال کے بعد نہانا بھی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ ناپاکی کی کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں غسل واجب ہے مثلاً غسل جنابت (شادی شدہ جوڑوں کا غسل) اگر اس حالت میں غسل نہ کیا گیا تو انسان گنہگار رہے گا اس کی عبادت قبول نہ ہوگی۔

## غسل کے آداب

۱۔ پانی اعتدال سے استعمال کرنا۔ ۲۔ پردے میں نہانا۔

۳۔ غسل خانہ میسر نہ ہو تو مرد کے لیے ضروری ہے کہ جسم کے ستر والے حصے پر کپڑا باندھ لے مگر عورت کے لیے مکمل پردہ ضروری ہے۔

۴۔ غسل کرتے وقت باتیں کرنے اور گنگنانے سے پرہیز کیا جائے۔

## طہارت کے فوائد

۱۔ صاف ستھرا رہنے والے لوگ توانا اور صحت مند ہوتے ہیں۔ ۲۔ اللہ صاف ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

۳۔ صفائی کے باعث انسان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ۴۔ انسانی شخصیت میں نکھار آ جاتا ہے۔

۵۔ ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

۶۔ عبادت اور کام کرنے میں لطف آتا ہے کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

**نوٹ:** طہارت اسلام کا امتیازی صفت ہے۔ رسول پاک ﷺ نے نہایت تفصیل کے ساتھ طہارت اور پاکیزگی کے احکام بتائے، طریقے سمجھائے اور خود عمل کر کے دکھایا پس مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ان احکامات کو سمجھے اور ان کے مطابق اپنے ظاہر اور باطن کو پاک صاف رکھے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## مختصر سوالات و جوابات

**سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔**

**س 1۔ وضو کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟**

**ج۔ وضو کا مسنون طریقہ**

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیئے

۲۔ اچھی طرح ہاتھوں کو دھوئیں (تین بار)

۳۔ تین بار کلی

۴۔ تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے اچھی طرح صاف کریں۔

۵۔ چہرے کو پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اچھی طرح دھوئیں

۶۔ کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھوئیں تین تین بار

۷۔ سر کا مسح کریں (ایک بار)

۸۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئیں (تین بار)

۹۔ وضو کرتے وقت یہ خیال رکھیں کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھویا جائے۔

۱۰۔ وضو کرنے کے بعد دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف بلند کر کے کلمہ شہادت پڑھیں اس کے بعد دعا مانگیں

**س 2۔ وضو کی دو سنتیں تحریر کریں۔** لاہور بورڈ 2005، گوجرانوالہ بورڈ 2008، گوجرانوالہ بورڈ 2009

**ج۔ وضو کی دو سنتیں**

۱۔ تین بار کلی کرنا

۲۔ تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے اچھی طرح صاف کریں۔

**س 3۔ وضو کے فرائض کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ گوجرانوالہ 2008، 2010، 2009 لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008، 2009، 2010**

**ج۔ وضو کے فرائض**

وضو کے فرائض چار ہیں۔

۱۔ چہرے کو دھونا (پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک)

۲۔ کہنیوں سمیت ہاتھوں کا دھونا

۳۔ سر کا مسح کرنا

۴۔ ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

ان کے علاوہ باقی چیزیں سنت اور مستحب ہیں۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س4۔ غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ یا غسل کا طریقہ اختصار سے لکھیے۔ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008، گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2010**

**ج۔ غسل کا مسنون طریقہ**

**نہانے سے پہلے ضروری ہے کہ:**

۱۔ جسم کا وہ حصہ جو گندا ہے اسے دھو لیا جائے۔

۲۔ اس کے بعد وضو کر لینا بہتر ہے۔

۳۔ وگرنہ تین بار اس طرح کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچ جائے۔

۴۔ ناک میں پانی تین بار جہاں تک ممکن ہو آگے تک لے جائیں۔

۵۔ سر میں پانی ڈالیے اور اسے بالوں کی جڑوں تک پہنچائیے۔

۶۔ پورے جسم پر تین بار پانی بہایا جائے اور جسم کو اچھی طرح مل کر صاف کر لیا جائے۔

**س5۔ غسل کے فرائض کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010**

**ج۔ غسل کے فرائض**

غسل کے فرائض تین ہیں۔

۱۔ کلی کرنا ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا

۳۔ سارے بدن پر پانی بہانا تاکہ بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے بالوں کی جڑوں اور ناخنوں کے اندر بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔

**س6۔ طہارت کے بارے میں قرآنی آیت بمع ترجمہ تحریر کریں۔ گوجرانوالہ بورڈ 2009ء**

**ج۔ طہارت کے بارے میں قرآنی آیت وترجمہ**

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [2:222]

"بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے"

"اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور ناپاکی سے دور رہیے"

**س7۔ طہارت کے بارے میں ایک حدیث لکھیے۔ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2010**

**ج۔ طہارت سے متعلق حدیث**

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

**اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان** "پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔"

**س8۔ طہارت کے چند فوائد لکھیں؟ گوجرانوالہ، دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ طہارت کے فوائد**

طہارت کے چند فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ صاف ستھرا رہنے والے لوگ توانا اور صحت مند ہوتے ہیں۔ ۲۔ اللہ صاف ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س9۔ سورۃ المدثر میں نبی ﷺ کو طہارت کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟**

**ج۔ طہارت سے متعلق حکم**

سورۃ المدثر میں نبی ﷺ کو طہارت کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے:

''اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی سے دور رہ۔'' (المدثر)

**س10۔ طہارت میں کونسی دو چیزیں شامل ہیں؟**

**ج۔ طہارت میں شامل دو چیزیں**

طہارت میں دو چیزیں وضو اور غسل شامل ہیں جبکہ بیماری یا پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمم بھی کیا جا سکتا ہے۔ (پاک مٹی سے خود کو پاک کرنا تیمم کہلاتا ہے)

**س11۔ عام غسل اور طہارت میں کیا فرق ہے؟ (غسل کا کیا مفہوم ہے)**

**ج۔ غسل اور طہارت میں فرق**

عام غسل محض نہانا ہے جبکہ اسلام کے شرعی اصولوں کے مطابق صفائی کرنا طہارت ہے۔

**س12۔ اللہ تعالیٰ نے دین میں چھوٹی بڑی باتوں (احکام دین) سے کس طرح لوگوں کو آگاہ کیا ہے؟**

**ج۔ احکام دین سے آگاہی**

اللہ تعالیٰ نے دین میں تمام چھوٹی بڑی باتوں سے انسانوں اور خصوصاً مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے ذریعے آگاہ کر دیا ہے۔ اور حضرت محمدؐ کو آخری نبیؐ بنا کر اپنے دین کو عملی طور پر سمجھا دیا ہے۔

**س13۔ غسل کے لیے کس چیز کا اہتمام ضروری ہے؟**

**ج۔ دوران غسل ضروری باتوں کا اہتمام**

غسل کے لیے پردے کا اہتمام ضروری ہے۔ عورت پر لازم ہے کہ پردے میں نہائے مرد بہر حال کپڑا باندھ کر پردے کے بغیر بھی نہا سکتا ہے۔

**س14۔ غسل کے دوران کن چیزوں سے اجتناب ضروری ہے؟**

**ج۔ غسل کے دوران اجتناب**

غسل کے دوران مندرجہ ذیل باتوں سے اجتناب ضروری ہے۔

۱۔ باتیں کرنا ۲۔ گنگنانا ۳۔ پانی ضائع کرنا

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س15۔ طہارت کا مفہوم بیان کریں۔**

ج۔ **طہارت کا مفہوم**

شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں پر اور اس کی شرائط کے مطابق صفائی یا پاکیزگی اختیار کرنا طہارت کہلاتا ہے۔

**س16۔ کن مواقع پر غسل کرنا مسنون ہے؟**

ج۔ **کن مواقع پر غسل کرنا مسنون**

نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو ہر مسلمان کے لیے مسنون قرار دیا ہے۔اسی طرح عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) اور عمرہ و حج کے لیے احرام باندھنے سے پہلے نہانے کو بھی اپنی سنت میں شامل کیا ہے۔ان تمام مواقع پر نہانا بہتر اور مسنون ہے۔

**س17۔ عیدین سے کیا مراد ہے؟**

ج۔ **عیدین**

عیدین سے دو عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ مراد ہیں جو اسلامی تہوار ہیں۔عید الفطر یکم شوال کو رمضان گزرانے کے بعد جبکہ عید الاضحیٰ دس ذی الحجہ کو حضرت ابراہیم و اسماعیل کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔

**س18۔ طہارت میں کتنی چیزیں شامل ہیں؟** **گوجرانوالہ 2008**

ج۔ **طہارت میں دو چیزیں شامل ہیں**

۱۔ وضو ۲۔ غسل

**س19۔ طہارت وصفائی کے حوالے سے کسی آیت کا ترجمہ لکھیے۔** **لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008**

ج۔ **طہارت وصفائی کے حوالے سے آیت کا ترجمہ:**

''اور اپنے کپڑے کو پاک رکھیے اور ناپاکی سے دور رہیے''

**س20۔ ترجمہ کیجیے: وَثِيَابَکَ فَطَهِّرْ [4:74] وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [5:74]** **لاہور بورڈ 2008**

ج۔ ترجمہ ''اور اپنے کپڑے کو پاک رکھیے اور ناپاکی سے دور رہیے''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 2: ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور۔۔۔۔۔۔ ہے۔
(الف) دین فطرت　(ب) سبق　(ج) نصیحت　(د) مذہب

2۔ طہارت پاکیزگی حصہ ہے:　لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009ء
(الف) دولت کا　(ب) ایمان کا　(ج) عزت کا　(د) انسان کا

3۔ طہارت کے لغوی معنی ہیں:
(الف) صحیح ہونا　(ب) درست ہونا　(ج) پاک ہونا　(د) صاف ہونا

4۔ طہارت میں چیزیں شامل ہیں:　لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء
(الف) دو　(ب) تین　(ج) چار　(د) پانچ

5۔ اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور دور رہ:　لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010ء
(الف) طہارت و پاکیزگی سے　(ب) ناپاکی سے　(ج) عمل صالح سے　(د) روزہ سے

6۔ ایمان کا حصہ کیا ہے؟　گوجرانوالہ بورڈ 2004ء
(الف) طہارت و پاکیزگی　(ب) خیرات　(ج) عمل صالح　(د) روزہ

7۔ وضو میں سر کا مسح کرنا:　گوجرانوالہ بورڈ 2004ء
(الف) واجب ہے　(ب) سنت ہے　(ج) فرض ہے　(د) مستحب ہے

8۔ نماز سے پہلے وضو کرنا ہے:　لاہور بورڈ 2004ء
(الف) فرض　(ب) سنت　(ج) واجب　(د) مستحب

9۔ وضو کے فرائض ہیں۔　لاہور پہلا گروپ 2005ء، پہلا و دوسرا گروپ 2008 گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء
(الف) دو　(ب) تین　(ج) چار　(د) پانچ

10۔ غسل کے فرائض ہیں:　گوجرانوالہ بورڈ 2009
(الف) تین　(ب) چار　(ج) پانچ　(د) چھ

11۔ جمعہ کے دن غسل کو حضور ﷺ نے قرار دیا:　گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010
(الف) فرض　(ب) سنت　(ج) ثواب　(د) مستحب

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



12۔ وضو میں ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا قرار دیا گیا: لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010

(الف) فرض (ب) سنت (ج) واجب (د) مستحب

13۔ وضو کرتے وقت جسم کے ہر عضو کو دھونا سنت ہے۔

(الف) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

14۔ اگر جسم پاک نہ ہو تو وضو سے پہلے غسل کرنا ہے۔

(الف) مستحب (ب) سنت (ج) فرض (د) واجب

15۔ جمعۃ المبارک اور عیدین (عیدالفطر + عیدالاضحٰی) پر غسل کرنا ہے۔

(الف) مستحب (ب) سنت (ج) فرض (د) واجب

16۔ وضو کرتے وقت اعضاء کو کتنی مرتبہ دھویا جائے؟ گوجرانوالہ بورڈ؛ 2004ء

(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

17۔ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ کا حصہ ہے۔ لاہور بورڈ، پہلا گروپ 2008، گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء

(الف) احسان (ب) ایمان (ج) زندگی (د) کام

18۔ غسل کرتے وقت پورے جسم پر ــــــ مرتبہ پانی بہایا جائے: گوجرانوالہ پہلا گروپ 2010ء

(الف) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ا | 2 | ب | 3 | ج | 4 | ا | 5 | ب | 6 | ا |
| 7 | ج | 8 | ج | 9 | ج | 10 | ا | 11 | ب | 12 | ا |
| 13 | ج | 14 | ج | 15 | ب | 16 | ج | 17 | ب | 18 | ج |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# باب نمبر 6

# صبر وشکر اور ہماری انفرادی واجتماعی زندگی

س: اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟ یا قرآن وحدیث کی روشنی میں صبر کی اہمیت بیان کیجئے۔

## لغوی معنی

صبر کے لغوی معنی ہیں روکنا، برداشت کرنا۔

## مفہوم

صبر کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھا جائے اور گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے یعنی پریشانی، تکلیف اور صدمے کی حالت میں پامردی، ثابت قدمی قائم کرتے ہوئے اپنے رب پر بھروسہ کیا جائے۔

## اجتماعی زندگی میں صبر کی اہمیت

قوموں پر جب کوئی مصیبت یا برا وقت آجائے تو اس کا مقابلہ صرف ہمت اور صبر سے ہی کیا جاسکتا ہے اگر ان حالات میں افراتفری، بدنظمی، مایوسی اور بدعملی کا مظاہرہ کیا جائے تو قومیں تباہ ہوجاتی ہیں۔ اللہ کی تائید ونصرت ہمیشہ انہیں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ [16:96]

''اور ہم ضرور صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال کا اچھا اجر دیں گے۔''

## کامل ایمان کی دلیل

صبر ایک مسلمان کا ایسا وصف ہے جو ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے ذریعے انسان رنج وراحت اور خوش حالی وتنگدستی میں ایسا طرز عمل اختیار کرتا ہے جو ایمان کے مطابق ہوتا ہے اور اللہ کو پسند ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صبر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

''صبر کا ایمان کے ساتھ وہی تعلق ہے جو سر کا جسم کے ساتھ ہے۔''

## صبر کا حکم

حضور نبی کریم ﷺ نے دین اسلام کی تبلیغ میں طرح طرح کی آزمائشوں تکلیفوں کا سامنا کیا۔ اب اُمت مسلمہ پر بھی فرض ہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت پر چلتے ہوئے صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔ یہی حکم ربی ہے:

1۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ [8:46]

''بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

## صبر وشکر اور ہماری انفرادی واجتماعی زندگی — باب نمبر 6

۲۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا [3:200]

''اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور پامردی دکھاؤ اور کمر بستہ رہو''۔

۳۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ [2:153]

''اے ایمان والو! (مشکلات اور تکالیف میں) صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

### اللہ تعالیٰ کی نصرت

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب دی گئی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ بے شک کامیابی صبر کے ساتھ ہے۔

### صابرین ہی بامراد ہوں گے

اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب اس لیے بھی دی گئی ہے کہ صابرین لوگ ہی اس دنیا اور اخروی زندگی میں کامیاب ہوں گے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ [16:126]

''اگر تم صبر کرو گے تو یقیناً صابروں کے لیے بہتری ہے''۔

### ارشادات نبوی ﷺ کی رو سے صبر کی اہمیت

۱۔ اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ ''صبر روشنی ہے (بے صبری اندھیرا)''

۲۔ صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

۳۔ اَلصَّبْرُ رِدَائِيْ ''صبر میری چادر ہے۔ یعنی میرا اوڑھنا بچھونا ہے''

۴۔ اَلصَّبْرُ مَعَ الصَّبْرِ ''فتح ونصرت صبر سے ہے''۔

۵۔ اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ''صبر کشائش کی چابی ہے''۔

۶۔ اِنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ''بے شک کامیابی صبر کے ساتھ ہے''۔

۷۔ آپ سے پوچھا گیا ''صبر جمیل'' کسے کہتے ہیں فرمایا ''وہ جس میں حرف شکایت نہ ہو''

۸۔ ''جس نے غم کا اظہار کیا اس نے صبر نہ کیا''۔

### س۲: قرآن پاک میں صبر کرنے والوں کو کیا بشارت دی گئی ہے؟

### لغوی معنی

صبر کے لغوی معنی ہیں روکنا، برداشت کرنا۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

# صبروشکراور ہماری انفرادی واجتماعی زندگی — باب نمبر 6

## مفہوم

صبر کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھا جائے اور گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے نیز تکلیف، بیماری اور حالت جنگ میں شریعت کے تقاضوں کے مطابق استقامت اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

## مومن کی صفت

مومن کی صفت ہے کہ وہ حالات کی تنگی اور مشکلات میں صبر سے کام لیتا ہے۔ عام دنیادار کی طرح ناشکری کے کلمات نہیں لاتا۔ ایسے ہی مومنین کے متعلق قرآن پاک میں آتا ہے:

"سچے مومن وہ ہیں جو مصیبت، تکلیف اور جہاد کے موقع پر صبر کرنے والے ہیں۔"

ایک اور مقام پر مومنوں کو صبر اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ [لقمان 17:31]

اور جو مصیبت آپ کو آئے اسے برداشت کرو۔ یہ بڑے عزم کی بات ہے۔

### صبر کرنے والوں کے لیے بشارتیں

#### ا۔ کامیابی کی ضمانت

صبر شرط کامیابی ہے، انسان صبر سے کام لے تو ہزار مشکلات کے باوجود اس میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ دنیاوآخرت میں حقیقی کامیابی کی خوش خبری کے حقدار وہی افراد ہیں جو صبر اختیار کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ [155:2]

"اور ہم کسی قدر خوف، بھوک اور مال اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے تمھاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو اللہ کی خوشنودی کی بشارت سنادو"

#### ۲۔ بے حساب اجر

اللہ تعالیٰ کے ہاں صبر کرنے والوں کے لیے بے حد وشمار اجر وثواب ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ [10:39]

بے شک صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب ملے گا۔

#### ۳۔ اللہ تعالیٰ کی معیت

اس دنیا میں اگر انسان راہ حق پر چلے تو طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے جو لوگ مصائب میں صبر اور برداشت اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ [153:2]

بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

# صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی — باب نمبر 6

## مفہوم

صبر کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھا جائے اور گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے نیز تکلیف، بیماری اور حالت جنگ میں شریعت کے تقاضوں کے مطابق استقامت اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

## مومن کی صفت

مومن کی صفت ہے کہ وہ حالات کی تنگی اور مشکلات میں صبر سے کام لیتا ہے۔ عام دنیا دار کی طرح ناشکری کے کلمات نہیں لاتا۔ ایسے ہی مومنین کے متعلق قرآن پاک میں آتا ہے:

''سچے مومن وہ ہیں جو مصیبت، تکلیف اور جہاد کے موقع پر صبر کرنے والے ہیں۔''

ایک اور مقام پر مومنوں کو صبر اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ [لقمان 31:17]

اور جو مصیبت آپ کو آئے اسے برداشت کرو۔ یہ بڑے عزم کی بات ہے۔

### صبر کرنے والوں کے لیے بشارتیں

#### ۱۔ کامیابی کی ضمانت

صبر شرط کامیابی ہے، انسان صبر سے کام لے تو ہزار مشکلات کے باوجود اس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ دنیا و آخرت میں حقیقی کامیابی کی خوش خبری کے حقدار وہی افراد ہیں جو صبر اختیار کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ [2:155]

''اور ہم کسی قدر خوف، بھوک اور مال اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے تمھاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو اللہ کی خوشنودی کی بشارت سنا دو''

#### ۲۔ بے حساب اجر

اللہ تعالیٰ کے ہاں صبر کرنے والوں کے لیے بے حد و شمار اجر و ثواب ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ [39:10]

بے شک صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب ملے گا۔

#### ۳۔ اللہ تعالیٰ کی معیت

اس دنیا میں اگر انسان راہ حق پر چلے تو طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے جو لوگ مصائب میں صبر اور برداشت اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ [2:153]

بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### ۴۔ گناہوں کی مغفرت

صبر انسان کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ گویا صبر گناہوں کی مغفرت کرانے کا سبب بنتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
''جب میں اپنے بندے سے کسی چیز کو چھین لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اُسے جنت عطا کروں گا۔''

### ۵۔ خیر کا ذریعہ

صبر کے ایک مومن کے لیے ڈھیروں انعامات ہیں۔ یہ انعامات اس دنیا میں ملیں یا اُخروی زندگی میں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ [25:4]

صبر کرنا تمھارے لیے بہتر ہے۔

### ۶۔ محبت خداوندی کا ذریعہ

صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ [146:3]

اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

### ۷۔ صبر کرنے والوں کو خوشخبری

وَ بَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ (البقرہ:۱۵۵)

اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

### ۸۔ اللہ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ[153:2]

صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو بلاشبہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

### س: قرآن و سنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

### ج: شکر کا لفظی معنی

عربی زبان میں شکر کے معنی ہیں۔ کسی کی عنایات پر اس کی تعریف و تائید کرنا۔

### اصطلاحی معنی

کسی کے احسان پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور اس کا اظہار کرنا۔

## شکر کا اسلامی مفہوم

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعمتوں کی قدر جان کر اس کے احکام کی اطاعت اور دلی فرمانبرداری کا نام اسلام میں ''شکر'' ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

# صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی — باب نمبر 6

## وضاحت

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے احسانات کی شکرگزاری یہ ہے کہ دین کی راہ اختیار کی جائے اور احکام الٰہی کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ خالق کائنات کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ ہم ان کا شمار بھی نہیں کر سکتے۔

## نعمت خداوندی پر شکر

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا [18:16]

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہ سکو گے''

اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار انعامات ہیں اس لیے ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء سے ایسے کام کریں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ کبھی ناشکرا نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی رو سے اگر کوئی عام انسان بھی ہمارے ساتھ نیکی کرے تو اس کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ

(ترمذی) ''جو کوئی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکرگزار نہیں ہو سکتا''

## قرآن مجید میں شکر کی تاکید

اضافی رزق کا ذریعہ

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم:۷)

''اگر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا''

## ناشکری سے گریز کرنے کا حکم

وَاشْکُرُوْا لِیْ وَ لَا تَکْفُرُوْنِ [152:2]

''میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو''

## شکرانِ نعمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ اشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ [النحل: 114]

۱۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو حلال اور پاک رزق تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو۔

۲۔ اللہ کی بندگی کرو اور شکرگزاروں میں سے ہو جا۔

۳۔ اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کے بس میں کر دیا سو ان میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان لوگوں کے لیے اور بھی فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں (یعنی دودھ) سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## تمام انبیا کا سنت

۱۔ نوح علیہ السلام کے بارے میں قرآن میں ہے

''بیشک وہ شکر گزار بندے تھے''

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا

ابراہیم اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے والے تھے اللہ نے ان کو چن لیا اور ان کو سیدھا راستہ دکھایا۔

## احادیث کی روشنی میں شکر کی اہمیت

۱۔ حضرت عمرؓ کو وصیت

حضرت عمرؓ نے رسولؐ اللہ سے پوچھا یا رسولؐ اللہ! ہم کونسا مال جمع کریں فرمایا۔

''ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل''

۲۔ حضرت معاذؓ کو نصیحت

حضرت معاذؓ کو آپؐ نے اس دعا کی نصیحت فرمائی ''اے اللہ! اپنے ذکر، نعمت کے شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما''

۳۔ حضرت عائشہؓ کی روایت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں''رات کو کثرت قیام سے آپؐ کے پاؤں مبارک سوج جاتے میں نے ایک مرتبہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں پھر آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

افلا اکون عبدًا شکورًا

''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں''

**س: شکر کا مفہوم اور شکر کے طریقے بیان کیجئے۔**

**ج: شکر کا لفظی معنی**

عربی زبان میں شکر کے معنی ہیں۔ کسی کی عنایات پر اس کی تعریف و تائید کرنا۔

**اصطلاحی معنی**

کسی کے احسان پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور اس کا اظہار کرنا۔

## شکر کا اسلامی مفہوم

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعمتوں کی قدر جان کر اس کے احکام کی اطاعت اور دلی فرمانبرداری کا نام اسلام میں ''شکر'' ہے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## شکر کے طریقے

شکر کرنے کے تین طریقے ہیں:

### ۱۔ قلبی شکر

قلبی شکر سے مراد یہ ہے کہ انسان باری تعالیٰ کے انعامات، اور احسانات پر دل کی گہرائیوں سے ان کا شکر گزار ہو۔

لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (ابراہیم: ۷)

''اگر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا''

### ۲۔ قولی شکر

زبان کے ذریعے جو شکر ادا کیا جاتا ہے، اسے قولی شکر کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ انسان، اللہ تعالیٰ کے انعامات، احسانات اور اکرامات کا ذکر حمد و ثناء کی صورت میں کرتا رہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مصروف ہے۔ زبان سے شکر ادا کرنے کے بارے میں قرآن پاک میں ایک مقام پر نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ [11:93]

اور اپنے پروردگار کی نعمت کا ذکر کیا کرو۔

وَ لَهُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ [18:30]

اُسی کی حمد آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔

### ۳۔ فعلی شکر

اپنے عمل سے اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا۔ اسی طرح جسمانی اعضاء کو خدمتِ خلق، عبادات اور نیک کاموں میں مصروف رکھنا بہترین عملی شکر ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ لَّا یَشۡکُرُ النَّاسَ لَا یَشۡکُرُ اللّٰهَ (ترمذی)

''جو کوئی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا''

## شکر کے فوائد

اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اور احسان مندی سے بے شمار دنیوی اور اُخروی ثمرات اور فوائد حاصل ہوتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

### ۱ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اس کی رضا مندی اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے جو سب سے بڑی نعمت ہے۔

وَاِنۡ تَشۡکُرُوۡا یَرۡضَهُ لَکُمۡ (سورۃ الزمر: ۷)

''اور اگر تم شکر ادا کرو تو تم سے راضی ہو جائے گا''۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### ۲۔ دنیوی نعمتوں میں اضافہ

شکر گزاری سے جسمانی، روحانی، دنیوی اور اُخروی نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (ابراہیم: ۷)

"اگر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا"

### ۳۔ آخرت میں درجات

اللہ تعالیٰ احسان مند اور شکر گزار افراد کو آخرت میں بلند درجات سے نوازے گا۔

وَ سَنَجۡزِی الشّٰكِرِيۡنَ (آل عمران: ۱۴۴)

"اور ہم جلد ہی شکر کرنے والوں کو جزا دیں گے"۔

## مختصر سوالات و جوابات

**سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔**

**س 1۔ صبر کے معنی اور مفہوم لکھیں؟** گوجرانوالہ، لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008، 2010 لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء

**ج۔ صبر کا معنی و مفہوم**

صبر کے معنی ہیں روکنا اور برداشت کرنا۔ اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھا جائے گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے پریشانی تکلیف اور صدمے کا پامردی سے مقابلہ کیا جائے اور اپنے رب پر بھروسہ کیا جائے۔

**س 2۔ قرآن مجید میں صبر کرنے والوں کے لیے کیا بشارت دی گئی ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010**

**ج۔ صبر کرنے کی بشارت**

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَ لَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ** [16:96]

"اور ہم ضرور صبر کرنے والوں کو اُن کے اعمال کا اچھا اجر دیں گے۔"

**س 3۔ شکر کے معنی کیا ہیں۔ شکر کرنے کے تین طریقے کون کون سے ہیں؟ لاہور بورڈ 2008, 2010 گوجرانوالہ بورڈ 2009، 2010**

**ج۔ شکر کے معنی اور طریقے**

شکر کے معنی ہیں کسی کے احسان و عنایت پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات کو احسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی تعریف کی جائے اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اس کے احسانات پر سجدہ شکر بجالایا جائے۔

**شکر کے طریقے**

شکر تین طریقے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ا۔ **قولی:** زبان سے کلمات تشکر ادا کرنا

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



۲۔ قلبی: دل میں اللہ کی عظمت اور اپنی اطاعت و بندگی کا احساس کرنا

۳۔ فعلی: اپنے عمل سے اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا۔

**س4۔ شکر سے کیا مراد ہے؟ لاہور بورڈ پہلا اور دوسرا 2005**

**ج۔ شکر سے مراد**

شکر کے معنی ہیں کسی کے احسان وعنایت پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات کو احسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی تعریف کی جائے اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اس کے احسانات پر سجدہ شکر بجالایا جائے۔

**س5۔ ترجمہ کیجیے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ گوجرانوالہ 2009**

ج۔ ترجمہ: ''اگر تم شکر کرو گے تو تمھیں مزید دیا جائے گا۔''

**س6۔ وہ کونسے اوصاف ہیں جو کسی مسلمان کے ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہیں؟**

**ج۔ ایمان کامل کے اوصاف**

صبر وشکر ایک مسلمان کے ایسے اوصاف ہیں جو اس کے ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہیں۔

**س7۔ مومن کی انفرادی واجتماعی زندگی میں صبر کو کیوں اہمیت دی گئی ہے۔**

**ج۔ صبر کی انفرادی واجتماعی زندگی میں اہمیت**

مومن کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں صبر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ دنیا کی زندگی میں انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں بعض اوقات خوشگوار اور بعض اوقات تکلیف دہ ہوتے ہیں ان دونوں صورتوں میں مومن کا رویہ مثبت اور صبر وشکر کا رویہ ہونا چاہیے یہی وجہ ہے کہ مومن کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صبر وشکر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

**س8۔ اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر کو نعم العبد کہا ہے؟**

**ج۔ نعم العبد کا لقب**

اللہ تعالیٰ نے صبر کا اعلیٰ مظاہرہ کرنے پر حضرت ایوبؑ کو نعم العبد یعنی بہت اچھا بندہ قرار دیا۔

**س9۔ مسلمان کو دکھ اور تکلیف کے وقت کیا کرنا چاہیے؟**

**ج۔ دکھ اور تکلیف کی حالت میں مظاہرہ**

اگر مسلمان پر کوئی مصیبت یا تکلیف آن پڑے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے اسی میں دین اور دنیا کی بھلائی ہے۔

**س10۔ کسی مصیبت یا مشکل میں ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے؟**

**ج۔ مصیبت اور مشکل میں ہمارا رویہ**

کسی بھی مصیبت یا مشکل میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## کثیر الانتخابی سوالات

**سوال نمبر 2:** ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ صبر وشکر ایک مسلمان کے ایسے اوصاف ہیں جو کامل ہونے کی دلیل ہیں:

(الف) قوم کے　(ب) مذہب کے　(ج) ملت کے　(د) ایمان کے

2۔ ایک مسلمان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

(الف) صبر وشکر کو　(ب) حکومت کو　(ج) اجتماعیت کو　(د) سیاست کو

3۔ صبر کے لغوی معنی ہیں۔　لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009ء

(الف) جاننا　(ب) روکنا　(ج) بچنا　(د) روکنا اور برداشت کرنا

4۔ شکر ادا کرنے کے طریقے ہیں۔　لاہور دوسرا گروپ 2005ء، 2009

(الف) دو　(ب) تین　(ج) چار　(د) پانچ

5۔ اگر تم شکر ادا کرو گے تو تمھیں دیا جائے گا

(الف) بہت کم　(ب) اور زیادہ　(ج) بلند مقام　(د) زیادہ صلہ

6۔ مصیبت کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔

(الف) مال کی　(ب) طاقت کی　(ج) اہمیت کی　(د) مدد کی

7۔ بے شک اللہ تعالیٰ ساتھ ہے۔

(الف) نیکوکاروں کے　(ب) نمازیوں کے　(ج) صبر کرنے والوں کے　(د) یتیموں کے

8۔ اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے کا حکم دیا۔

(الف) حضرت محمد ﷺ کو　(ب) حضرت آدم علیہ السلام کو　(ج) حضرت ابراہیمؑ کو　(د) حضرت ایوبؑ کو

9۔ نعم العبد کا لقب دیا گیا۔　لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء

(الف) حضرت ایوبؑ　(ب) حضرت ادریسؑ　(ج) حضرت موسیٰؑ　(د) حضرت عیسیٰؑ

10۔ عنایات واحسانات کے اعتراف کے حوالے سے کونسی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے:

(الف) حضرت ایوبؑ　(ب) حضرت ادریسؑ　(ج) اللہ تعالیٰ کی　(د) حضرت محمد ﷺ

11۔ ''نعم العبد'' کا معنی ہے:

(الف) اچھا بندہ　(ب) بہت اچھا بندہ　(ج) نیک بندہ　(د) فرمانبردار بندہ

12۔ تکلیف یا مصیبت کے وقت صبر کرنا چاہیے:

(الف) اللہ کی رضا کے لیے　(ب) اللہ کے شکر کے لیے　(ج) صبر کے لیے　(د) آخرت کے لیے

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | د | 2 | ا | 3 | د | 4 | ب | 5 | ب | 6 | د |
| 7 | ج | 8 | د | 9 | ا | 10 | ج | 11 | ب | 12 | ا |



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## باب نمبر 7

# عائلی زندگی کی اہمیت

**س: خاندانی نظام کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔**

ج: عائل عربی میں خاندان کو کہتے ہیں عائلی زندگی سے مراد گھریلو یا خاندانی زندگی ہے انگریزی میں اسے ''فیملی لائف'' کہا جاتا ہے اردو میں اس کے لیے موزوں لفظ خاندان، کنبہ یا گھرانہ ہے۔ عائلی زندگی سے مراد وہ زندگی ہے جس میں ایک انسان چند افراد یعنی بیوی بچوں کی معاشی، معاشرتی اور مذہبی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیتا ہے۔

## عائلی زندگی

انسان پیدائش سے لے کر موت تک ساری زندگی اپنے خاندان میں گزارتا ہے خاندان کے افراد مختلف رشتوں کی بناء پر ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں انسانی تہذیب اور تمدن کی ابتدا بھی خاندانی نظام سے ہوئی گویا خاندان معاشرے کا بنیادی جزو اور اکائی ہے۔

معاشرہ، تمدن اور خاندان ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں اگر معاشرہ اسلامی طرز زندگی پر گامزن ہوگا تو خاندان پر اس کے بہت اچھے اثرات پڑیں گے اسلام نے زوجین (شوہر اور بیوی) کو خاندان کے دو اہم ستون قرار دیا ہے۔

## تسکین فطرت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَاۚ (الاعراف:189)

''وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے''

### اخلاقی تحفظ

اس طرح نکاح ایک جوڑے کے درمیان عائلی زندگی کی جائز بنیاد فراہم کرتا ہے جس کے نتیجے میں پاکیزہ تعلقات وجود میں آتے ہیں۔ قرآن نے رشتہ ازدواج کو ''احصان'' کا نام دیا ہے جس کا مطلب ہے ''قلعہ بند ہو کر محفوظ ہو جانا'' شادی کے بعد زوجین غیر اخلاقی حملوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

## رنج و راحت کا ساتھ

شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے شریک رنج و راحت، بے لوث اور غمگسار ہوتے ہیں۔ مشکلات و مسائل کے حل میں دونوں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں اس زندگی کا لطف اس وقت حد کمال کو پہنچ جاتا ہے جب گھر کے آنگن میں پھولوں جیسے بچے آجاتے ہیں جو والدین کے آپس کے تعلق کو اور مضبوط کرتے ہیں ہر دو طرف سے محبت و احترام باہمی کا زمزمہ موجزن ہوتا ہے اور گھر واقعی ایک جنت نظر آتا ہے۔

## نسل انسانی کی بقاء

نسل انسانی کی بقا اور اس کی افزائش اللہ تعالیٰ کے نزدیک عائلی زندگی کا مقصد ہے اور اس پاکیزہ زندگی کا واحد راستہ نکاح ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## عزت وناموس کی حفاظت

حدیث پاک ہے:

''جسے استطاعت ہو وہ ضرور نکاح کرے اس سے عزت وناموس کی خوب حفاظت ہوتی ہے''

## شفقت اور رحمت کا باہمی تعلق

اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کے تعلق کو محبت، شفقت اور رحمت کا تعلق قرار دیا ہے۔

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً (الروم: ۲۱)

''اس نے تمہاری ہی جانوں سے تمہارے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی''

## تحفظ اخلاق

نکاح سے اخلاق اور عصمت کی حفاظت ہوتی ہے۔ نکاح قلعہ ہے نکاح بے داغ سیرت اور پاکیزگی کی ضمانت ہے حضور ﷺ کا فرمان ہے:

''نکاح کیا کرو کیونکہ اس سے نگاہ جھک جاتی ہے''۔

## تربیت اولاد

گھر ایک چھوٹی سی سلطنت ہے گھر کے باہر کے معاملات کا ذمہ دار مرد ہے اور اندرونی معاملات کی ذمہ دار عورت ہے گھر کے معاملات خوش اسلوبی سے طے ہوتے رہیں تو بچوں کو بہترین تربیت میسر آتی ہے۔

## احساس ذمہ داری

جب آدمی تنہا ہوتا ہے تو اس کی سوچ صرف اپنی ذات تک محدود ہوتی ہے نکاح کے بعد اس پر بیوی کے خرچ کا بوجھ اولاد کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری آن پڑتی ہے۔ اس سے اس میں رزق کے حصول کے لیے ذرائع تلاش کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے وہ خوب جی لگا کر محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اس کوشش میں برکت ڈال دیتا ہے اور اپنے فضل سے اسے غنی کر دیتا ہے۔

**س: زوجین کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں؟**

**ج: حقوق زوجین**

حقوق زوجین سے مراد وہ حقوق و فرائض ہیں جو شوہر اور بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے لیے عائد ہوتے ہیں۔ معاشرے کی بنیادی اکائی گھر ہے اور گھر کے سکون اور خوشحالی کا انحصار میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات پر ہے اللہ تعالیٰ نے زوجین (شوہر اور بیوی) کے حقوق مقرر فرما دیئے ہیں۔

**ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ [البقرة:228]

''اور دستور کے مطابق عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر، البتہ مردوں کو ان پر فضیلت ہے''

**بیوی کے حقوق (شوہر کے فرائض)**

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

# عائلی زندگی کی اہمیت — باب نمبر 7

## ۱۔ نان ونفقہ

خوراک،لباس اور رہائش بیوی کا حق ہے۔

''مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور مفلس پر اس کی حیثیت کے مطابق نفقہ ہے'' (قرآن حکیم)

## ۲۔ مہر کی ادائیگی

''مہر'' عورت کا شرعی حق ہے جو حقوق زوجیت کے عوض مرد کے ذمہ ہے۔ارشاد خداوندی ہے۔

۱۔ بیویوں کا حق مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو۔

۲۔ اور عورتوں کا حق مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو۔

## ۳۔ حسن سلوک

بیوی کا پہلا حق یہ ہے کہ شوہر اس سے حسن سلوک سے پیش آئے۔قرآن میں ہے:

''عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو'' (اچھے طریقے سے رہو)

### ارشادات نبوی ﷺ

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ ۝

۱۔ ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔

۲۔ شوہر پر یہ فرض ہے کہ جب خود کوئی چیز کھائے تو بیوی کو بھی کھلائے اور جب کوئی نیا لباس پہنے تو بیوی کو بھی پہنائے نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے اور نہ اسے گالی دے۔

۳۔ اپنی بیویوں میں کوئی برائی دیکھ کر ان سے نفرت نہ کرنے لگ جاؤ اگر تم غور کرو گے تو تمہیں ان میں کوئی اچھائی بھی ضرور نظر آ جائے گی۔

## ۴۔ تحمل ودرگزر

اگر شوہر کو اپنی بیوی کی کوئی عادت اچھی نہ لگے یا اُس کے معیار کے مطابق خوبی نہ ہو تو وہ باقی خوبیوں پر نگاہ رکھے جیسا کہ سورۃ النساء میں ہے:

''ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں کافی بھلائی رکھ دی ہو''

عورت کو ہمیشہ نرمی، پیار اور حکمت سے سمجھاؤ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''عورتوں سے حسن سلوک کرو عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے اس کو سیدھا کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی۔

## ۵۔ میراث

بیوی کو اپنے خاوند کی وفات پر اس کے چھوڑے ہوئے ترکہ سے حصہ ملتا ہے اگر اولاد ہو تو آٹھواں (1/8) ورنہ چوتھا (1/4)

## ۶۔ خلع

اسلام نے جس طرح مرد کو طلاق کا حق دیا ہے اسی طرح عورت بھی خلع کا حق رکھتی ہے اگر شوہر بیوی کے معاشی اور ازدواجی حقوق ادا کرنے سے قاصر ہو تو ناگزیر حالات میں عورت کچھ معاوضہ دے کر یا حق مہر معاف کر کے خلع لے سکتی ہے۔یہ حق اسلام سے پہلے عورت کو حاصل نہیں تھا۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# بیوی کے فرائض (شوہر کے حقوق)

اسلام نے شوہر اور بیوی کے علیحدہ علیحدہ حقوق اور ذمہ داری مقرر کر دی ہیں اور ان کی قیامت کے دن جواب طلبی ہوگی۔

## ا۔ مال اور آبرو کی حفاظت

سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (البقرۃ: 34)

''نیک عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں (اس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔

ارشاد نبویؐ ہے:

''خاوند کا اپنی بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ اس کے بستر کو کسی دوسرے شخص سے پامال نہ ہونے دے''

## ۲۔ اطاعت و فرمانبرداری

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''نیک بیویاں وہ ہیں جو اپنے شوہر کی فرمانبردار ہیں''

ارشاد نبویؐ ہے

''بیوی اس تگ و دو میں رہے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ عورت یقینی طور پر جنت کی مستحق ہے''

## ۳۔ تربیت اولاد

ماں کی گود اولاد کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ نبیؐ کا ارشاد ہے کہ:

''عورت اپنے شوہر کی اولاد کی نگہبان ہے اور اس کی اور وہ اس کے لیے جوابدہ ہے''۔

## ۴۔ قناعت و شکر گزاری

عورت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خاوند کی کمائی ہوئی محنت کی روزی کا فضول خرچ نہ کرے۔ نبیؐ کا ارشاد ہے:

''اے عورتو! صدقہ زیادہ کیا کرو میں نے معراج کی رات تمہیں زیادہ دوزخ میں پایا''

خواتین کے دریافت کرنے پر آپؐ نے جواب دیا کہ

''تم شکر کم کرتی ہو اور ناشکری زیادہ کرتی ہو''

## ۵۔ آرائش و زیبائش

**نبیؐ کا ارشاد ہے:**

''کہ اچھی عورت وہ ہے کہ جب اسکا شوہر اسے دیکھے تو اسے مسرت ہو وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور اپنی (آبرو) کی حفاظت کرے۔''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ۶۔ شوہر کی خوشنودی

بیوی کو شوہر کا مزاج شناس ہونا چاہیے اور اس کی ناراضگی سے بچنا چاہیے۔

**نبی کا ارشاد:**

''تین آدمیوں کی نماز قبول ہوتی ہے نہ قربانی، ان میں سے ایک وہ عورت ہے جس سے اس کا شوہر ناخوش ہو''

## ۷۔ شوہر کے اقربا سے حسن سلوک

بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کے رشتہ داروں، نند، سسر، ساس سے حسن سلوک سے پیش آئے اور ان سے ایسا سلوک کرے جیسے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کرتی ہے۔

**س: اولاد کے حقوق وفرائض کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

**ج: اولاد کے حقوق/والدین کے فرائض**

اسلام میں والدین اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی پرورش اور تربیت کریں اور ان کی تمام جائز ضروریات پوری کریں۔

اولاد کے حقوق مختصر طور پر یہ ہیں۔

### ۱۔ دوزخ سے بچاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (التحريم:6)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ''

### ۲۔ تحفظ حیات

اسلام سے قبل عرب مفلسی کے خوف سے اور اس جھوٹے غرور کے باعث کہ کوئی ہمارا داماد نہ بن جائے اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ قرآن پاک نے انہیں اس برے عمل سے منع فرمایا۔

''اور اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی ان کو قتل کرنا بلاشبہ بڑا جرم ہے''

### ۳۔ عقیقہ

بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کیا جائے۔ (لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا) جانور ذبح کر کے گوشت تقسیم اور خیرات کیا جائے اس کا اچھا نام رکھا جائے اور سر کے بال اتار کر ان کے برابر کی مقدار میں چاندی صدقہ کی جائے۔

### ۴۔ تعلیم وتربیت

**ارشاد نبوی ﷺ ہے:**

''اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو''۔

### ۵۔ محبت وشفقت

اولاد کے ساتھ محبت وشفقت کا سلوک کرنا چاہیے۔ آپؐ اپنی نواسی امامہ جو آپکی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی بیٹی تھی۔ آپ ﷺ اُسے گھر میں اور کبھی مسجد میں اٹھائے پھرتے تھے وہ نماز کی حالت میں آپکی ٹانگوں میں سے گزر جاتی کبھی کندھوں پر چڑھ جاتی مگر آپؐ اطمینان سے نماز پڑھتے رہتے۔ (نماز میں انہیں قیام میں اٹھا لیتے اور سجدے میں جاتے تو زمین پر بٹھا دیتے)



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



حضور ﷺ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے آپ ؐ نے حضرت حسن کو دیکھا کہ گرتے پڑتے آ رہے ہیں آپ ؐ نے منبر سے اتر کر حضرت حسن ؓ کو اٹھا کر اپنی گود میں بیٹھالیا اور بقیہ خطبہ اس حالت میں مکمل کیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ:

''بچے تو اللہ کے باغ کے پھول ہیں''

### ۶۔ عدل ومساوات

اولاد کے ساتھ عدل ومساوات کا برتاؤ ہونا چاہیے۔ خاص طور پر لڑکوں کو لڑکیوں سے برتر نہیں جاننا چاہیے۔ اولاد میں فرق اور امتیاز کرنا ظلم ہے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنے ایک بیٹے کو غلام تحفے میں دیا اور چاہا کہ حضور ﷺ کی اس میں گواہی ہو جائے حضور ﷺ نے پوچھا ''کیا تم نے اپنے سب بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا۔ تو میں اس کا ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا'' (ترمذی)

### ۷۔ نکاح: (شادی)

جوان اولاد کے لیے اچھا رشتہ تلاش کرنا اور ان کا نکاح کرنا بھی اولاد کا حق اور والدین کی ذمہ داری ہے۔ آپ ؐ کا ارشاد ہے۔

## تین چیزوں میں تاخیر جائز نہیں

۱۔ فرض نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔

۲۔ جنازے میں جب وہ سامنے ہو۔

۳۔ اولاد کی شادی میں جب ان کا مناسب رشتہ مل جائے۔ (مسند احمد)

## اولاد کے فرائض / والدین کے حقوق

### ۱۔ فرمانبرداری

اولاد کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا والدین کا ہر حکم بجالائیں۔ ہر حال میں ان کی فرمانبرداری کریں اور ان کا دل نہ دکھائیں کیونکہ اگر والدین اپنی اولاد کے لیے تنگ آ کر بد دعا کر بیٹھیں تو وہ فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ تین دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔

۱۔ مظلوم کی ۲۔ مسافر کی ۳۔ والدین کی اولاد کے خلاف

### ۲۔ رحمت وشفقت کا سلوک

اپنے والدین سے محبت، رحمت اور نرمی کا رویہ اختیار کرو۔ والدین کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کرو اور نہ ہی ایسی باتیں کرو جن سے انہیں تکلیف ہو۔

### ۳۔ بڑھاپے میں خصوصی خدمت

جب والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان کی بھرپور خدمت کی جائے اور اپنی مصروفیات میں سے مناسب وقت ان کے لیے مخصوص کیا جائے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔



TopStudyWorld.com

## باب نمبر 7 — عائلی زندگی کی اہمیت

فَلا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا [ 17 :23 ] وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ [ 17 :24 ]

''ان دونوں کو اف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے نرمی سے بات کرو اور رحمت کے ساتھ عاجزی کے بازو ان کے لیے جھکائے رکھو۔ کہو اے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا''

**۴۔ بیوی اور والدین کے درمیان عدل و مساوات**

شادی کے بعد اکثر لوگ اپنے والدین کی بجائے بیوی پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ اس طرح والدین کا دل دکھتا ہے اور اللہ بھی ناراض ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے ماں باپ اور بیوی کے درمیان عدل و مساوات کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

**۵۔ دعائے مغفرت**

والدین کا حق ہے کہ ان کی اولاد ان کی نماز جنازہ پڑھائے، ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرے اور ان کی وصیت پر عمل کرے۔

**۶۔ دوستوں اور عزیزوں سے اچھا سلوک**

والدین کی وفات کے بعد ان کے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی اولاد کا فرض ہے۔

**۷۔ اولاد کے ترکے میں حصہ**

اسلام نے اولاد کے ترکے میں سے والدین کے لیے 1/6 حصہ مقرر کیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ یہ حصہ والدین کو ادا کیا جائے۔

**۸۔ صدقہ جاریہ**

نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے اس لیے اولاد کو حکم دیا گیا ہے کہ والدین کی موجودگی میں اور ان کی وفات کے بعد نیک اعمال کرتے رہیں تا کہ نیک اعمال کا ثواب والدین کو پہنچتا رہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## مختصر سوالات و جوابات

**سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔**

**س1۔ عائلی زندگی سے کیا مراد ہے؟** — گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2010

**ج۔ عائلی زندگی**

عائلی زندگی سے مراد وہ زندگی ہے جس میں ایک انسان چند افراد (بیوی بچوں) کی معاشی، معاشرتی اور مذہبی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیتا ہے۔ عائلہ عربی میں خاندان کو کہتے ہیں عائلی زندگی سے مراد گھریلو یا خاندانی زندگی ہے۔ انگریزی میں اسے "فیملی لائف" کہا جاتا ہے اردو میں اس کے لیے موزوں لفظ خاندان، کنبہ یا گھرانہ ہے۔

عائل کا لفظ عربی میں بیوی اور گھر کے دیگر افراد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع عیال ہے۔ عیال کا لفظ صرف بیوی کے لیے استعمال نہیں ہوتا بلکہ پورے خاندان کے لیے ہوتا ہے جس میں والدین، اولاد اور دیگر اعزہ و اقربا بھی شامل ہیں۔

**س2۔ عائلی زندگی کی دو سطور میں تعریف کریں۔** — لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2010

**ج۔ عائلی زندگی کی تعریف**

عائلی زندگی جس میں ایک انسان چند افراد (بیوی بچوں) کی معاشی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیتا ہے۔ عائلہ عربی میں خاندان کو کہتے ہیں۔ عائلی زندگی سے مراد گھریلو یا خاندانی زندگی ہے۔ انگریزی میں اسے "فیملی لائف" کہا جاتا ہے اردو میں اس کے لیے موزوں لفظ خاندان، کنبہ یا گھرانہ ہے۔

**س3۔ حقوق زوجین سے متعلق کسی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں؟** — لاہور بورڈ 2005

**ج۔ حقوق زوجین سے متعلق آیت**

حقوق زوجین سے متعلق آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"اور اسی طرح ان (عورتوں) کے حقوق ہیں جس طرح ان کے فرائض ہیں رواج کے مطابق۔"

**س4۔ اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کے تعلق کو محبت اور رحمت کا تعلق قرار دیا ہے۔ آیت کا حوالہ تحریر کیجیے۔**

**ج۔** محبت اور رحمت کا تعلق

ترجمہ: "اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جانوں سے تمہارے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی"

**س5۔ خاندان اور معاشرے کا باہمی تعلق بیان کریں؟**

**ج۔ خاندان اور معاشرے کا باہمی تعلق**

خاندان اور معاشرے کا باہمی تعلق بہت گہرا ہے۔ انسانی تمدن کی ابتداء بھی خاندانی نظام سے ہوئی اور اس کی بقاء کے لیے بھی اس کا قیام ضروری ہے۔ خاندان معاشرے کا بنیادی جزو ہے۔ جیسا خاندان ہوگا ویسا ہی معاشرہ اور جیسا معاشرہ ویسا ہی خاندان ہوگا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س 6۔ اسلام نے انسانی معاشرے میں کس چیز کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے؟**

**ج۔ انسانی معاشرے میں اہمیت**

اسلام نے انسانی معاشرے کو مضبوط کرنے کے لیے نکاح کا حکم دیا ہے۔ قرآن نے تمام کنواروں کی شادیاں کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے اسے اپنی اور انبیاء کی سنت قرار دیا ہے۔ خاندانی نظام کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور خاندانی نظام کو نکاح کے ذریعے دوام بخشا ہے۔

**س 7۔ معاشرے کے دو اہم ستون کون کون سے ہیں؟**

**ج۔ معاشرے کے دو اہم ستون**

زوجین یعنی شوہر اور بیوی، اسلامی معاشرے کے دو اہم ستون ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ وہی خدا ہے جس نے تمہارے جوڑے بنائے اور زمین میں پھیلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سکون کا باعث بھی قرار دیا ہے۔

**س 8۔ عائلی زندگی کی اہمیت کے حوالے سے قرآن کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیے۔ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ عائلی زندگی کی اہمیت قرآنی آیت کی رو سے**

عائلی زندگی کی اہمیت کے حوالے سے قرآن کی ایک آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''وہی اللہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے''

**س 9۔ عائلی زندگی کے مقاصد کیا ہیں؟ مختصراً بیان کیجیے۔ لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ عائلی زندگی کے مقاصد**

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عائلی زندگی کا مقصد نسل انسانی کی بقاء اور افزائش ہے اور اس کا پاکیزہ ترین راستہ نکاح کے ذریعے استوار کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے غربت کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔

**س 10۔ قرآن مجید نے نیک بیوی کی کیا صفت بیان کی ہے؟**

**ج۔ نیک بیوی کی صفت**

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''نیک عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے گھر کی محافظ ہوتی ہیں۔

**س 11۔ نبی کریم نے اچھی عورت (اچھی بیوی) کی کیا صفات بیان کی ہیں؟ گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010**

**ج۔ اچھی عورت کی صفات**

حضرت محمدؐ نے فرمایا! اچھی عورت وہ ہے جب اُس کا شوہر اُسے دیکھے تو اسے مسرت ہو حکم دے تو اس کی اطاعت کرے۔ اُس کی غیر موجودگی میں اُس کے مال اور اپنی آبرو کی حفاظت کرے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س12۔ بیوی کے دو حقوق تحریر کیجیے۔** گوجرانوالہ 2009

**ج۔ بیوی کے دو حقوق**

بیوی کے دو حقوق درج ذیل ہیں:

ا۔ نان نفقہ کی ادائیگی

۲۔ حق مہر ادا کیا جائے

**س13۔ خاوند کے دو حقوق بیان کیجیے۔**

**ج۔ خاوند کے دو حقوق**

**خاوند کے دو حقوق درج ذیل ہیں:**

ا۔ خاوند کی غیر موجودگی میں مال، اولاد اور گھر کی حفاظت

۲۔ بچوں کی صحیح تربیت

**س14۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے متعلقہ آیت کا ترجمہ لکھیں۔** لاہور بورڈ 2005

**ج۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے متعلق آیت کا ترجمہ**

''اے نبی ﷺ تیرے رب نے حکم دیا کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین سے حسن سلوک کرو اگر وہ دونوں یا اُن میں سے کوئی ایک تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم ان دونوں کو اف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے نرمی سے بات کرو اور رحمت کے ساتھ عاجزی کے بازو ان کے لیے جھکائے رکھ۔ کہو اے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

**س15۔ والدین کے چند حقوق مختصراً تحریر کریں؟ یا اولاد کے فرائض۔** گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008

**ج۔ والدین کے حقوق**

والدین کے دو حقوق درج ذیل ہیں:

ا۔ والدین کی فرمانبرداری کریں سوائے اللہ کی نافرمانی کے

۲۔ رحمت و محبت اور نرمی کا رویہ

۳۔ اُن کی رائے کو مقدم جاننا

۴۔ بڑھاپے میں اُن کے لیے وقت نکالنا

۵۔ وفات کے بعد مغفرت کی دعا کرنا

۶۔ ان کی زندگی میں ان کے لیے رحم کی دعا کرنا

**س16۔ والدین کے چند فرائض لکھیں؟ یا اولاد کے حقوق لکھیں۔** گوجرانوالہ 2009

**ج۔ والدین کے فرائض**

ا۔ اولاد کی پرورش کرنا

۲۔ تعلیم و تربیت احسن طریقے سے کرنا

۳۔ اولاد میں عدل و انصاف کرنا

۴۔ اچھا نام رکھنا

۵۔ شادی اُن کی مرضی کے مطابق کرنا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س 17۔ نیک اولاد سے والدین کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟**

**ج۔ نیک اولاد**

نیک اور صالح اولاد والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے جو والدین کی وفات کے بعد ان کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے اضافے کا باعث بنتی ہے۔ مثلاً تلاوت قرآن کے ذریعے، ذکرو اذکار کے ذریعے والدین کے لیے ثواب کرتی رہتی ہے۔

**س 18۔ قرآن نے رشتہ ازدواج کو کیا نام دیا ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟**

**ج۔ رشتہ ازدواج**

قرآن نے رشتہ ازدواج کو احصان کا نام دیا ہے۔ جس کا مطلب ہے قلعہ بند کر محفوظ ہو جانا رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد زوجین محصن یعنی قلعہ بند یا محفوظ ہو جاتے ہیں۔

**س 19۔ اہل خانہ سے حسن سلوک سے متعلقہ حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں؟**

**ج۔ اہل خانہ سے حسن سلوک**

اہل خانہ سے حسن سلوک سے متعلقہ حدیث مبارکہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''تم میں بہتر وہ جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سے بہتر ہوں۔''

## ﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

**سوال نمبر 2: ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔**

**1۔ عائلی زندگی سے مراد ہے۔** گوجرانوالہ بورڈ، پہلا گروپ 2009، لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009ء

(ا) معاشی زندگی (ب) معاشرتی زندگی (ج) سیاسی زندگی (د) خاندانی زندگی

**2۔ انسان پیدائش سے لے کر موت تک ساری زندگی گزارتا ہے۔**

(ا) گھر میں (ب) بازار میں (ج) خاندان میں (د) مسجد میں

**3۔ انسانی تمدن کی ابتداء ہوئی۔**

(ا) خاندان سے (ب) افراد سے (ج) معاشرے سے (د) تعلقات سے

**4۔ زوجین خاندان کے اہم ستون ہیں۔** لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008

(ا) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

**5۔ احصان کا معنی ہے:**

(ا) اتفاق ہونا (ب) قلعہ بند ہو کر بیٹھ جانا (ج) اکٹھے ہونا (د) نکاح ہونا

**6۔ نکاح ایک جوڑے کے درمیان کس قسم کی زندگی کی بنیاد فراہم کرتا ہے؟** گوجرانوالہ بورڈ 2004ء

(ا) اخروی زندگی (ب) روزمرہ زندگی (ج) عائلی زندگی (د) دینی زندگی



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## عائلی زندگی کی اہمیت — باب نمبر 7

7۔ عائلی زندگی کا مقصد ہے۔ لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010
(ا) خوشگوار زندگی (ب) نسل انسانی کی بقا (ج) نکاح کرنا (د) مل جل کر رہنا

8۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق خاندان کی کفالت کی ذمہ داری ہے:
(ا) اولاد پر (ب) معاشرے پر (ج) مرد پر (د) حکومت پر

9۔ نبی اکرمؐ کا فرمان ہے کہ اچھی عورت وہ ہے جب شوہر اسے دیکھے تو اسے: گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2005ء
(ا) مسرت ہو (ب) راحت ہو (ج) سکون ملے (د) رنج نہ ہو

10۔ حضور اکرمؐ کی عمر مبارک والدہ ماجدہ کے انتقال کے وقت کتنی تھی؟ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2005ء
(ا) دو سال (ب) چار سال (ج) چھ سال (د) آٹھ سال

11۔ اسلام میں والدین پر اولاد کے حقوق ہیں۔
(ا) مستحب (ب) لازم (ج) فرض (د) مقرر

12۔ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو بچاؤ: لاہور بورڈ 2004ء
(ا) بیماری سے (ب) دوزخ سے (ج) آرام سے (د) غفلت سے

13۔ خاندان کے ستون ہیں۔ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء
(ا) 1 (ب) 2 (ج) 3 (د) 4

14۔ زَوْجَیْن سے کیا مراد ہے؟ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008ء
(ا) بیوی (ب) شوہر (ج) میاں بیوی (د) بہن بھائی

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | د | 2 | ا | 3 | ا | 4 | ا | 5 | ب | 6 | ج |
| 7 | ب | 8 | ج | 9 | ا | 10 | ب | 11 | ج | 12 | ب |
| 13 | ب | 14 | ج | | | | | | | | |

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



# باب نمبر 8

## ہجرت و جہاد

**س: ہجرت سے کیا مراد ہے؟ سورۃ نساء میں ہجرت کے بارے میں کیا حکم آیا ہے؟ یا ہجرت پر نوٹ لکھیے۔**

**ج: ہجرت کے معنی**

ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔

### اسلام میں ہجرت کا مفہوم

اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ سے مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں اور برسر اقتدار لوگ انہیں اسلام پر عمل کرنے پر تکلیف دیتے ہوں۔ جس طرح کفار مکہ کے ظلم و ستم مسلمانوں پر جب حد سے بڑھ گئے۔ تو نبیؐ نے مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ اور نبوت کے تیرھویں سال آپؐ اور صحابہ کرامؓ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔

### اقسام ہجرت

۱۔ ہجرت الی اللہ　　۲۔ ہجرت الی الدنیا

۱۔ **ہجرت الی اللہ**　ہجرت الی اللہ سے مراد اللہ کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا۔

۲۔ **ہجرت الی الدنیا**　ہجرت الی الدنیا سے مراد دنیا کے حصول کے لیے اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا۔

### سورۃ النساء میں ہجرت کے بارے میں حکم

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا　[النساء:97]

''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کا ملک فراخ نہ تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے''۔

### ہجرت سے استثناء لوگ

اگر کوئی شخص ہجرت کے وسائل نہ رکھتا ہو یا کسی مجبوری کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے تو اللہ سے معاف کر دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَۃً وَّ لَا یَھْتَدُوْنَ سَبِیْلًا [4:98] فَاُولٰٓئِکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْھُمْ وَ کَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا [النساء:99]

''ہاں جو مرد عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ رستہ جانتے ہیں قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کر دے اور اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے''۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## مہاجرین کا مقام اور مرتبہ

اللہ تعالیٰ کے ہاں مہاجرین کے بلند درجات ہیں ان کو سچے مومن کہا ہے اور ان کو عزت کی روزی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۚ وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ 4:100 | (النساء:100)

**ترجمہ:** ''اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے۔ وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے۔ پھر اُس کو موت آ پکڑے، تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور ان کی مدد کی (انصار) وہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔''

## بلاعذر ہجرت نہ کرنے والوں کی وعید

سورۃ الانفال میں (اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے فرمایا)

''جو لوگ ایمان لائے مگر ہجرت نہیں کی ان کی رفاقت سے تمہیں کوئی سروکار نہیں''۔

## سورۃ آل عمران میں ہجرت کرنے والوں کو خوشخبری

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ | آل عمران: 195 |

''پس جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے (ہجرت کر گئے) اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے میں ان کے گناہ دور کر دوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے''

## ہجرت کرنے والوں کو سورۃ النحل میں بشارتیں

ارشاد باتعالیٰ ہے:

وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۚ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ | 16:41 | الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ | النحل: 42 |

''جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لیے وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے کاش وہ اسے جانتے یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں''۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ | النحل: 110 |

''پھر جن لوگوں نے بلائیں اٹھانے کے بعد ترک وطن کیا پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے بیشک تمہارا پروردگار ان آزمائشوں کے بعد بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## ہجرت وجہاد — باب نمبر 8

### دین اسلام کی مشہور ہجرتیں

۱۔ ہجرت حبشہ      ۲۔ ہجرت مدینہ

### سب سے بڑا عمل

جب تک جہاد فرض نہیں تھا تب تک سب سے بڑا عمل ہجرت تھا۔

**س: جہاد سے کیا مراد ہے؟ اس کی مختلف اقسام تفصیل سے بیان کریں۔**

**ج: جہاد کے معنی**

جہاد کا لفظ ''جہد'' سے نکلا ہے جس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔

### اسلام میں جہاد کا مفہوم

اسلام میں جہاد کا مفہوم یہ ہے۔ حق کی سربلندی، اس کی اشاعت وحفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا۔ نیز اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا اور اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کا حقیقی حاکم جاننا اور اس کے مقابلے میں کسی اور کا حکم نہ چلنے دینا۔ یہ دنیا خیر اور شر کی دنیا ہے اگر یہاں کوئی شر کی طاقت ''اقتدار اعلیٰ'' اپنے ہاتھ میں لے کر اپنا قانون نافذ کرنا چاہے تو اپنی جان پر کھیل کر اس کا مقابلہ کرنا جہاد کہلاتا ہے۔ جہاد اللہ کی راہ میں دشمن سے بھرپور مقابلہ ہے یہ مقابلہ جانی و مالی اور زبانی کسی بھی صورت میں ہو سکتا ہے۔ اسلام میں جہاد بہت بڑی عبادت ہے۔

**ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ○

''یعنی جن لوگوں نے ہمارے بارے میں جہاد کیا تو ان کو اپنے راستے دکھائیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے''۔

**وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ**

**ترجمہ:** ''اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

### جہاد کی اقسام

**جہاد کی تین اقسام ہیں۔**

**۱۔ جہاد بالعلم**

دنیا کا تمام شر اور فساد جہالت کا نتیجہ ہے جس آدمی کے پاس علم ودانش ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اسے استعمال میں لا کر جہالت کی تاریکیوں کو ختم کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (النحل: ۱۲۵)

''لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف آنے کی دعوت حکمت و دانش اور خوبصورتی کے ساتھ کرو اور ان سے مجادلہ (بحث ومباحثہ) بہت ہی خوبصورت طریقے سے کرو'

اسی طرح علمی انداز میں دین کی دعوت وتبلیغ بھی جہاد کی ایک قسم ہے۔ اور نتائج وافادیت کے لحاظ سے اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ الفرقان میں اسے ''جِهَادًا کَبِیْرًا'' قرار دیا گیا ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ۲۔ جہاد بالمال

جہاد کی ایک اور قسم ''جہاد بالمال'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال و دولت عطا کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے میں خرچ کیا جائے اور حق کی حمایت و نصرت کے سلسلے میں انفاق سے گریز کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ ھَاجَرُوْا وَ جَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ (التوبہ: 20)

''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا یہ لوگ اللہ کے ہاں نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔''

**ایک دوسرے مقام پر مزید ارشاد فرمایا:**

وَ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ

''اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو''

جہاد میں مال کی بڑی اہمیت ہے اس سے مجاہدین کے لیے اسلحہ سامان خورد و نوش اور ادویات خریدی جاتی ہیں۔ غزوہ تبوک میں حضورؐ نے مسلمانوں سے مالی امداد کی اپیل کی تو حضرت عمرؓ گھر کا نصف سامان لے آئے اور حضرت ابوبکرؓ نے گھر کا سارا سامان آپؐ کے قدموں میں لا کر ڈھیر کر دیا۔

## جہاد میں مال نہ خرچ کرنے والوں کے متعلق وعید

**ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَ الْفِضَّۃَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ |التوبہ: 34|

''اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو''۔

## ۳۔ جہاد بالنفس

یعنی اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کر دینا جہاد بالنفس ہے۔ اسے قرآن مجید میں ''قتال'' کہا گیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○

''اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے جو اللہ کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں۔ جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار'' (سورۃ الصف)

## شہید کا مرتبہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں شعور نہیں ہے''۔

**ارشاد نبوی ہے:**

''کہ شہید کا خون زمین پر گرنے سے قبل اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے''۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## جہاد کی دیگر اقسام

درج بالا اقسام کے علاوہ جہاد کی یہ بھی اقسام ہیں:

### ۱۔ جہاد باللسان

جہاد باللسان کا مطلب زبان سے جہاد کرنا ہے۔یعنی زبان وتقریر کی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے، اسلام کی تبلیغ واشاعت، جہاد کی ترغیب، مجاہدین کی حوصلہ افزائی، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی تلقین جہاد باللسان کہلاتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَادْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

''اوران سے بحث کیجئے پسندیدہ طریقے سے''

**اسی طرح ارشاد نبوی ہے:**

''مشرکین سے اپنی جان و مال اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو۔''

### ۲۔ جہاد بالقلم

جہاد بالقلم سے مراد تحریر وتصانیف کے ذریعے اسلام کی تعلیمات دوسروں تک پہنچانا۔حق کی حمایت میں تصنیف وتالیف جہاد بالقلم ہے۔
نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''کہ شہید کا خون اور عالم کی روشنائی قیامت والے دن وزن کے پلڑے میں برابر ہوں گے''

### ۳۔ جہاد بالسیف

تلوار، توپ اور بندوق سے جہاد، جہاد بالسیف کہلاتا ہے۔نبیؐ نے فرمایا:

''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور کفار سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کفر کا فساد باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے''

**س: جہاد کے فضائل پر نوٹ لکھیں۔**

**ج: جہاد کے معنی:**

جہاد کا لفظ ''جہد'' سے نکلا ہے جس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔

**اسلام میں جہاد کا مفہوم:**

اسلام میں جہاد کا مفہوم یہ ہے۔حق کی سربلندی، اس کی اشاعت وحفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا۔نیز اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا جہاد کہلاتا ہے۔

## جہاد کے فضائل (قرآن کی روشنی میں)

قرآن کریم اور رسول پاک ﷺ نے جہاد کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔جن میں سے چند ایک فضائل درج ذیل ہیں۔

### ۱۔ محبت الٰہی کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔قرآن پاک میں ارشاد پاک ہے

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ o

''بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے راستے میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں۔گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### ۲۔ اجرِ عظیم کی بشارت

ایک عام مومن کی تو سب سے بڑی خوش قسمتی یہی ہے کہ آخرت میں اسے جنت مل جائے، مگر مجاہد کو اللہ تعالیٰ نے کی جنت عطا کرنے کے علاوہ اجرِ عظیم کی خوشخبری سنائی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا راہ خدا میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کے نزدیک ان کا بڑا درجہ ہے اور یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں خوشخبری دیتا ہے انہیں ان کا رب اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ایسے باغات کی کہ ان کے لیے ان میں دائمی نعمتیں ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی اجرِ عظیم ہے''

### ۳۔ ابدی زندگی کا حصول

''بیشک اللہ نے مومنوں سے ان کے جان و مال خرید لیے ہیں ان کا صلہ ان کے لیے جنت ہے''

### ۴۔ حیاتِ جاوداں

''جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مارے گئے انہیں مردہ نہ کہو زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے''

### ۵۔ اجرِ عظیم کا باعث

مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے دن بھر روزہ رکھنے والا اور رات کو تہجد اور تلاوت قرآن میں مشغول رہنے والا۔

### ۶۔ دعاؤں کی یقینی قبولیت

دو دعائیں کم ہی رد ہوتی ہیں ایک اذان کے وقت کی دعا اور دوسری میدان جنگ کی دعا

### ۷۔ شہادت کی لذت

جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس خیال سے واپس آنے کو پسند نہ کرے گا کہ زمین میں جو کچھ ہے اس کو پھر مل جائے مگر شہید اس کی آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ مارا جائے اس لیے کہ شہادت میں جو لذت ہے وہ کسی اور قسم کی موت میں نہیں۔

### ۸۔ جنت میں بلند ترین درجہ و مقام

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن جنتی گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے کہ شہداء کس قدر بلند مقام پر فائز ہوں گے۔

## جہاد کی فضیلت کے بارے میں ارشاداتِ نبوی ﷺ

۱۔ جس شخص کے پاؤں خدا کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں انہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔''

۲۔ ''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ جو خدا کے ڈر سے آنسوؤں سے بھیگ جاتی ہے۔ دوسری وہ جو خدا کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے بیدار رہتی ہے۔''

۳۔ ''خدا کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری (ملک کی حفاظت) دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے''۔

### س: جہادِ اکبر کسے کہا گیا ہے؟

ج: اپنے نفس کی خواہشات کے خلاف جہاد کرنے کو جہادِ اکبر کہا گیا ہے۔ بعض علماء کی رائے میں یہ سب سے اعلیٰ قسم کا جہاد ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے جو اسی وقت میدان جنگ سے واپس آئے تھے فرمایا:

''تمہارا آنا مبارک ہو تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو اور یہ جہاد اپنے نفس کی خواہشات سے لڑنا ہے''

اپنے نفس پر قابو پالینے کے بعد شیطانی طاقتوں سے نمٹنا ضروری ہے جو مسلمان معاشرے کے اندر غلط رسم و رواج کی شکل میں پائی جاتی ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## ﴿مختصر سوالات و جوابات﴾

**سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔**

**س 1۔ ہجرت کے معنی اور مفہوم کیا ہے؟ یا اسلام میں ہجرت سے کیا مراد ہے؟** لاہور بورڈ 2005ء، لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء

ج۔ **اسلام میں ہجرت سے مراد**

ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔

اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ سے مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہو جانا جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں اور برسر اقتدار لوگ انہیں اسلام پر عمل کرنے پر تکلیف دیتے ہوں۔ جیسے نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو مکہ سے حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دی اور جب مکہ میں کفار کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو آپؐ اور صحابہؓ نے دارالامان مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔

**س 2۔ سورۃ النحل میں ہجرت کرنے والوں کو کیا بشارتیں دی گئی ہیں؟** گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010

ج۔ **سورۃ النحل میں بشارتیں**

ا۔ ''جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لیے وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے کاش وہ اسے جانتے یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں۔

۲۔ ''پھر جن لوگوں نے بلائیں اٹھانے کے بعد ترک وطن کیا پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے بیشک تمہارا پروردگار ان آزمائشوں کے بعد بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے''

**س 3۔ بلا عذر ہجرت نہ کرنے والوں کو کیا وعید سنائی گئی ہے۔**

ج۔ **ہجرت نہ کرنے والوں کو وعید**

قرآن مجید میں ہجرت نہ کرنے والوں کو درج ذیل الفاظ میں وعید سنائی گئی ہے:

''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔''

**س 4۔ جو لوگ عاجز اور ناتواں نہ ہونے کے باوجود ہجرت نہ کریں اُن کے لیے کیا حکم ہے؟**

ج۔ **ہجرت نہ کرنے کے متعلق حکم**

جو لوگ عاجز اور ناتواں نہ ہونے کے باوجود ہجرت نہ کریں اُن کے لیے کیا حکم ربانی ہے:

''جو لوگ قوت و استطاعت کے باوجود ہجرت نہ کریں، فرشتے اُن کو دوزخ میں گھسیٹ کر پھینک دینگے اور مزید سورۃ الانفال میں ایسے لوگوں سے مومن لوگوں کو بے تعلقی کا حکم دیا گیا ہے۔''

**س 5۔ جو لوگ مجبوری کی بنا پر ہجرت نہ کر سکیں اُن کے لیے کیا حکم ہے؟**

ج۔ **مجبور شخص کے لیے حکم**

جو لوگ مجبوری اور راستہ نہ جاننے کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکیں ایسے لوگوں کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س6۔ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والوں کا کیا اجر بیان کیا ہے؟** لاہور 2010، گوجرانوالہ 2010

**ج۔ مہاجر کے لیے اجر کا بیان**

فرمان خداوندی ہے کہ: ''جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں کشائش پائے گا اور راستے میں موت آ جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ انہیں بہشتوں میں داخل کرے گا۔''

**س7۔ جہاد کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟**

**ج۔ جہاد کی اقسام**

جہاد کی تین اقسام ہیں:

۱۔ جہاد بالعلم ۲۔ جہاد بالمال ۳۔ جہاد بالنفس

**س8۔ جہاد کی کوئی سی دو (چار) اقسام تحریر کیجیے۔** گوجرانوالہ، دوسرا گروپ، 2008 لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010

**ج۔ جہاد کی اقسام**

۱۔ جہاد بالعلم ۲۔ جہاد بالمال ۳۔ جہاد بالنفس ۴۔ جہاد بالقلم

**س9۔ جہاد کے لغوی معنی بتائیے۔ نیز جہاد کی کوئی سی دو اقسام کے صرف نام لکھیے۔** لاہور، دوسرا گروپ، 2008

**ج۔ لغوی معنی**

جہاد کے لغوی معنی محنت اور کوشش کرنے کے ہیں۔ اسلام کی اصطلاح میں حق کی سربلندی، اور اس کی اشاعت وحفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کر دینا ہے۔

**جہاد کی دو اقسام** ۱۔ جہاد بالعلم ۲۔ جہاد بالمال

**س10۔ جہاد بالعلم سے کیا مراد ہے؟**

**ج۔ جہاد بالعلم**

سورہ ''الفرقان'' میں جہاد بالعلم کو جہاد اکبر کہا گیا ہے۔

دنیا کا تمام شر اور فساد جہالت کا نتیجہ ہے جس آدمی کے پاس علم ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اسے استعمال میں لا کر جہالت کی تاریکیوں کو ختم کرے۔

**س11۔ جہاد کے دو فضائل لکھیے۔** گوجرانوالہ، دوسرا گروپ، 2008

**ج۔ جہاد کے دو فضائل**

- **محبت الٰہی کا ذریعہ** اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔
- **حیات جاوداں** ''جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مارے گئے انہیں مردہ نہ کہو زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے''

**س12۔ جہاد بالمال سے کیا مراد ہے؟**

**ج۔ جہاد بالمال سے مراد**

قرآن پاک میں ہے۔ ''اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو''

حضور ﷺ نے جہاد میں مالی امداد کی اپیل کی تو حضرت عمرؓ گھر کا آدھا سامان لے آئے اور حضرت ابوبکرؓ نے گھر کا سارا سامان آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ حضورؐ نے پوچھا ابوبکرؓ! اپنے اہل خانہ کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ بقول علامہ اقبال ابوبکرؓ نے جواب دیا۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س13۔ قرآن مجید میں قتال کس جہاد کو کہا گیا ہے؟ گوجرانوالہ دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ جہاد بالقتال**

اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کر دینا جہاد بالنفس ہے۔ اسے قرآن مجید میں قتال کہا گیا ہے۔ علماء کے نزدیک جہاد کی اعلیٰ قسم جہاد بالنفس ہے۔

**س14۔ جہاد بالنفس سے کیا مراد ہے؟**

**ج۔ جہاد بالنفس سے مراد**

یعنی اپنے جسم و جان سے جہاد کرنا حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کر دینا جہاد بالنفس ہے۔ اسے قرآن مجید میں قتال کہا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ترین عمل ہے کہ انسان اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اللہ کی راہ میں نکلے۔ علماء کے نزدیک جہاد کی اعلیٰ قسم جہاد بالنفس ہے۔

**س15۔ جہاد اکبر کس جہاد کو کہا گیا ہے؟**

**ج۔ جہاد اکبر**

خواہش نفس کے خلاف جہاد سب سے اعلیٰ قسم کا جہاد ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے صحابہ کرام سے جو اسی وقت میدان جنگ سے واپس آئے تھے فرمایا۔ ''تمہارا آنا مبارک ہو تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے اور بڑا جہاد اپنے نفس کی خواہشات سے لڑنا ہے''

**س16۔ جہاد کے لغوی اور اسلامی اصطلاحی مفہوم بیان کریں؟ لاہور بورڈ 2005، دوسرا گروپ 2008**

**ج۔ جہاد کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم**

جہاد کے لغوی معنی محنت اور کوشش کرنے کے ہیں۔ اسلام کی اصطلاح میں حق کی سربلندی، اور اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کر دینا ہے۔ یہ بہت بڑی عبادت ہے۔

**س17۔ جہاد کی شرائط مختصراً بیان کریں؟**

**ج۔ جہاد کی شرائط**

جہاد ایک منظم کوشش ہے اس کے چند ایک اصول و ضوابط اور شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ بغیر کسی نظم اور امیر کے جہاد یا مسلح کوشش نہیں کی جا سکتی۔

۲۔ اسلامی ریاست کی طرف سے اس کا باقاعدہ حکم ضروری ہے۔

۳۔ علماء کرام مجتہدین کے اداروں نے حالات و اسباب کا بے لاگ جائزہ لے کر اس کے امکانات اور ضرورت کا فیصلہ دیا ہو۔

۴۔ اہم ترین مقصد مظلوم مسلمانوں کو مدد ہو

۵۔ اشاعت اسلام کے راستے کی رکاوٹوں اور فتنوں کو دور کرنا اور رضائے الٰہی کا حصول ہو۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س18۔ عورتوں کا جہاد کسے کہا گیا ہے؟ متعلقہ حدیث مبارکہ کا حوالہ دیں۔**

**ج۔ عورتوں کا جہاد**

عورتوں کے جہاد کو حج مبرور کہا گیا ہے۔"ایک مرتبہ عورتوں نے جہاد کی اجازت چاہی تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا جہاد حج مبرور ہے۔"

**س19۔ حج مبرور سے کیا مراد ہے؟**

**ج۔ حج مبرور سے مراد**

حج مبرور سے مراد حج مقبول ہے۔یعنی ایسا حج جس کے مناسک صحیح طریقے سے پورے کیے گئے ہوں اور جس کا اجر گناہوں سے مکمل اجتناب اور بری کر دینے کا ذریعہ ہو۔

**س20۔ انسانوں کو جو مال و دولت عطا کیا گیا ہے اس کا مقصد کیا ہے؟**

انسانوں کو جو مال و دولت عطا کیا گیا ہے اس کا مقصد کیا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے میں خرچ کیا جائے اور حق کی حمایت و نصرت کے سلسلے میں انفاق (خرچ) سے گریز نہ کیا جائے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**ترجمہ:** جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے پاس نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔

**س21۔ راہ خدا میں شہید ہونے والوں کی کیا فضیلت ہے؟**

**ج۔ شہید کی فضیلت**

راہ خدا میں شہید ہونے والوں کی کیا فضیلت یہ ہے کہ جہاد میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں اور اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ان کے لیے اجر عظیم، جنتوں اور بہترین ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

**س22۔ قرآن کریم میں دعوت و تبلیغ کے کیا اصول بیان کیے گئے ہیں؟**

**ج۔ دعوت و تبلیغ کے اصول بیان**

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف آنے کی دعوت حکمت و دانش اور خوبصورت نصیحت کے ساتھ کرو۔اور ان سے مجادلہ (بحث ومباحثہ) بہت ہی خوبصورت طریقے سے کرو"

**س23۔ افضل جہاد کونسا ہے؟ لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء**

**ج۔ افضل جہاد**

افضل جہاد 'جہاد بالنفس' یعنی جہاد بالقتال ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## کثیر الانتخابی سوالات

**سوال نمبر 2:** ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ ہجرت کے معنی ہیں۔　　لاہور بورڈ دوسرا گروپ 2009ء

(ا) گھر بدل لینا　(ب) نیا شہر بسانا　(ج) گھر چھوڑ کر چلے جانا　(د) ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جانا

2۔ دوزخ ٹھکانہ ہے۔

(ا) صحیح　(ب) غلط　(ج) برا　(د) اچھا

3۔ اللہ کے لیے ہجرت کرنے والے حق دار قرار پاتے ہیں۔

(ا) کرم کے　(ب) رحمت کے　(ج) مہربانی کے　(د) ثواب کے

4۔ جہاد کے فرض ہونے سے پہلے سب سے بڑا عمل تھا۔

(ا) نماز　(ب) روزہ　(ج) ہجرت　(د) حج

5۔ جہاد کے معنی ہیں:

(ا) قتل کرنا　(ب) دشمن سے لڑنا　(ج) قبضہ کرنا　(د) کوشش کرنا

6۔ جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم ہے۔

(ا) جہاد بالعلم　(ب) جہاد بالنفس　(ج) جہاد بالمال　(د) جہاد بالقلم

7۔ جہاد کی اقسام ہیں۔

(ا) دو　(ب) تین　(ج) چار　(د) پانچ

8۔ سورۃ الفرقان میں جہاد اکبر قرار دیا گیا ہے۔

(ا) جہاد بالمال کو　(ب) جہاد بالقلم کو　(ج) جہاد بالنفس کو　(د) جہاد بالعلم کو

9۔ عورتوں کا جہاد ہے۔

(ا) نماز پڑھنا　(ب) زکوٰۃ دینا　(ج) خیرات کرنا　(د) حج مبرور

10۔ جہاد اکبر سے مراد ہے:　　گوجرانوالہ 2008

(ا) شیطان کے خلاف لڑنا　(ب) دشمنوں کے خلاف لڑنا　(ج) منافقوں سے لڑنا　(د) کوئی بھی نہیں

11۔ جہاد کس قسم کی کوشش کا نام ہے:　　گوجرانوالہ بورڈ 2004

(ا) منظم　(ب) گروہی　(ج) انفرادی　(د) مذہبی

### جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | د | 2 | ج | 3 | ب | 4 | ج | 5 | د | 6 | ب |
| 7 | ب | 8 | د | 9 | د | 10 | ا | 11 | ا | | |



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## سبق نمبر 9

## حقوق العباد (انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات)

**س: حقوق العباد کی ایک فہرست بنائیے۔**

ج: حق کی جمع حقوق ہے جس سے مراد وہ ذمہ داریاں ہیں جو معاشرے کے افراد پر ان کے زبردست لوگوں کے لیے لازم ہوتی ہے۔ حقوق العباد سے مراد ہے بندوں کے حقوق۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ادائیگی بہت تاکید فرمائی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف فرمادے گا مگر بندوں کے حقوق بندے ہی معاف کریں گے تو نجات ہوگی۔''

حقوق العباد کی فہرست درج ذیل ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ انسان کے بنیادی حقوق | ۲۔ والدین کے حقوق | ۳۔ اولاد کے حقوق | ۴۔ بیماروں کے حقوق |
| ۵۔ عورتوں کے حقوق | ۶۔ ہمسایوں کے حقوق | ۷۔ ملازموں کے حقوق | ۸۔ جنگی قیدیوں کے حقوق |
| ۹۔ مزدوروں کے حقوق | ۱۰۔ رشتہ داروں کے حقوق | ۱۱۔ اساتذہ کے حقوق | ۱۲۔ غیر مسلموں کے حقوق |
| ۱۳۔ آقا اور غلاموں کے حقوق | | | |

### حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی

### ۱۔ انسان کے بنیادی حقوق

**تحفظ حیات کا حق** حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی نے انسان کو زندگی کے تحفظ کا حق فراہم کیا۔

**تحفظ مال و اسباب کا حق:** حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی نے انسان کو مال و اسباب کے تحفظ کا حق فراہم کیا۔

**عزت و ناموس کا حق:** حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی نے انسان کو عزت و ناموس کے تحفظ کا حق فراہم کیا۔

**جان و مال کے تحفظ کا حق:** آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق انسان کو حق حاصل ہے کہ معاشرہ اس کی جان و مال کا تحفظ کرے۔

**خلوت نشینی کا حق:** آپ ﷺ نے انسان کو اس کی خلوت، عزلت (پرائیویسی) کا حق دیا اور اس میں مداخلت سے منع فرمایا۔

### ۲۔ والدین کے حقوق

ماں باپ کی حیثیت سے انسان کو حضرت محمد ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں بہت سے حقوق حاصل ہوئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ (المقتضاعی)

''جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔''

۲۔ ''والدین کا نافرمان فرد جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا۔''

۳۔ ''والدین کی رضا جنت اور ناراضگی دوزخ ہے۔''

### ۳۔ اولاد کے حقوق

وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ○ [31:17]

**ترجمہ:** اپنی اولاد کی فقر و فاقہ کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم تم دونوں کو رزق دیتے ہیں اور ان کا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## حقوق العباد (انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات) باب نمبر 9

### اولاد کے حقوق حدیث کی روشنی میں

۱۔ کوئی باپ اپنے بچے کو اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسے اچھی تعلیم دے۔" (مشکوٰۃ)

۲۔ "کسی والد نے اپنی اولاد کو نیک ادب سے افضل کوئی تحفہ نہیں دیا۔" (ترمذی)

۳۔ "اولاد کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اُس کی صحیح تربیت کرے اور اچھا سا نام رکھے۔"

### ۴۔ بیماروں کے حقوق

آپ ﷺ نے بیماروں کی عیادت کی تاکید فرمائی اس طرح بیماروں کو یہ حق ملا کہ اس کی دیکھ بھال اور خدمت کی جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ جب وہ بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے۔"

### ۵۔ عورتوں کے حقوق

حضور ﷺ نے اپنے عمل سے عورتوں کے احترام کا حق دیا۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

"تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔"

**خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:**

"خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور ان سے نیک سلوک کرو۔"

### ۶۔ ہمسایوں کے حقوق

ہمسائے کے حقوق کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے خاص طور پر تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے ہے یہاں تک کہ مجھے خیال پیدا ہونے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں شریک کردیں۔ ہمسائے کے اس حق کی روشنی میں انسان کو جہاں بہت سی ذمہ داریاں سونپی گئیں وہاں اسے بہت سے حقوق بھی حاصل ہوئے کیونکہ ہر فرد کسی نہ کسی کا ہمسایہ ہوتا ہے۔

### ۷۔ ملازموں اور خدمت گاروں کے حقوق

☆ حضرت محمد ﷺ نے اپنی سیرت کے ذریعے انسان کو برابری کا حق دیا۔ ملازموں اور خدمت گاروں کے ساتھ برابری کے سلوک سے عملی نمونہ پیش کیا۔ ملازموں کے حق کے بارے میں خاص طور پر تاکید فرمائی۔

### ۸۔ جنگی قیدیوں کے حقوق

حضور ﷺ نے خود اپنے عمل سے جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ فرمایا۔

آپ ﷺ کی سیرت کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان انسانی حقوق کی ایک طویل فہرست مرتب ہو سکتی ہے جن کا آپ ﷺ نے اپنے عمل سے اظہار فرمایا۔ بہت سے انسانی حقوق کا ذکر حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔

### ۹۔ مزدوروں کے حقوق

مزدوروں کو آپ ﷺ نے یہ حق دیا کہ انھیں اُن کی مزدوری فوری طور پر ادا کی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مزدور کی مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دینی چاہیے۔"



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



### ۱۰۔ رشتہ داروں کے حقوق

قرآن و حدیث میں رشتہ داروں سے حسن سلوک کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ

رشتہ داروں کو ان کا حق ادا کرو۔

**اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:**

"رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں نہ جائے گا"۔

### ۱۱۔ اساتذہ کے حقوق

اسلام نے جہاں مسلمانوں پر حصول علم کو فرض قرار دیا ہے وہاں استاد کو بھی معزز ترین مقام عطا کیا۔ حضور ﷺ فخر سے ارشاد فرمایا کرتے:

"مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

اُستاد کی جتنی بھی خدمت کی جائے اتنی ہی کم ہے۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

"جن سے علم سیکھو اُن کی تواضع کرو"

### ۱۲۔ غیر مسلموں کے حقوق

اسلام نے شہری مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰیo [8:5]

اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو عدل کرو یہی تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

۱۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

۲۔ نبی ﷺ نے ایک یہودی خاندان کو صدقہ دیا۔

### ۱۳۔ آقا اور غلاموں کے حقوق

نبی پاک ﷺ نے غلاموں کے حقوق پر زور دیا آپ ﷺ نے فرمایا:

اپنے نفس پر اور دوسروں پر زیادتی نہ کرو اور تمہارے غلام ان کا خیال رکھو۔ جو تم کھاؤ اس میں سے ان کو کھلاؤ۔ جو تم پہنو اسی میں ان کو پہناؤ۔ اگر وہ کوئی ایسی خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو اللہ کے بندو انھیں فروخت کر دو اور انھیں سزا نہ دو۔

## انسانی حقوق اور حسن سلوک سے متعلق خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات

☆ لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمھیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے" چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نا کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے اور نہ گورا کالے سے، بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## حقوق العباد (انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات) باب نمبر 9

☆ لوگو تمہارا رب ایک ہے۔ سارے انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ ہوا اور مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت اور برتری کے سارے دعوے خون اور مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔

☆ قتل عمد کا قصاص لیا جائے گا۔ قتل غیر عمد وہ ہے جس میں کوئی لاٹھی یا پتھر لگنے کی وجہ سے ہلاک ہو جائے۔ اس صورت میں ایک سو اونٹ دیت مقرر ہے۔ جو اس سے زیادہ طلب کرے گا وہ زمانہ جاہلیت میں سے ہوگا۔

☆ دیکھو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ہی گردنیں مارنے لگو۔ دیکھو میں نے حق پہنچا دیا ہے۔

☆ پس اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

☆ تمام سودی کاروبار آج سے ممنوع قرار پاتا ہے۔

☆ لوگو! خدا نے میراث میں ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر دیا ہے اس لئے اب وارث کے حق میں (ایک تہائی سے زائد میں) کوئی وصیت جائز نہیں۔

☆ جان لو لڑکا اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہو اور جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا سنگ ہے۔

☆ قرض قابل واپسی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیے۔

☆ تحفے کا بدلہ دینا چاہیے۔

☆ اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے تو اسے تاوان ادا کرنا چاہیے۔

☆ دیکھو! ایک مجرم اپنے جرم کا خود ہی ذمے دار ہے۔ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

☆ لوگو! میری بات سنو اور سمجھو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جسے اس کا بھائی بارضا و رغبت عطا کر دے۔

**س: خطبہ حجتہ الوداع کی روشنی میں عورتوں کے حقوق اور اُن کے فرائض تحریر کریں۔**

### خطبہ حجتہ الوداع کی رو سے عورتوں کے فرائض

**ارشاد باری تعالیٰ ہے:**

وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۝ | البقرة: 228 |

''اور دستور کے مطابق عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر، البتہ مردوں کو ان پر فضیلت ہے''

**آبرو کی حفاظت:** ''بیویوں پر تمہارا حق اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر کو کسی غیر آدمی سے آلودہ نہ کریں۔'' یعنی نیک اور پاک باز زندگی گزاریں۔

**گھر کی محافظ:** ''اور ایسے لوگوں کو تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں جنھیں تم نہ پسند کرتے ہو''

**اصلاح کا حق:** ''انھیں (عورتوں کو) کوئی معیوب کام نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وہ ایسا کریں تو خدا نے تمھیں یہ اختیار دیا ہے کہ تم ان کی سرزنش کرو۔''

**بستر سے علیحدگی:** عورت کوئی معیوب کام کرے اور ڈانٹ پر باز نہ آئے تو آپ ؐ نے فرمایا:

''ان سے بستر میں علیحدگی اختیار کر و اور (پھر بھی باز نہ آئیں) تو انہیں ایسی مار مارو کہ نمودار نہ ہو۔''

**مال کی حفاظت:** ''کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اُس کی اجازت بغیر کسی کو دے۔''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## خطبہ حجۃ الوداع کی رو سے عورتوں کے حقوق

**نان ونفقہ:** شوہر کے ذمے یہ واجب ہے کہ نان ونفقہ کا خیال رکھے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم پر واجب ہے کہ انہیں اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق پہناؤ۔''

**فراخ دلی:** مردوں کو چاہیے کہ وہ عورتوں سے محبت اور نرمی کا برتاؤ کریں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''عورتوں کے معاملے میں فراخ دلی سے کام لو کیونکہ درحقیقت وہ ایک طرح سے تمہاری پابند ہیں۔''

**امانت الٰہی:** ''ان کی کوئی املاک نہیں اور تم نے انہیں خدا کی امانت کے طور پر قبول کیا ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ان کے وجود سے خط اٹھاتے ہو۔''

**حسن سلوک:** ''خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور ان سے نیک سلوک کرو۔''

**خلاصہ:** یہ حقیقت ہے کہ اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جو عورتوں کے حقوق وفرائض متعین کرتا ہے۔ عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے لحاظ سے عزت، شرف اور اعلیٰ مقام عطا کیا ہے۔ مرد کو منتظم اعلیٰ کی حیثیت سے بیوی بچوں کی کفالت اور حفاظت کی ذمہ داری سونپتا ہے۔

**س: انسانی مساوات پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔**

**ج: مساوات کے لغوی معنیٰ**

مساوات عربی زبان کے لفظ سوی سے نکلا ہے جس کے لفظی معنیٰ برابری، عدل، توازن اور انصاف کے ہیں۔

### مساوات کے اصطلاحی معنیٰ

اسلامی اصطلاح میں مساوات سے مراد یہ سوچ رکھنا کہ بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ سب آدم کی اولاد ہیں، سب کے حقوق برابر ہیں۔ جنس، قومیت، رنگ، نسل، وطن، زبان، خاندان اور قبیلے کی بنیاد پر کوئی شخص کسی سے نہ تو برتر ہے اور نہ ہی کم تر ہے۔ بلکہ بزرگی کا معیار نیکی اور تقویٰ پر ہے۔

### قبائلی تعصبات کا خاتمہ

قرآن حکیم میں جگہ جگہ اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ سب انسان برابر ہیں اللہ کے ہاں برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۝ [49:13]

**ترجمہ:** اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم آپس کی پہچان کر سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث مبارکہ سے مساوات کا درس ملتا ہے۔ اس سلسلے میں حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ و آدَمَ مِنْ تراب

''تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں۔

### نسلی امتیازات کا خاتمہ

آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

**ترجمہ:** ''اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہی ہے پس کوئی فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر سُرخ کو کالے پر اور کالے کو سرخ پر سوائے تقویٰ کے۔''

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## اُسوہء رسول ﷺ سے مساوات کی مثالیں

حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے ہاں مساوات کی کیا اہمیت تھی۔ چند مثالوں سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ مساوات کا عملی نمونہ تھے۔

### ۱۔ مجلسی مساوات

حضور ﷺ نے اپنے بیٹھنے کے لیے الگ چبوترہ نہیں بنوا رکھا تھا بلکہ سب کے ساتھ عام سی چٹائی پر بیٹھتے تھے۔

آپ ﷺ نے الگ سے کوئی لباس نہیں بنوا رکھا تھا جو پہن رکھا ہوتا اُسی میں وفود سے ملتے۔

### ۲۔ قانونی مساوات

فاطمہ نامی عورت چوری کے مقدمہ میں لائی گئی آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اُسامہ بن زید کو لوگوں نے سفارشی بنا کر خدمت نبوی ﷺ میں بھیجا آپ ﷺ نے فرمایا، اسامہ! کیا تم حدود خداوندی میں سفارش کرتے ہو پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا ''تم سے پہلے کی امتیں اس لیے برباد ہوگئیں جب کوئی معزز آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور معمولی آدمی مجرم ہوتے تو سزا پاتے۔ خدا کی قسم اس کی جگہ اگر میری اپنی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔''

### ۳۔ معاشرتی مساوات

حضور ﷺ کی مجلس مبارک میں بالخصوص نماز کے لیے امیر وغریب، آقا وغلام، عربی وعجمی، گورے و کالے کی کوئی تفریق نہ تھی۔

### ۴۔ مسجد مساوات کی عملی تربیت گاہ

مسجد، مسلمانوں کے لیے مساوات کی ایک عملی تربیت گاہ ہے اور نماز مساوات کا بہترین مظہر ہے۔ خوہ امیر ہو یا غریب بڑا ہو یا چھوٹا سب ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔

### ۵۔ امتیازات کا خاتمہ

آپ ﷺ نے خاندانی اور قبائلی فخر کو مٹا دیا۔ ذات پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو ختم کر دیا۔ آپ ﷺ کے نزدیک سلیمان فارسیؓ، بلال حبشیؓ اور صہیب رومیؓ کی قدر و منزلت قریش کے معززین سے کم نہ تھی۔

## اُسوہ حسنہ سے مساوات کی عملی مثالیں

مساوات کا عملی مظاہرہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارث سے کر دی۔

مسجد قباء اور مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کرتے وقت حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس طرح غزوۂ خندق کے موقع پر بھی آپ ﷺ نے عام مسلمانوں کے ساتھ خندق کھودنے کا کام کیا۔

**بقول علامہ اقبال**

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



## مختصر سوالات و جوابات

**سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔**

**س1۔ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ نے انسان کو کیا تحفظ فراہم کیا۔**

**ج۔ سیرت طیبہ کے ذریعے تحفظ**

حضور ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات نے انسانی زندگی، عزت و ناموس اور مال و اسباب کا تحفظ فراہم کیا۔

**س2۔ ہمسائے کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے خاص طور پر کیا تاکید فرمائی۔**

**ج۔ ہمسائے کے حقوق کے بارے میں تاکید**

آپ ﷺ نے فرمایا!

جبرائیل مجھے بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں شریک نہ کردے۔

**س3۔ بیماروں کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟**

**ج۔ بیماروں کے متعلق ارشاد**

آپ ﷺ نے فرمایا:

بیماروں کی عیادت کرنی چاہیے۔ اس طرح بیماروں کو یہ حق ملا کہ اُن کی دیکھ بھال اور خدمت کی جائے۔

**س4۔ آپ ﷺ نے مزدور کی مزدوری کے بارے میں فرمایا؟**

**ج۔ مزدور کی مزدوری کے بارے میں فرمان**

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''مزدور کی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی ادا کی جائے۔''

**س5۔ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی مساوات کا درس کس طرح دیا۔**

**ج۔ انسانی مساوات کا درس**

آپ ﷺ نے فرمایا!

**لوگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:** ''ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا، تاکہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو، تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا سے ڈرنے والا ہے۔ لہٰذا کسی عربی کو عجمی پر اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔

**س6۔ قتل عمد اور قتل غیر عمد سے کیا مراد ہے۔** **لاہور بورڈ پہلا گروپ 2010**

**ج۔ قتل عمد اور قتل غیر عمد سے مراد**

قتل عمد سے مراد جان بوجھ کر کسی بے گناہ کو قتل کرنا۔ جبکہ قتل غیر عمد وہ ہے، جس میں کوئی لاٹھی یا پتھر لگنے سے کوئی شخص ہلاک ہو جائے جبکہ مارنے والے کا ارادہ قتل نہ ہو۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س 7۔ قتل عمد اور قتل غیر عمد کا کیا بدلہ ہے۔**

**ج۔ قتل عمد اور قتل غیر عمد کا بدلہ**

قتل عمد کا قصاص دیا جائے گا (یعنی قتل کے بدلے قتل) جبکہ قتل غیر عمد کی صورت میں ایک سو اونٹ دیت مقرر ہے۔

**س 8۔ قصاص اور دیت سے کیا مراد ہے۔**

**ج۔ قصاص اور دیت سے مراد**

قصاص سے مراد قتل کا بدلہ جبکہ دیت سے مراد مقتول کے وارثوں کو قتل کا جرمانہ ادا کرنا ہے۔ جو سو اونٹ مقرر کر دیا گیا ہے۔ فی زمانہ اونٹوں کے برابر قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

**س 9۔ نبی اکرم ﷺ نے حق وراثت کے بارے میں کیا فرمایا؟**

**ج۔ حق وراثت کے بارے میں فرمان**

آپ ﷺ نے فرمایا! ''لوگو خدا نے میراث میں ہر وراث کا جداگانہ حصہ مقرر کر دیا ہے۔ اس لیے اب وارث کے حق میں (ایک تہائی سے زیادہ) وصیت جائز نہیں۔ جان لو کہ لڑکا اس کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ جس کے بستر پر پیدا ہوا جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔

**س 10۔ آنحضور ﷺ نے مجرم کی سزا کے بارے میں کیا فرمایا؟**

**ج۔ مجرم کی سزا کے بارے میں فرمان**

آپ ﷺ نے فرمایا!

''دیکھو مجرم اپنے جرم کا خود ہی ذمہ دار ہے نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔''

**س 11۔ نبی کریم ﷺ کے آخری خطبہ کی روشنی میں عورت کے دو حقوق بیان کیجیے۔**

**ج۔ عورت کے دو حقوق و فرائض**

نبی کریم ﷺ کے خطبہ کی روشنی میں عورت کے حقوق میں سے دو درج ذیل ہیں:

**آپ ﷺ نے فرمایا:** ''تم پر واجب ہے کہ انھیں اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق انھیں اچھا پہناؤ۔''

**س 12۔ آنحضور ﷺ نے شوہر کے بیوی پر کیا حقوق بیان فرمائے۔** **لاہور بورڈ پہلا و دوسرا گروپ 2009ء**

**ج۔ شوہر کے بیوی پر حقوق**

**آپ ﷺ نے فرمایا!**

''بیویوں پر تمہارا حق اتنا ہے کہ وہ تمہارے علاوہ کسی سے تعلقات قائم نہ کریں تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو گھروں میں داخل نہ ہونے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو اللہ نے تمہیں اختیار دیا ہے کہ سرزنش کرو اور اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ایسی مار مارو کہ نمودار نہ ہو۔''



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



**س13۔ آنحضورﷺ نے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں کیا فرمایا (عورتوں کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا)**

**ج۔ بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں فرمان**

آپ ﷺ نے فرمایا!

''تم پر واجب ہے کہ انہیں اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق اچھا پہناؤ عورتوں کے معاملے میں فراخ دلی سے کام لو کیونکہ درحقیقت وہ ایک طرح سے تمہاری املاک نہیں تم نے انہیں خدا کی امانت کے طور پر قبول کیا ہے۔ خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو ان سے نیک سلوک کرو۔''

**س14۔ آنحضورﷺ نے مسلمانوں کے باہمی حقوق کے بارے میں کیا فرمایا؟**

**ج۔ باہمی حقوق کے بارے میں فرمان**

آپ ﷺ نے فرمایا!

''لوگو! میری بات سنو اور سمجھو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے اس کی رضا اور رغبت کے بغیر کچھ حاصل کرے اپنے نفس پر اور دوسروں پر زیادتی نہ کرو۔''

**س15۔ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ گوجرانوالہ بورڈ دوسرا گروپ 2010**

**ج۔ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں فرمان**

آپ ﷺ نے فرمایا!

''اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو تم کھاؤ اس میں سے ان کو کھلاؤ جو تم پہنو اسی میں سے ان کو پہناؤ اگر وہ کوئی ایسی خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو اللہ کے بندو انہیں فروخت کر دو اور انہیں سزا نہ دو''

**س16۔ اولاد کے چار حقوق بیان کریں۔ گوجرانوالہ 2008، گوجرانوالہ بورڈ 2009، لاہور بورڈ پہلا گروپ 2009ء**

**ج۔ اولاد کے چار حقوق**

اولاد کا پہلا حق تحفظ حیات ہے۔ دوسرا حق رضاعت ہے۔ تیسرا حق تعلیم و تربیت ہے۔ اور چوتھا محبت و شفقت ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## حقوق العباد (انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات) باب نمبر 9

### کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 2: ذیل میں ہر عبارت کے آخر میں چار جوابات دیے گئے ہیں ان میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ انسانی زندگی، عزت و ناموس اور مال و اسباب کا تحفظ کس نے فراہم کیا؟

(ا) آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ نے (ب) بزرگان نے (ج) جنگوں نے (د) صحابہؓ نے

2۔ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق انسان کو حق حاصل ہے کہ اس کے جان و مال کا تحفظ کرے۔

(ا) بھائی (ب) والد (ج) معاشرہ (د) ہمسائے

3۔ حضور ﷺ نے اپنی سیرت کے ذریعے انسان کو کس کا حق دیا:

(ا) سیاست کا (ب) حکومت کا (ج) برابری کا (د) برتری کا

4۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی سیرت کے ذریعے ملازموں اور خدمت گاروں کے ساتھ اپنے برابری کے سلوک سے نمونہ پیش کیا۔

(ا) نظریاتی (ب) عملی (ج) غیر منصفانہ (د) غیر عادلانہ

5۔ حضور ﷺ نے حقوق کی خاص طور پر تاکید کی ہے۔

(ا) بندوں کے (ب) فقیروں کے (ج) ہمسایوں کے (د) دوستوں کے

6۔ نبی ﷺ نے فرمایا! جبرائیل مجھے بار بار حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے۔

(ا) والد کے ساتھ (ب) مجاہدین کے ساتھ (ج) پڑوسی کے ساتھ (د) بچوں کے ساتھ

7۔ نبی ﷺ نے فرمایا! جبرائیل کی بار بار تاکید سے مجھے خیال ہوا کہ ہمسائے کو میرے ساتھ شریک کر دیں گے۔

(ا) زندگی میں (ب) جنگ میں (ج) وراثت میں (د) کاروبار میں

8۔ ہر فرد کسی نہ کسی کا ہوتا ہے۔

(ا) دشمن (ب) دیوانہ (ج) ہمسایہ (د) افسر

9۔ نبی ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں والدین کو بہت سے ملے:

(ا) حقوق (ب) تحفظات (ج) اموال (د) ارباب

10۔ نبی ﷺ نے بیمار کے بارے میں کیا تاکید فرمائی۔

(ا) عیادت کی (ب) مدد کی (ج) حفاظت کی (د) دوا کی

11۔ نبی ﷺ نے مزدور کو حق دیا کہ اس کی فوری طور پر ادا کی جائے۔

(ا) مزدوری (ب) تنخواہ (ج) جائیداد (د) ملازمت

12۔ حضور ﷺ نے جنگی قیدیوں کے ساتھ مظاہرہ فرمایا۔

(ا) حسن سلوک کا (ب) ظلم کا (ج) پریشانی کا (د) انتظامی کارروائی کا



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



13۔ نبی ﷺ نے انسان کا حق دیا۔
(ا) خلوت وعزلت کا (ب) مداخلت کا (ج) عبادت کا (د) سوال کا

14۔ آپ ﷺ نے انسان کی خلوت وعزلت یعنی پرائیویسی کے حق میں منع کیا۔
(ا) مداخلت سے (ب) مدافعت سے (ج) معاونت سے (د) تعاون سے

15۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کس سے پیدا کیا۔
(ا) مرد اور عورت سے (ب) عورت سے (ج) مرد سے (د) پانی سے

16۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مرد اور عورت سے پیدا کرنے کے بعد بانٹ دیا:
(ا) جماعتوں اور قبیلوں میں (ب) گروہوں میں (ج) فرقوں میں (د) لوگوں میں

17۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قبیلوں اور جماعتوں میں بانٹ دیا تا کہ وہ:
ا۔ پہچانے جاسکیں (ب) اکٹھے نہ ہوسکیں (ج) حملہ نہ کرسکیں (د) اتحاد نہ کرسکیں

18۔ بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف ہے۔
(ا) مال (ب) دولت (ج) بیٹے (د) تقویٰ

19۔ آدم کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ بنائے گئے۔ لاہور بورڈ، دوسرا گروپ 2008
(ا) پانی سے (ب) سونے سے (ج) چاندی سے (د) مٹی سے

20۔ نبی ﷺ نے فرمایا فضیلت اور برتری کے سارے دعوے خون و مال کے بارے میں مطالبے اور انتقام میرے پاؤں تلے:
(ا) روندے جاچکے ہیں (ب) موجود ہیں (ج) تیر رہے ہیں (د) ڈوب رہے ہیں

21۔ آپ ﷺ نے فرمایا قتل عمد کا لیا جائے۔
(ا) روپیہ (ب) جزیہ (ج) قصاص (د) فدیہ

22۔ وہ قتل جو غیر ارادی طور پر لاٹھی یا پتھر لگنے سے کوئی ہلاک ہو جائے:
(ا) قتل عمد ہے (ب) قتال ہے (ج) جہاد ہے (د) قتل غیر عمد

23۔ جان بوجھ کر اور ارادے سے کیا جانے والا قتل، کہلاتا ہے۔
(ا) قتل عمد (ب) قتل غیر عمد (ج) حادثہ (د) اتفاق

24۔ قتل غیر عمد میں دیت ہے۔
(ا) سو اونٹ (ب) دو سو اونٹ (ج) تین سو اونٹ (د) چار سو اونٹ

25۔ سو اونٹوں سے زیادہ دیت طلب کرنے والا کن لوگوں میں شمار ہوگا۔
(ا) جدید دور کے (ب) زمانہ قدیم کے (ج) قرون وسطیٰ کے (د) زمانہ جاہلیت کے

26۔ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں مارنے لگو:
(ا) پتھر (ب) اینٹ (ج) جانور (د) گردنیں



TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



27۔ آپ ﷺ نے فرمایا! دیکھا میں نے پہنچا دیا ہے۔

(ا) حق (ب) خط (ج) مال (د) کام

28۔ پس اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ امانت رکھوانے والے کو پہنچانے کا۔۔۔ ہے۔

(ا) پابند (ب) پابند نہیں (ج) ذمہ دار نہیں (د) چوکیدار نہیں

29۔ نبی ﷺ نے کس قسم کے کاروبار کو ممنوع قرار دیا۔

(ا) سود (ب) تجارت (ج) مزدوری (د) ملازمت

30۔ لوگو! خدا نے ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کر دیا ہے۔

(ا) میراث میں (ب) ملک میں (ج) ریاست میں (د) گھروں میں

31۔ نبی ﷺ نے فرمایا! اب وارث کے حق میں ایک تہائی سے زائد جائز نہیں۔

(ا) ہدایت (ب) فصیحت (ج) وصیت (د) نصیحت

32۔ وارث کے حق میں کتنی ﷺ وصیت جائز ہے۔

(ا) 1/3 (ب) 1/2 (ج) 1/4 (د) 1/5

33۔ حرام کاری کی سزا ہے:

(ا) گولی مارنا (ب) سنگ باری (ج) گولہ باری (د) تلوار

34۔ نبی ﷺ نے فرمایا عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیے۔

(ا) فوری (ب) دیر سے (ج) قسطوں پر (د) مرضی سے

35۔ بدلہ دینا چاہیے۔

(ا) تحفے کا (ب) حساب کا (ج) جواب کا (د) سلام کا

36۔ جو کوئی ضامن بنے تو اسے ادا کرنا چاہیے۔

(ا) تاوان (ب) ٹیکس (ج) قرض (د) جرمانہ

37۔ اپنے جرم کا خود ہی ذمہ دار ہے۔

(ا) مجرم (ب) مجرم کا باپ (ج) مجرم کا بھائی (د) مجرم کا ہمسایہ

38۔ تمہاری بیویوں پر تمہارا حق ہے کہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں ایسے لوگوں کو جنہیں تم کرتے ہو۔

(ا) پسند (ب) نفرت (ج) محبت (د) ناپسند

39۔ عورتوں کو کام نہیں کرنا چاہیے۔

(ا) معیوب (ب) خاوند کا (ج) والدین کا (د) پڑوسیوں کا

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.



40۔ نبی ﷺ نے فرمایا عورتوں کے بارے میں کام لو:
(ا) سختی سے (ب) فراخ دلی سے (ج) کرختگی سے (د) زور سے

41۔ عورتیں کوئی املاک نہیں تم نے انہیں امانت کے طور پر قبول کیا ہے۔
(ا) خدا کی (ب) ماں باپ کی (ج) اساتذہ کی (د) رشتہ داروں کی

42۔ آپ ﷺ نے کن کے بارے میں اللہ سے ڈرنے اور حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔
(ا) ماں کے بارے میں (ب) قانون کے بارے میں (ج) عورتوں کے بارے میں (د) دوستوں کے بارے میں

43۔ کسی عورت کو جائز نہیں کہ وہ شوہر کا مال کسی کو دے:
(ا) ادھار (ب) اجازت کے بغیر (ج) قرض کے طور پر (د) امانت کے طور پر

44۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا ہے۔
(ا) بھائی (ب) رشتے دار (ج) دوست (د) دشمن

45۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جسے اس کا بھائی عطا کر دے:
(ا) ڈر کر (ب) خوف زدہ ہو کر (ج) برضا اور رغبت (د) مجبور ہو کر

46۔ اگر غلام خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو انہیں:
(ا) سزا دو (ب) قتل کر دو (ج) فروخت کر دو (د) باندھ دو

## جوابات

| سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب | سوال | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | ا | 2 | ج | 3 | ج | 4 | ب | 5 | ج | 6 | ج |
| 7 | ج | 8 | ج | 9 | ا | 10 | ا | 11 | ا | 12 | ا |
| 13 | ا | 14 | ا | 15 | ا | 16 | ا | 17 | ا | 18 | د |
| 19 | ا | 20 | ا | 21 | ج | 22 | د | 23 | ا | 24 | ا |
| 25 | د | 26 | د | 27 | ا | 28 | ا | 29 | ا | 30 | ا |
| 31 | ج | 32 | ا | 33 | ب | 34 | ا | 35 | ا | 36 | ا |
| 37 | ا | 38 | د | 39 | ا | 40 | ب | 41 | ا | 42 | ج |
| 43 | ب | 44 | ا | 45 | ج | 46 | ج | | | | |

TopStudyWorld.com